Postal Reg.No.GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ   قادیان

بدر

BADAR

The weekly   Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

جلد
64

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ
50

شرح چندہ
سالانہ 550روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر
امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

27-صفر 1437 ہجری قمری   10-فتح 1394 ہش   10-دسمبر 2015ء

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ حضور انور نے مورخہ 4ردسمبر 2015 کو مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 19 پر پیش ہے۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اصل بات یہ ہے کہ جب کسی شریعت میں بہت سے اختلاف پیدا ہو جائیں تو وہی اختلافات طبعاً چاہتے ہیں کہ اُن کے تصفیہ کے لئے کوئی شخص خدا کی طرف سے آوے کیونکہ یہی قدیم سے سُنّت اللہ ہے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

ہمارے مخالفوں کا یہ اعتقاد کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب سے محفوظ رہ کر آسمان پر مع جسم عنصری چڑھ گئے۔ یہ ایسا اعتقاد ہے جس سے قرآن شریف سخت اعتراض کا نشانہ ٹھہرتا ہے کیونکہ قرآن شریف ہر ایک جگہ عیسائیوں کے ایسے دعاوی کو جن سے حضرت عیسیٰ کی خدائی ثابت کی جاتی ہے ردّ کرتا ہے جیسا کہ قرآن شریف نے حضرت عیسیٰ کا بغیر باپ پیدا ہونا (جس سے اُن کی خدائی پر دلیل پیش کی جاتی تھی) یہ کہہ کر ردّ کیا کہ اِنَّ مَثَلَ عِیۡسٰی عِنۡدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَہٗ مِنۡ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ پھر اگر حضرت عیسیٰ درحقیقت مع جسمِ عنصری آسمان پر چڑھ گئے تھے اور پھر نازل ہونے والے ہیں تو یہ تو اُن کی ایسی خصوصیت تھی کہ بے باپ پیدا ہونے سے زیادہ دھوکہ میں ڈالتی تھی۔ پس جواب دو کہ کہاں قرآن شریف نے اس کی کوئی نظیر پیش کر کے اِس کو ردّ کیا ہے کیا خدا تعالیٰ اِس خصوصیت کے توڑنے سے عاجز رہا۔ پھر ہم بیان سابق کی طرف رجوع کر کے کہتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا جس بات پر اجماعی طور سے عقیدہ تھا وہ یہی بات تھی کہ تمام انبیاء علیہم السلام فوت ہو چکے ہیں اور کوئی زندہ نہیں اسی عقیدہ پر تمام صحابہؓ فوت ہوئے اور یہ عقیدہ قرآن شریف کی نص صریح کے مطابق تھا۔

پھر بعد صحابہ کے یہ دعویٰ کرنا کہ کسی وقت اِس اُمت کا اِس بات پر اجماع ہوا تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر مع جسم عنصری زندہ موجود ہیں اِس سے زیادہ کوئی جھوٹ نہیں ہوگا۔ اور ایسے شخص پر امام احمد حنبل صاحب کا یہ قول صادق آتا ہے کہ جو شخص بعد صحابہ کے کسی مسئلہ میں اجماع کا دعویٰ کرے وہ کذّاب ہے۔

بلکہ اصل بات یہ ہے کہ قرونِ ثلاثہ کے بعد اُمّت مرحومہ تہتّر فرقوں پر منقسم ہو گئی اور صدہا مختلف قسم کے عقائد ایک دوسرے کے مخالف اُن میں پھیل گئے یہاں تک کہ یہ عقائد کہ مہدی ظاہر ہوگا اور مسیح آئے گا اِن میں بھی ایک بات پر متفق نہ رہے۔ چنانچہ شیعوں کا مہدی تو ایک غار میں پوشیدہ ہے جس کے پاس اصل قرآن شریف ہے وہ اُس وقت ظاہر ہوگا جبکہ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی نئے سرے زندہ کئے جاویں گے اور وہ اُن سے غصب خلافت کا انتقام لے گا۔ اور سُنّیوں کا مہدی بھی بقول اُن کے قطعی طور پر کسی خاندان میں سے پیدا ہونے والا نہیں اور نہ قطعی طور پر عیسیٰ کے زمانہ میں ظاہر ہونے والا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ بنی فاطمہ میں سے پیدا ہوگا۔ اور بعض کا قول ہے کہ بنی عباس میں سے ہوگا۔ اور بعض کا بموجب ایک حدیث کے یہ خیال ہے کہ اُمّت میں سے ایک آدمی ہے۔ پھر بعض کہتے ہیں کہ مہدی کا آنا وسط زمانہ میں ضرور ہے اور مسیح موعود بعد اس کے آئے گا۔ اور اس پر احادیث پیش کرتے ہیں۔ اور بعض کا یہ قول ہے کہ مسیح اور مہدی دو جُدا جُدا آدمی نہیں بلکہ وہی مسیح مہدی ہے۔ اور اِس قول پر لَا مَھۡدِیَ اِلَّا عِیۡسٰی کی حدیث پیش کرتے ہیں۔ پھر دجّال کی نسبت بعض کا خیال ہے کہ ابن صیّاد ہی دجّال ہے اور وہ مخفی ہے اخیر زمانہ میں ظاہر ہوگا حالانکہ وہ بے چارہ مسلمان ہو چکا اور اس کی موت اسلام پر ہوئی اور مسلمانوں نے اُس کا جنازہ پڑھا۔ اور بعض کا قول ہے کہ دجّال کلیسیا میں قید ہے یعنی کسی گرجا میں محبوس ہے اور آخر اسی میں سے نکلے گا۔ یہ آخری قول تو صحیح تھا مگر افسوس کہ اس کے معنی باوجود واضح ہونے کے بگاڑ دئے گئے۔ اِس میں کیا شک ہے کہ دجّال جس سے مراد عیسائیت کا بھوت ہے ایک مُدّت تک گرجا میں قید رہا ہے اور اپنے دجّالی تصرّفات سے رُکا رہا ہے مگر اب آخری زمانہ میں اس نے قید سے پوری رہائی پائی ہے اور اُس کی مُشکیں کھولی گئی ہیں تا جو جو حملے کرنا اُس کی تقدیر میں ہے کر گذرے۔ اور بعض کا خیال ہے کہ دجّال نوع انسان میں سے نہیں بلکہ شیطان کا نام ہے۔ اور بعض حضرت عیسیٰ کی نسبت خیال رکھتے ہیں کہ وہ زندہ آسمان پر موجود ہے اور بعض فرقے مسلمانوں کے جنہیں معتزلہ کہتے ہیں حضرت عیسیٰ کی موت کے قائل ہیں اور بعض صُوفیوں کا قدیم سے یہ مذہب ہے کہ مسیح آنے والے سے مراد کوئی اُمّتی انسان ہے کہ جو اِسی اُمّت میں سے پیدا ہوگا۔ اب ذرا غور کر کے دیکھ لو کہ مسیح اور مہدی اور دجّال کے بارے میں کس قدر اس اُمّت میں اختلاف موجود ہے اور بموجب آیت کُلُّ حِزۡبٍۭ بِمَا لَدَیۡھِمۡ فَرِحُوۡنَ ہر ایک اپنے عقیدہ کی نسبت اجماع کا دعویٰ کر رہا ہے پس اصل بات یہ ہے کہ جب کسی شریعت میں بہت سے اختلاف پیدا ہو جائیں تو وہی اختلافات طبعاً چاہتے ہیں کہ اُن کے تصفیہ کے لئے کوئی شخص خدا کی طرف سے آوے کیونکہ یہی قدیم سے سُنّت اللہ ہے۔ جب یہودیوں میں بہت سے اختلافات پیدا ہوئے تو اُن کے لئے حضرت عیسیٰ حَکَمۡ بن کر آئے۔ اور جب عیسائیوں اور یہودیوں کے باہمی تنازعات بڑھ گئے تو اُن کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی طرف سے حَکَمۡ مقرر ہو کر مبعوث ہوئے۔

(روحانی خزائن، حقیقت الوحی جلد 22 صفحہ 44،43)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

دینی علم رکھنے والے حالات حاضرہ سے بھی واقفیت رکھیں اور تاریخ سے بھی واقفیت رکھیں خاص طور پر وہ جن کے سپرد تبلیغ کا کام ہے
علم صحیح ہونا چاہئے اور جو بھی بات انسان کرے اسکے بارے میں یہ تسلّی ہونی چاہئے کہ اگر وہ تاریخی لحاظ سے ہے تو تاریخ کا صحیح علم ہو اور کوئی علمی بات ہو تو اس کا صحیح علم ہو

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 30 راکتوبر 2015ء بطرز سوال وجواب
بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مربیان و مبلغین کو کس امر کی طرف خصوصی توجہ دلائی ؟

جواب حضور انور نے فرمایا: افراد جماعت کو اپنے علم میں اضافہ کرنا چاہئے۔ دینی علم رکھنے والے حالات حاضرہ سے بھی واقفیت رکھیں اور تاریخ سے بھی واقفیت رکھیں۔ خاص طور پر وہ جن کے سپرد تبلیغ کا کام ہے۔ مربّیان ہیں، مبلغین ہیں ان کو چاہئے کہ خاص طور پر توجہ دیں۔ آج کل کی دنیا میں تو یہ معلومات فوری طور پر بڑی آسانی سے مہیا ہو جاتی ہیں...... علم صحیح ہونا چاہئے اور جو بھی بات انسان کرے اس کے بارے میں یہ تسلّی ہونی چاہئے کہ اگر وہ تاریخی لحاظ سے ہے تو تاریخ کا صحیح علم ہو اور کوئی علمی بات ہو تو اس کا صحیح علم ہو۔

سوال حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کی دل کی نرمی اور اُمت کے لئے درد کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مولوی عبدالکریم صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میں چوبارے میں رہتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کمرے کے اوپر آپ نے ان کے لئے ایک اور کمرہ بنوایا تھا اور اوپر رہتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مکان کے نچلے حصے میں تھے کہ ایک رات نچلے حصے سے مجھے اس طرح رونے کی آواز آئی جیسے کوئی عورت دردِ زہ کی وجہ سے چلّاتی ہو۔ مجھے تعجب ہوا اور میں نے کان لگا کر آواز کو سنا تو معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دعا کر رہے ہیں اور آپ کہہ رہے ہیں کہ اے خدا! طاعون پڑی ہوئی ہے اور لوگ اس کی وجہ سے مر رہے ہیں۔ اے خدا! اگر یہ سب لوگ مر گئے تو تجھ پر ایمان کون لائے گا۔

سوال حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے احمدیت کے قیام کی کیا غرض وغایت بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: احمدیت قائم ہی اس لئے ہوئی ہے کہ وہ اسلام کو بچائے۔ احمدیت قائم ہی اس لئے ہوئی ہے کہ وہ مسلمانوں کو بچائے اور ان کی عظمت انہیں واپس دلائے۔ بنو اُمیّہ کے زمانے میں مسلمانوں کو جو شوکت اور عظمت حاصل تھی حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں آج وہی شوکت وعظمت احمدیت مسلمانوں کو اس شرط کے ساتھ دینا چاہتی ہے کہ بنو عباس اور بنو اُمیّہ کی خرابیاں ان میں نہ آئیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک سِکھ طالب علم کی خدا تعالیٰ کے متعلق شکوک وشبہات کی کس طرح اصلاح فرمائی ؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک سکھ طالبعلم نے جو گورنمنٹ کالج میں پڑھتا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اخلاص کا تعلق رکھتا تھا حضرت صاحب کو کہلا بھیجا یا دوسری روایت میں ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ سے کہلا کے بھیجا۔ (ماخوذ از اپنے اندر یکجہتی پیدا کرو...... انوار العلوم جلد 24 صفحہ 422) کہ پہلے مجھے خدا پر یقین تھا مگر اب میرے دل میں اس کے متعلق شکوک پڑنے لگ گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے کہلا بھیجا کہ جہاں تم کالج میں جس سیٹ پر بیٹھتے ہو اس جگہ کو بدل لو۔ چنانچہ اس نے جگہ بدل لی اور پھر بتایا کہ اب خدا تعالیٰ کے بارے میں کوئی شک پیدا نہیں ہوتا۔

سوال بچوں کی تربیت کے حوالے سے حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی ؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اسی طرح ٹی وی پروگرام ہیں۔ اس بارے میں بڑوں کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ وہ بچوں کو پروگرام دیکھنے سے روکتے ہیں تو وہ اگر بچوں کو ایسے پروگرام نہ بھی دیکھنے دیں جو بچوں کے اخلاق پر برا اثر ڈالتے ہیں یا پروگراموں میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ یہ بچوں کی عمر کے لئے نہیں ہیں، اس عمر کے بچوں کے لئے نہیں لیکن خود گھروں میں اگر ماں باپ دیکھ رہے ہوں تو ایک تو یہ بات ہے کہ کبھی نہ کبھی بچوں کی نظر اس پروگرام پر پڑ جاتی ہے جب ماں باپ دیکھ رہے ہوں۔ دوسرے لاشعوری طور پر ماحول کا بھی اثر ہو رہا ہوتا ہے اور بچوں کی تربیت بھی خراب ہو رہی ہوتی ہے۔ ایسے ماں باپ جو ایسے پروگرام دیکھتے ہیں یہ تو ہو نہیں سکتا کہ وہ خود یہ پروگرام دیکھنے کے بعد بالکل تقویٰ کے اعلیٰ معیاروں پر قائم ہوں۔ بعض دیر تک دیکھتے ہیں اور پھر صبح فجر پہ نمازوں کے لئے بھی نہیں جاگتے۔ پس والدین کا بھی فرض ہے کہ اپنے گھر کے ماحول کو پاک صاف رکھیں کیونکہ لاشعوری طور پر ان چیزوں کا بھی بچوں پر اثر پڑتا ہے اور تربیت پر اثر پڑتا ہے۔

سوال نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود نے کیا واقعہ بیان فرمایا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی تلقین کرتے ہوئے ایک دفعہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دو صحابیوں کے بارے میں سناتے تھے۔ ایک صحابی بازار میں گھوڑا بیچنے کے لئے لایا۔ دوسرے نے اس سے قیمت دریافت کی۔ اس نے کچھ بتائی لیکن خریدنے والے نے کہا نہیں اس کی قیمت یہ ہے اور جو اس نے بتائی وہ بیچنے والے کی بتائی ہوئی قیمت سے زیادہ تھی۔ لیکن بیچنے والا کہے کہ مَیں وہی قیمت لوں گا جو مَیں نے بتائی ہے اور خریدنے والا یہ کہہ رہا تھا کہ میں وہی قیمت دوں گا جو مَیں نے قرار دی ہے۔ تو آپ فرماتے ہیں کہ یہ تو صحابہ کا ایک معمولی واقعہ ہے۔ ان کی دیانت کا، ایمانداری کا یہ معیار تو ایک معمولی واقعہ ہے۔ وہ لوگ تو ہر ایک نیکی کے میدان میں ایک دوسرے سے بڑھنا چاہتے تھے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم نیکی میں ایک دوسرے سے بڑھو۔ اگر ایک دین کا کوئی کام کرے تو تم کوشش کرو کہ اس سے بھی بڑھ کر کرو اور دوسرے کے مقابلے میں اپنے نفس کو قربان کرو۔‘‘

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں انسانیت کو گمراہی سے بچانے کے لئے جو تڑپ تھی اس ضمن میں حضور انور نے کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو انسانیت کو گمراہی سے بچانے کے لئے کتنا درد تھا اس کی ایک مثال دیتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ایک اَن پڑھ اور ادنیٰ عورت آئی۔ وہاں ہندوستان میں تو ذاتوں کا بڑا دیکھا جاتا ہے۔ تو بڑی ادنیٰ ذات کی عورت تھی اور کہنے لگی کہ حضور میرا بیٹا عیسائی ہو گیا۔ آپ دعا کریں کہ وہ مسلمان ہو جائے۔ آپ نے فرمایا تم اسے میرے پاس بھیجا کرو کہ وہ خدا تعالیٰ کی باتیں سنا کرے۔ وہ بیمار تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس علاج کے لئے آیا ہوا تھا۔ کیونکہ وہ قادیان میں تھا تو آپ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے علاج کروا رہا ہے۔ اس کو میرے پاس بھی بھیج دیا کرو۔ آپ فرماتے ہیں اس لڑکے کو سِل کی بیماری تھی (یعنی ٹی بی کی بیماری تھی۔) چنانچہ جب وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آتا تو اسے نصیحت کرتے رہے اور اسلام کی باتیں سمجھاتے رہے لیکن عیسائیت اس کے اندر اتنی راسخ ہو چکی تھی کہ جب آپ کی باتوں کا اثر اس کے دل پر ہونے لگا تو اس نے خیال کیا کہ میں کہیں مسلمان ہی نہ ہو جاؤں۔ چنانچہ ایک رات وہ اپنی ماں کو غافل پا کر بٹالہ کی طرف بھاگ گیا۔ رات کو گھر سے، قادیان سے دوڑ گیا۔ اور بٹالہ میں جہاں عیسائیوں کا مشن تھا وہاں چلا گیا۔ جب اس کی ماں کو پتا لگا تو وہ راتوں رات بٹالہ پیدل گئی اور اسے پکڑ کر پھر قادیان واپس لے آئی۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ وہ عورت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیروں پر گر جاتی تھی اور کہتی تھی مجھے اپنا بیٹا پیارا نہیں مجھے اسلام پیارا ہے۔ میرا یہ اکلوتا بیٹا ہے مگر میری خواہش یہ ہے کہ یہ مسلمان ہو جائے پھر بیشک مر جائے۔ جو بیماری ہے اس سے اگر نہیں بچتا تو مجھے کوئی افسوس نہیں ہو گا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس عورت کی التجا قبول کر لی اور وہ لڑکا مسلمان ہو گیا اور اسلام لانے کے چند دن بعد (بیچارہ) فوت بھی ہو گیا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اصلاح کے طریق کے متعلق حضور انور نے کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصلاح کے طریق کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔ اب اصلاح میں بھی بعض لوگ بعض دفعہ غلط رنگ میں ایسی بات کہہ دیتے ہیں کہ لوگ بجائے اصلاح کے بگڑ جاتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں ’’حضرت صاحب کی اصلاح کا طرز بڑا لطیف اور عجیب تھا۔ ایک شخص آپ کے پاس آیا۔ اس کے پاس وسائل کی کمی تھی۔ وہ باتوں باتوں میں یہ بیان کرنے لگا کہ اس کمی کی وجہ سے ریلوے ٹکٹ میں اس رعایت کے ساتھ آیا ہوں اور وہ طریقہ شاید کچھ غلط طریقہ تھا۔ آپ نے ایک روپیہ اس کو دے دیا (اس زمانے میں روپے کی بڑی ویلیو تھی) اور مسکراتے ہوئے فرمایا کہ امید ہے جاتے ہوئے ایسا کرنے کی تمہیں ضرورت نہیں پڑے گی۔‘‘ اس کو یہ بھی سمجھا دیا کہ جو جائز چیز ہے اس کو ہمیشہ کرنا چاہئے۔

سوال ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کیا واقعہ سُنایا کرتے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعود ہستی باری تعالیٰ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک واقعہ سنایا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کے ساتھ ایک دہریہ پڑھا کرتا تھا۔ یعنی ہستی باری تعالیٰ کا کیا ثبوت ہے اس کے بارے میں بیان فرما رہے ہیں کہ ایک دفعہ زلزلہ جو آیا تو اس کے منہ سے بے اختیار ’رام رام‘ نکل گیا۔ پہلے ہندو تھا۔ دہریہ ہو گیا تو میر صاحب نے جب اس سے پوچھا کہ تم تو خدا کے منکر ہو پھر تم نے رام رام کیوں کہا۔ کہنے لگا غلطی ہو گئی۔ یونہی منہ سے نکل گیا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مگر اصل بات یہ ہے دہریے جہالت پر ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے ماننے والے علم پر۔ اس لئے مرتے وقت یا خوف کے وقت دہریہ کہتا ہے کہ ممکن ہے مَیں ہی غلطی پر ہوں۔ ورنہ اگر وہ علم پر ہوتا تو اس کے بجائے یہ ہوتا کہ مرتے وقت دہریہ دوسروں کو کہتا کہ خدا کے وہم کو چھوڑ دو کوئی خدا نہیں۔ مگر اس کے الٹ نظارے نظر آتے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کی ہستی کی یہ بہت زبردست دلیل ہے کہ ہر قوم میں یہ خیال پایا جاتا ہے۔‘‘

سوال اشتعال انگیزی سے بچنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا تعلیم دی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اشتعال انگیزی سے بچنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کیا تعلیم ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ طاعون طعن سے نکلا ہے اور طعن کا معنی نیزہ مارنا ہیں۔ پس وہی خدا جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت آپ کے دشمنوں کے متعلق قہری جلوہ دکھایا وہی اب بھی موجود ہے اور اب بھی ضرور اپنی طاقتوں کا جلوہ دکھائے گا اور ہرگز خاموش نہ رہے گا۔ ہاں! ہم خاموش رہیں گے اور جماعت کو نصیحت کریں گے کہ اپنے نفسوں کو قابو میں رکھیں اور دنیا کو دکھا دیں کہ ایک ایسی جماعت بھی دنیا میں ہو سکتی ہے جو تمام قسم کی اشتعال انگیزیوں کو دیکھ اور سن کر امن پسند رہتی ہے۔

سوال دعا میں حقیقی تضرع پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا نسخہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ دعا کے وقت حقیقی تضرع اس میں پیدا نہیں ہوتا تو وہ مصنوعی طور پر رونے کی کوشش کرے اور اگر وہ ایسا کرے گا تو اس کے نتیجہ میں حقیقی رقّت پیدا ہو جائے گی۔‘‘

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کی کیا حقیقت بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ دعا موت قبول کرنے کا نام ہے۔ اور آپ فرمایا کرتے تھے جو منگے سو مر رہے جو مرے سو منگن جائے۔ یعنی کسی سے سوال کرنا یا مانگنا ایک موت ہے اور موت وارد کئے بغیر انسان مانگ نہیں سکتا۔ جب تک وہ اپنے اوپر ایک قسم کی موت وارد نہیں کر لیتا وہ مانگ نہیں سکتا۔ پس دعا کا یہ مطلب ہے کہ انسان اپنے اوپر ایک موت طاری کرتا ہے...... دعا اسی کی دعا کہلانے کی مستحق ہو گی جو اپنے اوپر ایک موت طاری کرتا ہے اور اپنے آپ کو بالکل ہیچ سمجھتا ہے۔ جو انسان یہ حالت پیدا کرے وہی خدا کے حضور کامیاب اور اسی کی دعائیں قابل قبول ہو سکتی ہیں۔‘‘

☆......☆......☆

خطبہ جمعہ

الحمدللہ آج جماعت احمدیہ جاپان کو اپنی پہلی مسجد بنانے کی توفیق ملی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی تعمیر کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور آپ لوگ اس مقصد کو پورا کرنے والے ہوں جو مسجد بنانے کا مقصد ہے۔ ہمارا مقصد تو تب پورا ہوگا جب ہم حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں آنے کے مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اور وہ مقصد یہ ہے کہ ہمارا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو اور ہم اس کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ ہم اسکی مخلوق کا حق ادا کرنے والے ہوں اور ہم اپنی عملی حالتوں کی طرف دیکھتے ہوئے اسکے اونچے معیار حاصل کرنے والے ہوں۔ ہم اسلام کے خوبصورت پیغام کو، اسکی خوبصورت تعلیم کو اس قوم کے ہر فرد تک پہنچانے والے ہوں

پچھلے دنوں میں پیرس میں جو واقعہ ہوا انتہائی ظالمانہ فعل تھا۔ یہ لوگ یہ عمل کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو نہیں بلکہ اس کی ناراضگی کو مول لے رہے ہیں
پس اس لحاظ سے بھی آج احمدیوں پر بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ جہاں اپنی عبادتوں کے معیار بڑھائیں وہاں اسلام کی خوبصورت تعلیم کے ساتھ دوسروں کو تبلیغ کریں

افتتاح سے پہلے ہی میڈیا نے اس مسجد کی کافی کوریج بھی دے دی ہے اور اس حوالے سے ایک امن پسند اسلام کا تعارف اہل ملک کے سامنے پیش کیا ہے
پس اس تعارف سے فائدہ اٹھانا اب یہاں رہنے والے ہر احمدی کا کام ہے

اگر نمازوں کی ادائیگی نہیں، اگر عبادتوں کی طرف توجہ نہیں تو پھر یہ دعوے بھی غلط ہیں کہ ہم حقیقی مسلمان ہیں۔ یہ دعوے بھی غلط ہیں کہ ہم دنیا میں انقلاب پیدا کر دیں گے
یہ دعوے بھی غلط ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو مان لیا ہے کیونکہ آپ نے تو اپنی آمد کا مقصد ہی بندے کو خدا تعالیٰ سے جوڑنے کا بتایا ہے

ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو مان کر اور پھر آپ کے بعد آپ کے جاری نظام خلافت کے ذریعہ وہ تمکنت عطا فرمائی ہے کہ ہم ایک آواز پر اٹھنے اور بیٹھنے والے ہیں۔ تمکنت صرف حکومت کا ملنا ہی نہیں ہے بلکہ ایک رعب کا ظاہر ہونا بھی ہے اور سکون دل کا پیدا ہونا بھی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ وقت بھی آئے گا جب حکومتیں بھی حضرت مسیح موعودؑ کی غلامی میں آ کر صحیح اسلام کو سمجھیں گی۔ لیکن اس وقت بھی دنیا اب ہماری طرف دیکھنے لگ گئی ہے کہ اسلام کی صحیح تعلیم بتاؤ۔ پس یہ بھی ایک تمکنت اور رُعب ہے جو اب دنیا پر اللہ تعالیٰ ڈال رہا ہے

آپ میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم خلافت کیلئے ہر چیز قربان کرنے کیلئے تیار ہیں لیکن جب آپس کی رنجشوں اور چپقلشوں کو ختم کرنے اور ایک وحدت بننے کا کہا جاتا ہے تو پھر سو بہانے بھی تلاش کرنے لگ جاتے ہیں۔ پس اگر حقیقی مومن بنانا ہے تو فساد کے بہانے اور راستے تلاش کرنے والا بننے کی بجائے قربانی کر کے امن اور سلامتی قائم کرنے والا بنیں

اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل کے بجائے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں
آپس میں بھی پیار اور محبت سے رہیں اور اس پیار اور محبت کو اس معاشرے میں بھی پھیلائیں۔ اپنے اندر وہ خصوصیات پیدا کریں جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے

ان باتوں کی طرف بھی توجہ کریں، انہیں سنیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں جو خلیفۂ وقت کی طرف سے آپ کو کہی جاتی ہیں۔ اپنے ایمان اور عمل کی حفاظت کریں
اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے خلافت کے انعام سے ہمیں سرفراز فرمایا ہے۔ اس کی قدر کریں کہ اللہ تعالیٰ نے تمکنت دین کے لئے یہ لازمی جزو قرار دیا ہے

اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ اسنے اس زمانے کی ایجادات کو بھی ہمارے تابع کر دیا ہے۔ جماعت ہر سال ایم ٹی اے پر لاکھوں ڈالر خرچ کرتی ہے
یہ تبلیغ اور تربیت کا بہترین ذریعہ ہے اور سب سے بڑھ کر خلیفۂ وقت سے رابطے کا ذریعہ ہے

ماں باپ نے اگر اپنی اگلی نسلوں کو سنبھالنا ہے تو خود بھی خلیفۂ وقت کے پروگراموں کے ساتھ اپنے آپ کو جوڑیں اور اپنے بچوں کو بھی جوڑیں
احمدی کو تو دین سیکھنے اور اصلاح کے لئے اور وحدت قائم کرنے کے لئے خلیفۂ وقت کے پروگراموں کے ساتھ جڑنا بے انتہا ضروری ہے

عہدیدار بھی چاہے وہ صدر جماعت ہیں یا دوسرے عہدیدار ہیں محبت اور پیار سے لوگوں کی تربیت کریں۔ محبت اور پیار کو فروغ دیں۔ رنجشیں بڑھانے کے بجائے محبتیں بڑھانے کی کوشش کریں

جاپانی احمدیوں سے بھی میں کہوں گا کہ دین سیکھیں اور اپنے ایمان وایقان میں ترقی کریں۔ یہ نہ دیکھیں کہ فلاں پیدائشی احمدی یا پرانا احمدی کیسا ہے
اگر وہ دین کے معاملے میں کمزور ہے تو آپ اس کے لئے ہدایت کا باعث بن جائیں

یہ مسجد نہ صرف جاپان بلکہ چین، کوریا، ہانگ کانگ، تائیوان وغیرہ جو شمال مشرقی ایشیائی ممالک ہیں ان میں جماعت کی پہلی مسجد ہے
اللہ تعالیٰ اس کو باقی جگہوں میں بھی راستے کھولنے کا ذریعہ بنائے اور وہاں بھی جماعتیں ترقی کریں اور مسجدیں بنانے والی ہوں

مسجد دو منزلہ عمارت اور نہایت باموقع ہے۔ عمارت کے مختلف کوائف کا تذکرہ۔ اس میں سات سو کے قریب نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں
13 کروڑ 78 لاکھ ین کی رقم خرچ ہوئی۔ افراد جماعت کی غیر معمولی مالی قربانیوں کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ ان تمام قربانی کرنے والوں کو اپنی جناب سے بے انتہا نوازے۔ ان کے اموال میں برکت دے۔ ان کے نفوس میں برکت دے۔ انہیں ایمان اور یقین میں بڑھاتا چلا جائے اور ان سب کو اس مسجد کا حق ادا کرنے والا بنائے۔ یہ مسجد جہاں ان کی عبادت کے معیار بلند کرے وہاں یہ آپس میں محبت پیار میں بڑھنے والے بھی ہوں اور اس محبت اور پیار کو دیکھ کر دوسروں کی بھی اس طرف توجہ پیدا ہو

ملک کے بڑے اخبارات اور معروف ٹی وی چینلز کے ذریعہ مسجد بیت الاحد کا تعارف وتشہیر

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 20 نومبر 2015ء بمطابق 20 نبوت 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الاحد، ناگویا، جاپان

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کررہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اَلَّذِیۡنَ اِنۡ مَّکَّنّٰہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَ اَمَرُوۡا بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ نَہَوۡا عَنِ الۡمُنۡکَرِ ؕ وَ لِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الۡاُمُوۡرِ (الحج:42)

یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اگر ہم زمین میں تمکنت عطا کریں تو وہ نماز کو قائم کرتے ہیں۔ زکوۃ ادا کرتے ہیں اور نیک باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور ہر بات کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

الحمدللہ آج جماعت احمدیہ جاپان کو اپنی پہلی مسجد بنانے کی توفیق ملی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی تعمیر کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور آپ لوگ اس مقصد کو پورا کرنے والے ہوں جو مسجد بنانے کا مقصد ہے۔ مسجدت غیر از جماعت اور دوسرے مسلمان بھی بناتے ہیں اور لاکھوں کروڑوں ڈالر خرچ کر کے بہت خوبصورت مساجد بناتے ہیں۔ یہاں جاپان میں گو جماعت احمدیہ مسلمہ کی یہ پہلی مسجد ہے لیکن ملک کی پہلی مسجد نہیں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہاں دوسرے مسلمانوں کی سو (100) یا اس سے زائد مساجد ہیں۔ پس صرف مسجد بنا لینا کوئی ایسی بات نہیں کہ ہم کہہ سکیں کہ جاپان میں آنے کا ہمارا مقصد پورا ہو گیا۔ بعض یہ بات بھی بڑے فخر سے بتاتے ہیں کہ یہ مسجد جو ہم نے بنائی یہ گنجائش کے اعتبار سے جاپان کی سب سے بڑی مسجد ہے لیکن یہ بات بھی کوئی ایسی اہم بات نہیں ہے کہ ہم سمجھیں کہ ہم نے اپنی انتہاؤں کو حاصل کر لیا ہے۔ ہمارا مقصد تو تب پورا ہو گا جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے کے مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اور وہ مقصد یہ ہے کہ ہمارا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو اور ہم اس کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ ہم اس کی مخلوق کا حق ادا کرنے والے ہوں اور ہم اپنی عملی حالتوں کی طرف دیکھتے ہوئے اس کے اونچے معیار حاصل کرنے والے ہوں۔ ہم اسلام کے خوبصورت پیغام کو، اس کی خوبصورت تعلیم کو اس قوم کے ہر فرد تک پہنچانے والے ہوں۔

جب جاپان کو مذہبی آزادی ملی اور جاپانیوں کا بھی مذہب کی طرف رجحان پیدا ہوا تو اسلام کی طرف بھی توجہ پیدا ہوئی۔ جب یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم میں لائی گئی تو آپ نے جاپانیوں تک حقیقی اسلام پہنچانے کی خواہش کا بڑی شدت سے اظہار کیا۔ آج سے ایک سو سال پہلے یہ واضح فرمایا کہ اگر اسلام کی طرف جاپانیوں کا رجحان پیدا ہوا ہے تو پھر حقیقی اسلام کا پیغام بھی انہیں پہنچانا چاہئے ورنہ جاپانیوں کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ مردہ مذہب کی طرف جائیں۔ آپ نے فرمایا کہ جن کے اندر یعنی دوسرے مسلمانوں کے اندر خود اسلام کی روح نہیں ہے وہ دوسروں کو کیا فائدہ پہنچائیں گے۔ فرمایا کہ دوسرے مسلمان تو وحی کا دروازہ بند کر کے اپنے مذہب کو مردے کی طرح بنا چکے ہیں۔ آپ نے بڑے درد سے فرمایا کہ دوسرے مسلمان یہ بات کہہ کے کہ وحی کا دروازہ بند ہو گیا صرف اپنے پر ہی ظلم نہیں کرتے بلکہ دوسروں کو بھی اپنے عقائد اور خراب اعمال دکھا کر اسلام میں داخل ہونے سے روکتے ہیں۔ ان کے پاس کونسا ہتھیار ہے جس سے غیر مذہب کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے اپنے ماننے والوں کو کہا کہ چاہئے کہ اس جماعت میں چند آدمی اس کام کے لئے تیار کئے جائیں جو لیاقت اور جرأت والے ہوں۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 452۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) پھر آپ نے جاپانیوں میں تبلیغ کے لئے کتاب لکھنے کی خواہش کا بھی اظہار کیا۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد ہشتم صفحہ 20۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس آپ علیہ السلام جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں آپؐ کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے آئے تھے جاپان بھی اس سے باہر نہیں، جزائر بھی اس سے باہر نہیں اور باقی دنیا بھی اس سے باہر نہیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ آپ لوگوں کو اس ملک میں آنے کا موقع میسر آیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ آپ میں سے ایسے بھی ہیں جن کو یہاں آ کر اللہ تعالیٰ نے ان کے کاروباروں میں ترقی دی۔ تقریباً تمام ہی ایسے ہیں جن کے حالات یہاں آ کر پاکستان کی نسبت معاشی لحاظ سے بھی بہتر ہوئے۔ آپ میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کے باپ دادا نے احمدیت قبول کی اور یقیناً ان میں سے ایسے بھی ہوں گے جن کی خواہش حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتیں سن کر یہ ہو کہ کاش ہمیں موقع ملے تو ہم بھی جاپان میں بھی اور دنیا میں بھی پھیل کر اسلام کی خوبصورت تعلیم کا پیغام پہنچائیں لیکن ان کی حسرت ان کے دلوں میں رہی۔ لیکن آپ کو تو اللہ تعالیٰ نے موقع دیا ہے کہ جاپان میں بھی آئے اور دنیا میں بھی نکلے تا کہ اس پیغام کو پہنچا سکیں۔ کیا صرف معاشی آسودگی حاصل کرنے کیلئے آپ جاپان میں آئے تھے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو اس بات پر دکھ کا اظہار فرما رہے ہیں کہ دوسرے مسلمانوں نے جاپان میں اسلام کو کیا پھیلانا ہے کہ یہ لوگ تو اللہ تعالیٰ کے کلام و وحی کا دروازہ بند کر کے اسلام کو مردہ مذہب بنا چکے ہیں اور جاپانیوں کو یا دنیا میں کسی بھی ملک کے رہنے والوں کو مردہ مذہب کی کیا ضرورت ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں یہ تو تم لوگ ہو جو اسلام کے زندہ ہونے کا ثبوت دے سکتے ہو اور اسکی خوبیاں دنیا کو بتا سکتے ہو۔

جب اللہ تعالیٰ سے تعلق کے راستے بند کر دیئے تو مسلمانوں اور دوسرے مذاہب کے ماننے والوں میں کیا فرق رہ گیا۔ اگر اسلام کی برتری دنیا پر ثابت کرنی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کر کے ثابت کی جاسکتی ہے۔ دنیا کو یہ بتا کر برتری ثابت کی جاسکتی ہے کہ اسلام کا خدا اب بھی اُس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار۔ پس یہ برتری ثابت کرنے کے لئے یہاں آ کر آپ کی معاشی آسودگی ہی کافی نہیں اور یقیناً نہیں ہے۔ بلکہ ہر ایک کو اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کی ضرورت ہے۔ اسلام کو پھیلنے کے لئے کسی تلوار کی ضرورت نہیں ہے۔ اسلام کو پھیلنے کے لئے ان لوگوں کی ضرورت ہے جن کا خدا تعالیٰ پر کامل اور مکمل یقین اور ایمان ہو۔ اسلام کو پھیلنے کے لئے ان لوگوں کی ضرورت ہے جن کی عبادت کے معیار بلند ہوں۔ اسلام کو پھیلنے کے لئے ان لوگوں کی ضرورت ہے جو قتل و غارت گری کرنے کے بجائے اپنے نفسوں کے خلاف جہاد کر کے اپنی عملی حالتوں کو درست کرنے والے ہوں۔ مسلمانوں کی حالت کا یہ بڑا سخت المیہ ہے کہ ایک طرف تو خدا تعالیٰ کی زندہ وحی اور تعلق کا انکار کر بیٹھے ہیں اور دوسری طرف تلوار سے اسلام کو پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ سختی سے اسلام کو پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ متشدد ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ معصوموں کو قتل کر کے اسلام کی خدمت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اب پچھلے دنوں میں پیرس میں جو واقعہ ہوا انتہائی ظالمانہ فعل تھا۔ یہ لوگ یہ عمل کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو نہیں بلکہ اس کی ناراضگی کو مول لے رہے ہیں۔ پس اس لحاظ سے بھی آج احمدیوں پر بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ جہاں اپنی عبادتوں کے معیار بڑھائیں وہاں اسلام کی خوبصورت تعلیم کے ساتھ دوسروں کو تبلیغ کریں۔

پس یہ مسجد جو بنائی ہے تو اس کا حق ادا کریں۔ اس حق کو ادا کرنے کے لئے اسے پانچ وقت آباد کریں۔ اس کا حق ادا کرنے کے لئے اپنی عبادتوں کے معیار بڑھائیں۔ اس کا حق ادا کرنے کے لئے اپنی عملی حالتوں کے جائزے لیں۔ اس کا حق ادا کرنے کے لئے تبلیغ کے میدان میں وسعت پیدا کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا کہ جہاں اسلام کا تعارف کروانا ہو وہاں مسجد بنا دو تو تبلیغ کے راستے اور تعارف کے راستے کھلتے چلے جائیں گے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 119۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) پس یہ مسجد آپ پر ذمہ داری ڈال رہی ہے کہ جہاں عبادتوں کے معیاروں کو اونچا کریں وہاں تبلیغ کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں۔

اب افتتاح سے پہلے ہی میڈیا نے اس مسجد کی کافی کوریج بھی دے دی ہے اور اس حوالے سے ایک امن پسند اسلام کا تعارف اہل ملک کے سامنے پیش کیا ہے۔ پس اس تعارف سے فائدہ اٹھانا اب یہاں رہنے والے ہر احمدی کا کام ہے۔ جاپانیوں کے لئے مسجد تو کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ یہاں جیسا کہ میں نے بتایا کہا جاتا ہے کہ سو کے قریب مساجد ہیں تو ہماری اس مسجد کے افتتاح کو اتنی اہمیت کیوں؟ اس لئے کہ عام مسلمانوں سے ہٹ کر ہم اسلام کی تصویر دکھاتے ہیں۔ وہ حقیقی تصویر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھائی اور جس کے دکھانے کے لئے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے غلام صادق کو بھیجا ہے۔ پس اس تصویر کو دکھانے کے لئے آپ کو بھی اپنی ذمہ داری ادا کرنی ہو گی اور یہ ذمہ داریاں نہیں ادا ہو سکتیں جب تک کہ آپ صرف عقیدے کی پختگی تک ہی قائم نہ ہوں بلکہ عملی حالتوں کے اعلیٰ معیاروں کو حاصل کرنے کی بھی کوشش کرنے والے ہوں۔ آپس کی محبت اور پیار اور بھائی چارے میں بڑھنے والے ہوں۔ جہاں ہمارے آقا و مطاع کی نظر ہے جہاں آپ کے غلامِ صادق کی نظر ہے، ہمیں اپنی نظریں اس طرف پھیرنی ہوں گی۔ آپ نے کیا کیا؟ آپ نے کیا دکھایا؟ آپ نے ماحول میں بھی اس پیار اور محبت کا عملی اظہار کیا جس کی تعلیم دی۔ اس کا ذکر ہمیں قرآن کریم میں بھی ملتا ہے۔ پس صرف یہ کہہ دینا کہ الحمدللہ ہم نے زمانے کے امام کو مان لیا، الحمدللہ ہم احمدی ہیں، کافی نہیں ہے۔

جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس میں جن باتوں کی طرف اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے اس کے اس زمانے میں مخاطب احمدی مسلمان ہی ہیں کیونکہ ہم ہی ہیں جنہوں نے زمانے کے امام کو مانا ہے۔ ہم ہی ہیں جن میں نظام خلافت دین کی تمکنت کے لئے جاری ہے۔ ایک احمدی مسلمان کے لئے، اس زمانے کے امام کو ماننے والے کے لئے، خلافت سے وابستہ رہنے کا دعویٰ کرنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ نے بعض اصولی باتیں بیان فرما دیں کہ ایک تو نمازوں کے قیام کی طرف توجہ رکھو کہ یہ تمہاری پیدائش کا بنیادی مقصد ہے۔ اگر نمازوں کی ادائیگی نہیں، اگر عبادتوں کی طرف توجہ نہیں تو پھر یہ دعوے بھی غلط ہیں کہ ہم حقیقی مسلمان ہیں۔ یہ دعوے بھی غلط ہیں کہ ہم دنیا میں انقلاب پیدا کر دیں گے۔ یہ دعوے بھی غلط ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو مان لیا ہے۔ کیونکہ آپ نے تو اپنی آمد کا مقصد ہی بندے کو خدا تعالیٰ سے جوڑنے کا بتایا ہے۔

اور پھر فرمایا کہ دوسرا مقصد ایک دوسرے کے حق ادا کرنا ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد سوم صفحہ 95۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حقیقی بندوں کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے ڈرنے والے ہیں۔ اس کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ اپنے مال میں سے بھی خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر انسانیت کی بھلائی اور بہتری کے لئے خرچ کرنے والے ہیں۔ اور صرف اپنی زندگیوں میں ہی یہ انقلاب پیدا نہیں کرتے کہ تقویٰ پر چلنے والی زندگی گزارو بلکہ اپنے نمونے دکھا کر دوسروں کو بھی اپنے ساتھ ملاتے ہیں۔ انہیں بھی بتاتے ہیں کہ زندگی کا اصل مقصد کیا ہے۔ انہیں بتاتے ہیں کہ شیطان سے کس طرح بچ کر رہنا ہے۔ پس اگر ہم اس زمانے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے ہوئے فرستادے کے ماننے والے ہیں تو ہمیں ان باتوں کا خیال رکھنا ہو گا کہ ہم پر جو اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہوا ہے جبکہ دوسرے مسلمان بکھرے پڑے ہیں ان کے پاس کوئی آواز نہیں ہے جو انہیں ایک ہاتھ کی طرف بلائے۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر اور پھر آپکے بعد آپ کے جاری نظام خلافت کے ذریعہ وہ تمکنت عطا فرمائی ہے کہ ہم ایک آواز پر اٹھنے اور بیٹھنے والے ہیں۔ تمکنت صرف حکومت کا ملنا ہی نہیں ہے بلکہ ایک رعب کا ظاہر ہونا بھی ہے اور سکونِ دل کا پیدا ہونا بھی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ وقت بھی آئے گا جب حکومتیں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں آ کر صحیح اسلام کو سمجھیں گی۔ لیکن اِس وقت بھی دنیا اب ہماری طرف دیکھنے لگ گئی ہے کہ اسلام کی صحیح تعلیم بتاؤ۔ پس یہ بھی ایک تمکنت اور رُعب ہے جو اب دنیا پر اللہ تعالیٰ ڈال رہا ہے۔ لیکن اس سے فائدہ اٹھانے والے وہی ہوں گے جو خدا تعالیٰ کی بات کی طرف توجہ دینے والے ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس فضل کے وارث بننے کیلئے نیکیوں پر قائم ہو جاؤ اور اس کو پھیلاؤ اور برائیوں سے بچو اور دوسروں کو بچاؤ۔ پس جب تک اس پر قائم رہو گے، اس بنیادی اصول کو پکڑے رہو گے، ترقیاں کرتے چلے جاؤ گے۔

پس ہر احمدی کو ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اپنے اعمال میں ترقی کرنے کی طرف توجہ دیتا چلا جائے تبھی دنیا کو بھی اپنی طرف متوجہ کر سکیں گے اور یہی چیز پھر اُس تمکنت کا بھی باعث بنے گی جب حکومتیں بھی اس حقیقی تعلیم کے تابع ہو کر آنحضرت ﷺ کی غلامی میں آئیں گی۔ پس اللہ تعالیٰ بہت بڑے مقاصد کے حصول کی حقیقی مسلمانوں کو خوشخبری دے رہا ہے لیکن اُن مسلمانوں کو جو ظالم نہ ہوں بلکہ انصاف پر قائم ہوں۔ جو خدا تعالیٰ کو بھولنے والے نہ ہوں بلکہ اس کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ جو دوسروں کے حقوق غصب کرنے والے نہ ہوں بلکہ حقوق ادا کرنے والے ہوں۔ جو خود غرض نہ ہوں بلکہ بے نفس ہوں۔ جو خلافت احمدیہ سے وفا کا تعلق رکھتے ہوں۔ صرف اجتماعوں پر عہد دہرانے والے نہ ہوں بلکہ نیکیوں کو پھیلانے اور برائیوں سے روکنے کیلئے پہلے اپنے نفس کے جائزے لینے والے ہوں۔ جو نظام جماعت کی حفاظت کیلئے اپنی اَناؤں کو قربان کرنے والے

ہوں۔ پس یہ چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کا مقرب بنائیں گی۔ یہ چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا حق ادا کرنے والا بھی بنائیں گی۔ یہ چیزیں ہیں جو وہ حقیقی احمدی بننے والا بنائیں گی جو حضرت مسیح موعودؑ اپنے ماننے والوں سے توقع رکھتے ہیں۔

آپ میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم خلافت کے لئے ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن جب آپس کی رنجشوں اور چپقلشوں کو ختم کرنے اور ایک وحدت بننے کا کہا جاتا ہے تو پھر سو بہانے بھی تلاش کرنے لگ جاتے ہیں۔ پس اگر حقیقی مومن بنا ہے تو فساد کے بہانے اور راستے تلاش کرنے والا بننے کی بجائے قربانی کر کے امن اور سلامتی قائم کرنے والا بنیں۔ جب اس مسجد کی طرف منسوب ہو رہے ہیں تو یاد رکھیں کہ ایک اینٹ، سیمنٹ، پتھر کی عمارت کی طرف منسوب نہیں ہو رہے بلکہ اس شخص کی طرف منسوب ہو رہے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں اس لئے بھیجا ہے کہ بندے کو خدا سے جوڑے اور تمام ذاتی رنجشوں اور خواہشوں اور اَناؤں کو ختم کرتے ہوئے اس نظام میں پروئے جو قربانی چاہتا ہے۔ صرف مال کی قربانی نہیں بلکہ اپنی اَنا کی قربانی بھی۔ صرف امر بالمعروف دوسروں کے لئے نہیں چاہتا بلکہ پہلے اپنے نفس کو متوجہ کرتا ہے کہ کیا تم جو کہہ رہے ہو وہ کرتے بھی ہو۔ نہی عن المنکر کیلئے دوسروں کو کہنے سے پہلے اپنے نفس کے جائزے لینے کیلئے کہتا ہے۔

آپ میں سے اکثریت پاکستان سے آئے ہوؤں کی ہے جہاں آپ کو عبادت کرنے پر سختیاں اور پابندیاں اور تنگیاں برداشت کرنی پڑیں یا کرنی پڑتی ہیں۔ جہاں آپ کو اپنی مسجد کو مسجد کہنے کی سزا کاٹنی پڑتی ہے۔ جہاں آپ کو سلامتی کا پیغام دینے پر تین سال کے لئے جیل جانا پڑتا ہے۔ بعض آپ میں سے ایسے بھی ہیں جنہوں نے اپنی تنگیوں کی وجہ سے یہاں اسائلم بھی کیا ہے۔ کچھ کاروباری لوگ بھی ہیں۔ پس اس بات کو سوچیں، اس پر غور کریں کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں آپ پر کس قدر فضل فرمایا ہے کہ عبادت کرنے پر یہاں کوئی سختی نہیں ہے۔ مسجد کو مسجد کہنے پر کوئی سزا نہیں ہے۔ آپ کے سلامتی کے پیغام کو بجائے جیل میں بھجوانے کے پسند کیا جاتا ہے۔ پس کیا یہ باتیں اس بات کا تقاضا نہیں کرتیں کہ اپنے آپ میں انقلابی تبدیلیاں پیدا کریں۔ اپنے مقصد پیدائش کو پہچانیں۔ اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل کے بجائے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ آپس میں بھی پیار اور محبت سے رہیں اور اس پیار اور محبت کو اس معاشرے میں بھی پھیلائیں۔ اپنے اندر وہ خصوصیات پیدا کریں جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ صرف مسجد بننے سے وہ خصوصیات پیدا نہیں ہو جائیں گی بلکہ اس کے لئے کوشش کرنی ہوگی۔ ان خصوصیات کا خدا تعالیٰ نے ایک جگہ قرآن کریم میں یوں ذکر فرمایا ہے۔ فرماتا ہے کہ

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ (التوبہ:112) کہ توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، (خدا کی راہ میں) سفر کرنے والے، (لِلّٰہ) رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کا حکم دینے والے اور بری باتوں سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے (سب سچے مومن ہیں) اور تُو مومنوں کو بشارت دے دے۔

پس جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ایک انسان کے حقیقی مومن بننے کیلئے پہلی شرط یہ ہے کہ وہ توبہ کرے یعنی اپنے گناہوں کا اقرار کرے اور گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے مکمل طور پر ان سے بچنے کا عہد کرے۔ گناہ صرف بڑے بڑے گناہ نہیں ہیں بلکہ چھوٹی چھوٹی غلطیاں جو نظام میں خرابی پیدا کرتی ہیں وہ بھی گناہ بن جاتے ہیں اور جب اس عہد پر قائم ہو جائیں تو پھر خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرتے ہوئے اس کی عبادت کرنا ایک مومن کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر اپنے آپ کو چلانا ایک مومن کا فرض ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی مرضی کیا ہے؟ جیسا کہ مَیں پہلے بھی اس کا ذکر کر آیا ہوں، خدا تعالیٰ کی مرضی یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی عبادت کرے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذّاریات:57)۔ اور میں نے جنّوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ پس نہ امیروں اور کاروباری لوگوں کے لئے کوئی گنجائش ہے کہ عبادت سے باہر ہوں، نہ عام انسانوں کے لئے اور غریبوں کیلئے کوئی گنجائش ہے کہ عبادت میں سستی کریں۔

مسجد بنانے میں بعض نے بہت بڑی بڑی قربانیاں کی ہیں یا بعض کم آمدنی والوں نے اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر مالی قربانیاں کی ہیں۔ بچوں نے بھی بڑے اعلیٰ نمونے قائم کئے ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ آپ میں سے کسی کو بھی چاہے اس نے اس مسجد کی تعمیر میں بے انتہا قربانی کی ہے اس بات سے بَری نہیں کر دیتا کہ عبادتوں میں سستی دکھائیں۔ یہ قربانیاں بھی تبھی قبول ہوں گی جب اس مسجد کی آبادی کا بھی حق ادا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کریں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حمد کرنے والے بنو۔ خدا تعالیٰ کی حمد کا حق اس کی عبادت سے ادا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد کریں کہ اس نے مسجد بنانے کے لئے قربانی کی توفیق دی۔ اللہ تعالیٰ کی حمد ادا کریں کہ اس نے یہ مسجد عطا فرما کر تبلیغ کے میدان کھولے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد اس طرح کریں کہ اس نے اسلام کی خوبصورت تعلیم بتانے کے لئے نئے راستے کھولے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد ادا کریں کہ اس نے آپ کے معاشی حالات بہتر کئے اور یہ معاشی حالات کا بہتر ہونا کسی کی عقل اور ہوشیاری اور علم کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وجہ سے ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو یاد کریں۔ اس طرح اس کا حق ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ کی حمد یہ بھی ہے کہ بعض ناموافق حالات اگر آ جائیں تو اس پر بھی اس کا شکر ادا کرتے چلے جائیں۔ کبھی ناشکری نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کی حمد اس طرح بھی کریں کہ اس نے زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور ضائع ہونے سے بچا لیا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن اپنے سفروں کو بھی خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ بناتا ہے۔ پس اس لحاظ سے آپ کا اس ملک میں آنا تبلیغ کے میدان میں ترقی کر کے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا ہونا چاہئے۔

پھر فرمایا کہ مومن رکوع کرنے والے ہیں۔ ایک تو نمازوں کے رکوع ہیں لیکن اس کے یہ معنی بھی ہیں کہ اپنے وقت کو، اپنی جان کو، اپنے مال کو دین کی راہ میں قربان کرنے والے ہیں۔ پس اپنے عَہدوں کا خیال رکھیں۔ صرف جان، مال، وقت اور عزّت کو قربان کرنے کا عہد رسماً نہ دہرائیں بلکہ اس کی عملی تصویر بنیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن کے لئے ساجد ہونا بھی ضروری ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔ اپنی دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ مومن سجدہ کی حالت میں خدا تعالیٰ کے قریب ترین ہوتا ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب مایقال فی الرکوع والسجود حدیث نمبر 1083) پس اس قربت کے سجدے تلاش کرنے کی کوشش کریں۔ صرف ماتھا زمین پر ٹکا دینا ہی سجدہ نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے نہایت عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے آگے جھک کر اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنا سب کچھ قربان کرتے ہوئے اور اپنی اَناؤں کو پیچھے رکھتے ہوئے، اپنی عزت کو بھولتے ہوئے، اپنی عزت کو پس پشت ڈالتے ہوئے، اس کے حکموں پر چلتے ہوئے نظام کی پابندی کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اور نظام کی اطاعت بھی اس لئے کہ یہ کرنا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتا ہے۔ پس سجدے اللہ تعالیٰ کے قرب حاصل کرنے کے لئے ہوتے ہیں اور اس وقت ہوتے ہیں جب انسان میں عاجزی پیدا ہوتی ہے۔ اس کی تلاش ہمیں کرنی چاہئے۔ پس جب یہ عاجزانہ سجدوں کی توفیق ہمیں مل جائے، خدا تعالیٰ کا قرب پانے کی انتہائی کوشش کی طرف توجہ ہو تو پھر اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ دوسروں کو بھی نیک باتوں کی تلقین کر کے خدا تعالیٰ کے قریب لائیں۔ پھر تبلیغ کی طرف توجہ کریں۔ دوسروں کو بھی جو دنیا میں غرق ہو رہے ہیں خدا تعالیٰ کے آگے جھکنے والا بنائیں۔ دوسروں کو بھی گناہوں میں ڈوبنے اور آگ میں گرنے سے بچائیں۔ آج یہی ہر احمدی کا کام ہے۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ دنیا کو خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے بچائیں۔

اور پھر یہ بھی یاد رکھیں جیسا کہ مَیں پہلے بھی ذکر کر آیا ہوں کہ یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حقیقی مومن اللہ تعالیٰ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ ان باتوں پر نظر رکھیں اور ان کی حفاظت کریں۔ یعنی ان پر عمل کی پوری پابندی کے ساتھ کوشش کریں جو باتیں اللہ تعالیٰ نے بتائی ہیں۔ جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں۔ ان باتوں کی حفاظت کرنا بھی کام ہے جو اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے بتائی ہیں۔ ان باتوں کی طرف بھی توجہ دیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہیں اور اپنی جماعت سے توقع رکھی ہے۔ ان باتوں کی طرف بھی توجہ کریں، انہیں سنیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں جو خلیفۂ وقت کی طرف سے آپ کو کہی جاتی ہیں۔ اپنے ایمان اور عمل کی حفاظت کریں۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے خلافت کے انعام سے ہمیں سرفراز فرمایا ہے اس کی قدر کریں کہ اللہ تعالیٰ نے تمکنت دین کے لئے یہ لازمی جزو قرار دیا ہے اور ایسے مومنین کو خوشخبری دی ہے جو ان تمام باتوں پر عمل کرنے والے ہیں۔ پس اپنے جائزے لیں اور ان لوگوں میں شامل ہوں جن کو سچا مومن ہونے کی خدا تعالیٰ نے بشارت دی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ اس نے اس زمانے کی ایجادات کو بھی ہمارے تابع کر دیا ہے۔ جماعت ہر سال ایم ٹی اے پر لاکھوں ڈالر خرچ کرتی ہے۔ یہ تبلیغ اور تربیت کا بہترین ذریعہ ہے اور سب سے بڑھ کر خلیفۂ وقت سے رابطے کا ذریعہ ہے۔ ایک ماں نے گزشتہ دنوں یہاں ملاقات میں ذکر کیا کہ بچوں کی تربیت کا انتظام نہیں ہے۔ انتظام ہونا چاہئے۔ تو بجائے اس کے کہ مبلغ کو یا انتظامیہ کو موردالزام ٹھہرائیں۔ یہ سوچیں کہ ہفتہ میں چھ دن تو بچے یا ماں باپ کے پاس ہوتے ہیں یا سکول میں ہوتے ہیں۔ جب وہ گھر میں ہوں تو ان کو کم از کم خلیفۂ وقت کے پروگراموں کو سننے کی طرف توجہ دلائیں۔ اس سے ایک تعلق اور محبت قائم ہوگا۔ اس سے تربیت ہوگی۔ انہیں جماعت کی وحدت کا پتا چلے گا۔ پس ماں باپ نے اگر اپنی اگلی نسلوں کو سنبھالنا ہے تو خود بھی خلیفۂ وقت کے پروگراموں کے ساتھ اپنے آپ کو جوڑیں اور اپنے بچوں کو بھی جوڑیں۔

بعض غیر احمدی بھی مجھے بعض دفعہ لکھتے ہیں کہ آپ کا خطبہ یا فلاں پروگرام سن کر ہمیں دین کی حقیقت کا پتا چلا۔ تو احمدی کو تو دین سیکھنے اور اصلاح کے لئے اور وحدت قائم کرنے کے لئے خلیفۂ وقت کے پروگراموں کے ساتھ جڑنا بے انتہا ضروری ہے۔ اگر یہاں مثلاً جاپان میں وقت کا فرق ہے تو وہاں جب لائیو خطبہ اَور وقت ہو رہا ہوتا ہے تو مختلف اوقات میں پروگرام آتے ہیں سنے جا سکتے ہیں۔

ایک بیماری بعض لوگوں میں یہ ہے کہ ایک دوسرے کی برائیاں تلاش کرتے رہتے ہیں۔ بجائے برائیاں تلاش کرنے کے تعمیری کاموں پر اپنا وقت لگائیں۔

اس طرح عہدیدار بھی چاہے وہ صدر جماعت ہیں یا دوسرے عہدیدار ہیں محبت اور پیار سے لوگوں کی تربیت کریں۔ محبت اور پیار کو فروغ دیں۔ رنجشیں بڑھانے کے بجائے محبتیں بڑھانے کی کوشش کریں۔ دوسروں کو تو پیغام دے رہے ہیں کہ محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں اور خود دلوں میں اگر بغض اور کینے ہوں تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ جو بھی ایسی حالت میں ہیں خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی خاطر اس حالت کو بدلیں۔ اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں اور ان لوگوں میں شامل ہوں جن کو سچا مومن ہونے کی خدا تعالیٰ نے بشارت دی ہے۔

بعض دفعہ گھروں میں نظام جماعت کے خلاف باتیں کرنے یا عہدیداروں کے خلاف باتیں کرنے کو ایک معمولی چیز سمجھا جاتا ہے لیکن غیر محسوس طور پر اس سے آپ لوگ اپنی اگلی نسلوں کو خراب کر رہے ہوتے ہیں۔ پس سوچیں کہ دعویٰ تو ہم یہ کر رہے ہیں کہ امر بالمعروف کریں گے اور نہی عن المنکر کریں گے۔ نیکیوں کو پھیلائیں گے اور برائیوں کو روکیں گے تو پھر پہلے اپنے اور اپنے گھر کے افراد اور بچوں کو اس کا مخاطب بنائیں ورنہ آپ کی تبلیغ کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ یہ مسجد تو بنا لی ہے لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اس مسجد کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنے والے بنیں۔

جاپانی احمدیوں سے بھی مَیں کہوں گا کہ دین سیکھیں اور اپنے ایمان وایقان میں ترقی کریں۔ یہ نہ دیکھیں کہ فلاں پیدائشی احمدی یا پرانا احمدی کیسا ہے۔ اگر وہ دین کے معاملے میں کمزور ہے تو آپ اس کے لئے ہدایت کا باعث بن جائیں۔ پہلے بھی کئی دفعہ مَیں کہہ چکا ہوں کہ خدا تعالیٰ کسی کا رشتہ دار نہیں ہے۔ جو نیک عمل کرے گا،

اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرے گا، اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت پھر اس کے ساتھ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہر احمدی اس اصل کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی زندگی گزارے اور یہ مسجد ہر احمدی کے ایمان میں بھی اور اس کی عملی حالت میں بھی ایک انقلابی تبدیلی پیدا کرنے والی ہو۔ صرف عارضی شوق اور جذبے سے مسجد بنانے والے نہ ہوں بلکہ حقیقت میں اس کا حق ادا کرنے والے ہوں۔

مسجد کے بعض کوائف بھی مَیں پیش کر دیتا ہوں۔ مسجد کی زمین کا کُل رقبہ 1000 مربع میٹر ہے۔ دو منزلہ عمارت ہے۔ جیسا کہ یہاں آنے والوں نے تو دیکھ لیا، دنیا والوں کو بتادوں کہ یہ علاقے کی مین سڑک کے بالکل اوپر ہے۔ یہ سڑک جو ہے علاقے کی ساری بڑی سڑکوں کو آپس میں ملاتی ہے۔ ہائی وے کے ایگزٹ (exit) کے بہت قریب ہے بلکہ اسے دو ہائی ویز (highways) لگتی ہیں۔ قریب ہی ریلوے سٹیشن موجود ہے۔ اس ریلوے سٹیشن سے Nagoya کے انٹرنیشنل ایئر پورٹ تک سیدھی ٹرین جاتی ہے۔ اس لحاظ سے بھی اس میں بڑی سہولتیں ہیں۔ مسجد کا نام بیت الاحد میں نے رکھا تھا۔ یہاں تبرک کے لئے مسجد مبارک قادیان اور دار المسیح کی اینٹیں بھی نصب ہیں۔ عمارت کی پہلی منزل پر مسجد کا مین ہال ہے۔ یہ ہال جس میں بیٹھے ہوئے ہیں یہاں پانچ سو سے زائد نمازیوں کی گنجائش موجود ہے اور اوپر کی منزل میں لجنہ ہال ہے اور صحن ہے۔ وہاں چھوٹی سی سائبان لگا کر کچھ فنکشن بھی کئے جاسکتے ہیں اور اس کو شامل کرلیا جائے تو سات آٹھ سو نمازی ایک وقت میں نماز ادا کر سکتے ہیں۔ دوسری منزل پر دفتر بھی ہے۔ چھوٹی سی لائبریری ہے۔ لجنہ ہال ہے۔ مربی ہاؤس ہے۔ گیسٹ رومز ہیں۔ اور اس مسجد کی عمارت خریدی گئی تھی لیکن بعد میں اس میں تبدیلیاں کی گئیں۔ اس کی وجہ سے اس کو مسجد کا رنگ دینے کے لئے چاروں کونوں پہ منارے بھی تعمیر کئے گئے اور گنبد بھی بنایا گیا۔ اور یہ سڑک پر ہونے کی وجہ سے لوگوں کی توجہ کھینچنے کا بڑا مرکز بنا ہوا ہے۔ یہ مسجد نہ صرف جاپان بلکہ جو شمال مشرقی ایشیائی ممالک چین، کوریا، ہانگ کانگ، تائیوان وغیرہ ہیں، ان میں جماعت کی پہلی مسجد ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو باقی جگہوں میں بھی راستے کھولنے کا ذریعہ بنائے اور وہاں بھی جماعتیں ترقی کریں اور مسجدیں بنانے والی ہوں۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ یہ عمارت خرید کر اس کو مسجد میں تبدیل کیا گیا تھا۔ جون 2013ء میں یہ عمارت خریدی گئی تھی۔ اور اس کی خرید اور تعمیر وغیرہ پر کُل تقریباً تیرہ کروڑ اٹھتّر لاکھ ین (137800000 Yen) کی رقم خرچ ہوئی ہے۔ یہ تقریباً کوئی بارہ لاکھ ڈالر کے قریب بن جاتی ہے۔ اس میں سے تقریباً نصف سے کچھ کم تو مرکز کی گرانٹ تھی یا مدد تھی۔ باقی لوگوں نے، یہاں کی جماعت چھوٹی سی ہے، بڑی قربانی کر کے اس مسجد کی تعمیر میں اپنا حصہ ڈالا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ جب یہ جگہ خریدی گئی تو پہلے تو یہی تھا کہ بڑی آسانی سے مسجد کی اجازت مل جائے گی لیکن پھر ایک وقت ایسا آیا کہ بہت مشکل لگ رہا تھا کہ اس مسجد کی تعمیر کی اجازت ملے۔ جماعت کے نام رجسٹریشن اور بطور مسجد استعمال کرنا بڑا مشکل لگ رہا تھا۔ ایک دفعہ تو وکلاء نے مسجد کمیٹی کو مشورہ دیا کہ یہاں کام بہت مشکل معلوم ہوتا ہے اور جماعت رجسٹرڈ نہ ہونے کی وجہ سے جماعت کے نام انتقال اور دیگر مسائل کا سامنا آ سکتا ہے۔ لہٰذا بہتر یہی ہے کہ اس معاہدے سے دستبردار ہو جائیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے راستے کی یہ ساری روکیں جو تھیں وہ ہٹا دیں۔ لوکل لوگوں کی طرف سے مسائل پیدا ہونے کا یا اعتراض آنے کا خدشہ تھا۔ کیونکہ یہ ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ اس شہر میں یہ پہلی مسجد ہے لیکن لوکل لوگوں کے ساتھ جب میٹنگز کی گئیں تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے دلوں کو بھی ایسا انشراح عطا کر دیا کہ انہوں نے فوراً اپنی رضا مندی ظاہر کر دی۔ بعض ان میں سے اس وقت یہاں بیٹھے ہوئے موجود بھی ہوں گے۔ یہ تمام باتیں یہاں کے رہنے والے احمدیوں کے لئے ایمان اور یقین میں اضافے کا باعث ہونی چاہئیں۔ اور مَیں پھر دوبارہ کہوں گا کہ انہیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

مسجد بیت الاحد کے لئے بعض بڑی مالی قربانی کے واقعات بھی ہوئے ہیں۔ جب مسجد بنانے کی تحریک کی گئی تو ایک احمدی بھائی کہتے ہیں کہ جب ان کو محصّل نے یا سیکرٹری مال نے، جس نے بھی تحریک کی تو یہ احمدی ان کو اپنے ساتھ لے گئے کہ میرے ساتھ گھر چلیں اور جو کچھ ہے مَیں پیش کر دیتا ہوں۔ ان کی اہلیہ جاپانی ہیں۔ جب وہ گئے اور چندے کا بتایا تو انہوں نے مختلف ڈبّے لا کے سامنے رکھ دیئے اور جب ان میں سے رقمیں نکالی گئیں یا دیکھا گیا تو یہ ساری چیزیں تقریباً دس ہزار ڈالر مالیت کی تھیں۔ اسی طرح صدر صاحب جاپان نے یہ بھی لکھا کہ بعض احباب کے حالات سے ہمیں آگاہی تھی کہ وہ زیادہ آسودہ حال نہیں ہیں لیکن انہوں نے اپنے اخراجات کو محدود کر کے اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کے لئے قربانی کی سعادت حاصل کی اور ایک وقت میں انہوں نے جو رقم دینی تھی اس میں دو اڑھائی لاکھ ڈالر کی کمی آ رہی تھی لیکن احباب نے بڑی قربانی کر کے تکلیف اٹھا کر یہ رقم ادا کی۔ جو پہلے دے چکے تھے انہوں نے بھی پوری کوشش کی اور جو کچھ میسر تھا لا کے پیش کر دیا اور اس طرح تقریباً سات لاکھ ڈالر جمع ہو گئے۔ ایک نوجوان طالبعلم پارٹ ٹائم جاب کر رہے ہیں۔ اسّی ہزار یَین ان کو تنخواہ ملتی ہے۔ اس میں سے ہر مہینے پچاس ہزار یَین مسجد کے لئے ابھی تک پیش کرنے کی توفیق پا رہے ہیں یا جب تک رپورٹ تھی اس وقت تک دیتے رہے۔ احمدی بچے بڑی قربانیاں کرنے والے ہیں۔ اپنی جیب خرچ لا کر مسجد کے لئے چندہ پیش کرتے رہے۔ اور بچوں میں سب سے زیادہ قربانی ایک بچی نے کی ہے جس نے مختلف کرنسیوں کی صورت میں مختلف وقتوں میں جو اس کو تحفے تحائف اپنے بڑوں سے ملتے رہے وہ دیئے اور اس طرح جو رقم اس نے جمع کی ہوئی تھی وہ جمع کی گئی تو نو ہزار ڈالر کے قریب رقم بنی جو اس نے پیش کر دی۔ احمدی خواتین نے بڑی قربانیاں کیں۔ اپنے زیور پیش کر دیئے۔ اور ایک خاتون نے تو اپنی چوبیس چوڑیاں پیش کر دیں۔ پھر ایک اور ہیں انہوں نے اپنے زیورات جو ان کی والدہ کی طرف سے ملے تھے وہ دے دیئے۔ ایک خاتون جو پاکستان سے آئی ہیں انہوں نے اپنے زیور کا نیا سیٹ مسجد کے لئے پیش کر دیا جو انہوں نے جنوری میں ہی اپنی بیٹی کی شادی کے لئے خریدا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام قربانی کرنے والوں کو اپنی جناب سے بے انتہا نوازے۔ ان کے اموال میں برکت دے۔ ان کے نفوس میں برکت دے۔ انہیں ایمان اور یقین میں بڑھاتا چلا جائے اور ان سب کو اس مسجد کا حق ادا کرنے والا بنائے۔ یہ مسجد جہاں ان کی عبادت کے معیار بلند کرے وہاں یہ آپس میں محبت پیار میں بھی بڑھنے والے ہوں اور اس محبت اور پیار کو دیکھ کر دوسروں کی بھی اس طرف توجہ پیدا ہو۔

غیر از جماعت ہمسایوں نے بھی بڑا محبت اور خلوص کا اظہار کیا ہے۔ ایک جاپانی دوست کو جب علم ہوا کہ افتتاح میں شرکت کے لئے بیرون ملک سے کافی تعداد میں مہمان آ رہے ہیں تو انہوں نے اپنا ایک بہت بڑا گھر جو تین منزلہ گھر ہے جماعت کو پیش کر دیا کہ اپنے مہمان اس میں ٹھہرائیں۔ اسی طرح مسجد کے ہمسایوں کو جب پتا چلا کہ یہاں مسجد کے افتتاح کے لئے کثرت سے مہمانوں کی توقع ہے تو انہوں نے جماعت کے لئے کاروں کی پارکنگ کے لئے اپنی پارکنگ کی جگہ دے دی۔ بالعموم جاپانی لوگ کسی بھی عمارت کے افتتاح وغیرہ کے موقع پر اس عمارت کو نہایت قیمتی پھولوں سے سجاتے ہیں۔ جب دو جاپانی دوستوں کو پتا چلا کہ جاپان کی جماعت احمدیہ کی مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے تو انہوں نے کہا کہ وہ مسجد کے افتتاح کے موقع پر مسجد کو پھولوں سے سجانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے پوری مدد کی۔

مسجد کی رجسٹریشن میں ایک غیر مسلم وکیل اکیو نجیما (Akio Najima) صاحب کی معاونت کا بھی بیان کر دوں انہوں نے بڑا کام کیا ہے۔ یہ قانونی معاونت فراہم کرتے رہے۔ نہایت بے لوث انداز میں انہوں نے معاونت فرمائی۔ ان کے کام کی فیس کم از کم بیس ہزار ڈالر کے قریب بنتی ہے۔ لیکن ان کا کہنا تھا کہ جماعت احمدیہ کے جاپان پر احسانات ہیں اور اس کے بدلہ میں مَیں یہ کام معاوضے کے بغیر کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے کوئی فیس نہیں لی۔ اخبارات اور میڈیا میں بھی اس (مسجد) کا کافی ذکر ہے جیسا کہ مَیں شروع میں کہہ چکا ہوں۔ تمام بڑے اخبارات، معروف ٹی وی چینلز کے ذریعہ تعارف ہو چکا ہے اور 11 رنومبر کو مسجد کی تعمیر مکمل ہونے کا اعلان کرتے ہوئے ملک کی دوسری بڑی اخبار نے یہ رپورٹ شائع کی تھی کہ 'مسلمان ''امن و محبت'' جن کے ایمان کا حصہ ہے'۔ جماعت احمدیہ جاپان کی مسجد اور کمیونٹی سینٹر آئی چی پریفیکچر کے تسوشیما شہر یعنی جو یہاں لوکل گورنمنٹ کا علاقہ ہے، میں تعمیر ہو گیا ہے۔ یہ مسجد پانچ چھوٹے بڑے میناروں پر مشتمل ہے اور پھر بتایا کہ اس میں پانچ سو کے قریب نمازی نمازیں ادا کر سکتے ہیں۔ پھر لکھا کہ امن و محبت کا پرچار اور اپنے معاشرے سے میل ملاپ بڑھاتے ہوئے پروگراموں کا انعقاد جماعت احمدیہ کا طُرّۂ امتیاز ہے۔ جاپان میں زیادہ تر پاکستانی اور پندرہ دیگر قوموں سمیت اس جماعت کے دو سو کے قریب ممبر آباد ہیں۔ رضا کارانہ سرگرمیوں میں بھی پیش پیش رہنے والی جماعت ہے۔ یہ لوگ ''کوبے'' میں آنے والے زلزلہ اور سونامی اور شمالی جاپان میں آنے والے زلزلوں کے علاوہ اس سال آنے والے سیلاب کے بعد متاثرین کو کھانا وغیرہ تقسیم کر کے خدمت میں حصہ لیتے رہے۔

پس یہ اثر ہے جو جماعت احمدیہ کا دوسروں پر قائم ہے کہ پُر امن اور سلامتی پھیلانے والے اسلام کے نمائندے ہیں۔ خدمت خلق کرتے ہیں۔ اس کو قائم رکھنا اور اس اثر کو بڑھانا یہاں رہنے والے ہر احمدی کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے کہ ہر احمدی اس حقیقت کو پھیلانے والا بھی ہو کہ اسلام محبت اور سلامتی کا مذہب ہے اور ہماری مساجد اس کا symbol ہیں تا کہ اس قوم میں اسلام کا حقیقی پیغام پھیلانے کے راستے وسیع تر ہوتے چلے جائیں اور یہ قوم بھی ان خوش قسمتوں میں شامل ہو جائے جو اپنے پیدا کرنے والے کو پہچاننے والی اور محسن انسانیت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو سمجھنے والی ہو۔

......☆......☆......☆......

کلام الامام

''خدا کا دامن پکڑنے والا کبھی محتاج نہیں ہوتا اس پر کبھی بُرے دن نہیں آ سکتے۔''

(ملفوظات جلد 3، صفحہ 263)

طالب دُعا: طالب دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka
طالب دعا: محمد مصطفیٰ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ ہالینڈ، جرمنی اکتوبر 2015

اپنی عقل پر وہاں حد لگا دیں جہاں خلیفۂ وقت نے کسی بات پر واضح فیصلہ کر دیا ہے

فیملی ملاقات، تقریب آمین، تقریب تقسیم اسنادشاہد کلاس جامعہ احمدیہ جرمنی، جامعہ احمدیہ جرمنی کے طلباء سے حضور کا بصیرت افروز خطاب، جرمنی کے شہر Florstadt میں ''مسجد مبارک'' کے سنگ بنیاد کی تقریب، سنگ بنیاد کی تقریب میں حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب اور مہمانان کرام کے ایمان افروز تاثرات، حضور پُرنور کا بصیرت افروز خطبہ نکاح اور زرّیں نصائح، اخبارات اور ریڈیو میں مسجد مبارک کے سنگ بنیاد کی خبریں، جرمنی سے روانگی اور لندن میں ورود مسعود

☆ ایک طالب علم سمجھ کر آپ کی بعض باتوں سے صرف نظر ہو جاتا ہے لیکن اب لوگوں نے آپ کا نمونہ دیکھنا ہے اور آپ کے نمونے سے کسی کی اصلاح بھی ہو سکتی ہے اور ٹھوکر بھی لگ سکتی ہے۔ پس لوگوں کو ٹھوکر سے بچانے کیلئے، افرادِ جماعت کو ٹھوکر سے بچانے کیلئے، جماعت کے ہر طبقے کو ٹھوکر سے بچانے کیلئے اپنے نمونے ایسے رکھیں کہ آپ پر کسی کی انگلی نہ اٹھے۔

☆ خلیفہ وقت کے خطبات یا کوئی بھی تقاریر ہوں، کوئی بھی باتیں ہوں، ان کو نوٹ کریں، ان پر غور کریں اور ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں اور جماعت کو بھی بتائیں۔

☆ آپ وہ لوگ ہیں جو خلیفہ وقت کے نمائندے ہیں۔ آپ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خلیفہ وقت کی آواز کو آگے پہنچانا ہے۔ صرف ایک ڈاکیئے کا کام نہیں کرنا بلکہ اس پیغام کو خود سمجھنا ہے اور اس کو اپنے پر لاگو کرنا ہے اور پھر آگے پہنچانا ہے۔

☆ اپنی عقل پر وہاں حد لگا دیں جہاں خلیفۂ وقت نے کسی بات پر واضح فیصلہ کر دیا ہے اگر اپنی عقلوں کو اس سے زیادہ استعال کرنے کی کوشش کریں گے تو مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ کی فہرست سے نکل جائیں گے۔

(جامعہ احمدیہ جرمنی سے فارغ التحصیل ہونے والے طلباء کو حضور انور کی زرّیں نصائح و ہدایات)

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی 15، 16، 17، 18 اور 19 ر کتوبر 2015 کی مصروفیات

15 ر اکتوبر 2015ء بروز جمعرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر چالیس منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بعض دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح کے مردانہ ہال میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقات

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔ پروگرام کے مطابق چھ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 31 فیملیز کے 122 افراد اور 25 احباب نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اس طرح مجموعی طور پر 147 افراد نے شرف ملاقات پایا۔ ان سبھی فیملیز اور احباب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلبا اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

اپنے پیارے آقا کے ساتھ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز فرنکفرٹ کی لوکل جماعت کے علاوہ درج ذیل جماعتوں اور علاقوں سے آئی تھیں۔

Babenhausen، Karben، Herford، Dreieich، Rudesheim، ویزبادن، Pulheim، Friedburg، Maintal، Freiburg، لمبرگ، سٹٹ گارٹ، Viersen، Chemnitz، Nidda، Buxtehude، ہائیڈل برگ، Ahaus، Mainz، Neuberg، Luneburg، Russelsheim، من ہائیم اور Frankenberg

کی جماعتوں سے آئے تھے۔ اس کے علاوہ پاکستان سے آئی ہوئی بعض فیملیز نے بھی اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے ختم ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

درج ذیل اکیس بچوں اور بچیوں سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دُعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچے اور بچیاں آمین کی اس تقریب میں شامل ہوئے۔

عزیزم سید نعمان احمد گردیزی، سید ابصار احمد، عزیزم شاہد انعام، عزیزم کمال مرتضیٰ، ندیم احمد، عبدالمنان، سمیش قمر،

عزیزہ سِبرا قمر، عزیزہ عائشہ مسرور، عزیزہ ہالہ حفیظ، عزیزہ نور فضا حق، عزیزہ کاشفہ نور احمد، عزیزہ درمانہ خلعت احمد، عزیزہ نعمانہ عامر، عزیزہ دانیہ حنا خان، عزیزہ ماہ نور، عزیزہ راضیہ امتیاز وڑائچ، عزیزہ نجمہ شریف، عزیزہ سیدہ امۃ السبوح شاہ، عزیزہ عریشہ خان، عزیزہ امۃ السبوح عزیز۔

تقریب آمین میں شرکت کرنے والے یہ بچے اور بچیاں جرمنی کی جماعتوں فرنکفرٹ سٹی، Hessen West، Dramstad، Ginsheim، Pfalz، Morf Walldorf اور ویزبادن سے آئے تھے۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

....

16 ر اکتوبر 2015ء بروز جمعۃ المبارک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بج کر چالیس منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کا انتظام بیت السبوح کے ساتھ ہی بالمقابل واقع جماعتی سینٹر بیعت العافیت میں کیا گیا تھا۔ بیت العافیت کی وسیع و عریض عمارت، مجلس انصار اللہ جرمنی اور مجلس لجنہ اماء اللہ جرمنی نے دوران سال اپنے مرکزی دفاتر اور ضروریات کے لئے خریدی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے گزشتہ دورہ جرمنی کے دوران 26 مئی 2015ء کو اس عمارت کا افتتاح فرمایا تھا۔ یہ وسیع و عریض عمارت پانچ منازل پر مشتمل ہے۔ اس کے قطعہ زمین کا کل رقبہ 3811 مربع میٹر ہے اور جو coverd area ہے اس کا کل رقبہ 11250 مربع میٹر ہے۔ اس پانچ منزلہ عمارت میں کئی وسیع و عریض ہال ہیں اور بڑی تعداد میں دفاتر ہیں۔

بیسمنٹ کو ملا کر یہ پانچ منزلہ عمارت ہے بیسمنٹ کا رقبہ 2215 مربع میٹر ہے۔ اس عمارت میں چھ عدد اپارٹمنٹس (رہائشی گھر) بھی ہیں۔ گراؤنڈ فلور پر 10 کمرے ہیں۔ گیسٹ ہاؤس موجود ہے۔ ایک عدد کچن اور چار باتھ رومز ہیں اور ایک بڑا ہال ہے جس کا رقبہ 1318 مربع میٹر ہے۔

فرسٹ فلور پر کمروں کی تعداد 13 ہے۔ ایک عدد کچن اور پانچ باتھ رومز ہیں۔ اس کے علاوہ ایک بڑا ہال بھی ہے جس کا رقبہ 1223 مربع میٹر ہے۔

سیکنڈ فلور پر کمروں کی تعداد 21 ہے۔ ایک کچن اور آٹھ باتھ رومز ہیں۔ علاوہ ازیں 917 مربع میٹر پر مشتمل پانچ سٹور رومز ہیں۔ تھرڈ فلور پر کمروں کی تعداد 8 ہے۔ ایک عدد کچن اور تین باتھ رومز ہیں۔ اس منزل پر بھی ایک ہال ہے جس کا رقبہ 902 مربع میٹر ہے۔

بیسمنٹ میں 55 گاڑیوں کے پارک کرنے کی جگہ بھی ہے۔ اس عمارت کے تمام ہالوں میں مرد حضرات کے لئے جمعہ کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ اور بیت السبوح کے چار ہالوں میں سے تین ہالوں میں خواتین کیلئے اور ایک ہال میں مردوں کیلئے انتظام کیا گیا تھا۔

اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کیلئے جرمنی کی مختلف جماعتوں سے احباب جماعت مرد و خواتین صبح سے ہی یہاں پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ بعض فیملیز اور احباب بڑے لمبے سفر طے کر

کے آئے تھے۔ ہائیڈل برگ سے آنے والی فیملیز یکصد کلومیٹر، فلڈا سے آنے والی 125 کلومیٹر، کوبلنز سے آنے والے 135 کلومیٹر، کولن سے آنے والے 175 کلومیٹر، کاسل سے آنے والے 200 کلومیٹر، hanover سے آنے والے احباب اور فیملیز 350 کلومیٹر، میونخ سے آنے والے پانچ صد کلومیٹر، ہمبرگ سے آنے والے احباب 550 کلومیٹر اور برلن سے آنے والے احباب 600 کلومیٹر کا لمبا سفر طے کر کے جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے لئے پہنچے تھے۔

جمعہ پر مجموعی حاضری پانچ ہزار کے لگ بھگ تھی۔ احباب جماعت کی آمد کا ایک تانتا بندھا ہوا تھا۔ آج کا خطبہ جمعہ بھی ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ براہ راست دنیا بھر میں Live نشر ہو رہا تھا۔ دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت العافیت تشریف لاکر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ (خطبہ جمعہ کا مکمل متن اخبار بدر شمارہ نمبر 45 میں شائع ہو چکا ہے۔)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ تین بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ و نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس بیت السبوح تشریف لے آئے اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقات

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 32 فیملیز کے 93 افراد اور 28 احباب نے انفرادی طور پر، اس طرح کل 121 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ان سبھی فیملیز اور احباب نے اپنے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلبا اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی 43 مختلف جماعتوں سے آئی تھیں۔ بعض جماعتوں سے یہ فیملیز بڑے لمبے سفر طے کر کے پہنچی تھیں۔ کوبلنز سے آنے والی 135 کلومیٹر اور کاسل سے آنے والی 190 کلومیٹر جبکہ ہمبرگ سے آنے والی پانچ صد پچاس کلومیٹر اور برلن سے آنے والی قریباً 600 کلومیٹر کا سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا کی ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔

آج ملاقات کرنے والوں میں ایک بڑی تعداد ان فیملیز اور احباب کی ہے جو دوران سال پاکستان سے یہاں پہنچے ہیں اور اپنی زندگی میں پہلی بار خلیفۃ المسیح سے ملاقات کی سعادت پا رہے تھے۔ اپنے ہی ملک میں اپنے ہم وطنوں کے مظالم سے ستائے ہوئے یہ لوگ آج اپنے پیارے آقا کے قرب میں چند گھڑیاں گزارنے کی سعادت پا رہے تھے۔ ان کے دل تسکین سے بھر گئے اور دکھوں کا مداوا ہوا۔ اور غم کافور ہوئے اور اپنی آنکھوں میں تشکر کے آنسو لئے ہوئے یہاں سے رخصت ہوئے۔

تقریب آمین

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لائے اور تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 23 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزم احسان احمد طاہر، عزیزم عبداللہ وڑائچ، عزیزم محمد ارسلان خان، عزیزم دبیر احمد، عزیزم شایان ناصر لنگاہ، عزیزم ارسل کھوکھر، عزیزم سہیل دانیال احمد، عزیزم لقمان باجوہ، عزیزم صفوان احمد طاہر، عزیزم یاسر احمد محمود، عزیزم رافیل احمد، عزیزم ذکی افضال احمد، عزیزم قاصد اقبال، عزیزم ثاقب اقبال، عزیزم حسن اکبر بیگ، عزیزم ثمر اللہ اذان اقبال، عزیزم ظافر احمد عابد، عزیزم ارمان احمد مدثر۔

عزیزہ فریحہ احمد، عزیزہ عروسہ سعید، عزیزہ فریحہ میر، عزیزہ افشاں احمد، عزیزہ سبیکہ ارشد

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

.....

17 اکتوبر 2015 بروز ہفتہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر 40 منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

تقریب تقسیم اسناد
شاہد کلاس جامعہ احمدیہ جرمنی

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

آج پروگرام کے مطابق "جامعہ احمدیہ جرمنی" سے امسال فارغ التحصیل ہونے والے مبلغین کرام کی پہلی کلاس کو "شاہد" کی اسناد دیئے جانے کی تقریب منعقد ہو رہی تھی۔

جامعہ احمدیہ جرمنی کا آغاز جماعت جرمنی کے مرکز "بیت السبوح" کے ایک حصہ میں اگست 2008 میں ہوا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ جرمنی کے دوران 20 اگست 2008 کو جامعہ احمدیہ جرمنی کا افتتاح فرمایا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے افتتاحی خطاب میں جامعہ کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا: "میرا خیال تھا کہ جامعہ احمدیہ جرمنی کچھ وقفے کے بعد شروع ہوگا۔ اتنی جلدی شروع نہیں ہو سکتا۔ لیکن امیر صاحب اسباب پر بڑے زور سے مصر تھے۔ ان کا اصرار تھا کہ اس جوبلی کے سال میں یہاں کا جامعہ شروع کیا جائے۔ پہلے انہوں نے ایک جگہ تلاش کی پھر دوسری جگہ تلاش کی۔ بہت ساری روکیں آئیں۔ لیکن کیونکہ وہ اس بات پر پکے تھے کہ ہم نے اس سال شروع ضرور کرنا ہے۔ پھر انہوں نے مجھ سے اجازت لی کہ جو یہاں بیت السبوح میں خدام الاحمدیہ کے دفاتر کیلئے جگہ دی گئی ہے وہ استعمال کر کے یہاں فی الحال جامعہ شروع کردیا جائے اور اس دوران مزید جگہ تلاش کی جائے۔ جہاں آئندہ ضرورت کے پیش نظر کلاس رومز اور ہوسٹل وغیرہ، باقی چیزوں کی جو ضروریات ہیں وہ مہیا کی جائیں تو بہر حال اللہ تعالیٰ نے ان کے اس ارادہ کو قبول فرمایا اور آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ جامعہ یہاں شروع ہو رہا ہے۔"

چنانچہ جامعہ احمدیہ جرمنی کا آغاز بیت السبوح میں اس طرح ہوا کہ خدام الاحمدیہ جرمنی نے ایوان خدمت میں اپنے دفاتر کے ساتھ ملحقہ دونوں ہال اور گیلری خالی کر دیں۔ ان دونوں ہالوں میں جامعہ کا دفتر، پرنسپل آفس، سٹاف روم اور کلاس روم قائم کیا گیا اور طلباء کی اسمبلی کیلئے جگہ تیار کی گئی۔ طلباء کے ہوسٹل کیلئے بیت السبوح میں موجودہ تین منزلہ رہائشی عمارت استعمال میں لائی گئی۔ طلباء کی ضرورت کیلئے ایک بڑی وسیع لائبریری پہلے سے ہی بیت السبوح میں موجود تھی۔ اسی طرح مسجد، پروگراموں کیلئے ہال، کچن، ڈائننگ ہال، سپورٹ ہال اور پارکنگ کیلئے وسیع جگہ یہ سب کچھ بیت السبوح میں پہلے سے ہی مہیا تھا۔

چنانچہ اگست 2008 میں بیت السبوح میں جامعہ احمدیہ کا آغاز ہوا۔ اس دوران فرنکفرٹ سے 57 کلومیٹر دور آباد شہر Riedstadt میں "احمدیہ مسجد عزیز" کے ساتھ ملحقہ خالی پلاٹ جس کا رقبہ 5700 مربع میٹر ہے جامعہ کی عمارت کی تعمیر کیلئے خریدا گیا۔

15 دسمبر 2009 کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ جرمنی کے دوران جامعہ احمدیہ جرمنی کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا۔ تین سال کے عرصہ میں اس عمارت کی تعمیر مکمل ہوئی۔ 17 دسمبر 2012 کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ جرمنی کے دوران اس نئی عمارت کا افتتاح فرمایا۔

اس قطعہ زمین کے مغربی حصہ میں جامعہ احمدیہ کی تدریسی اور انتظامی امور اور دفاتر، لائبریری پر مشتمل دو منزلہ عمارت ہے۔ اس نئی عمارت میں سات کلاس روم ہیں، دو بڑے ہال ہیں، لائبریری ہے، کمپیوٹر روم ہے، پرنسپل کے دفتر اور سٹاف روم کے علاوہ دیگر انتظامیہ کے دفاتر ہیں، ایک بڑا کچن اور ڈائننگ ہال ہے۔ مختلف گیلریز اور lobbies ہیں۔

جب کہ اس پلاٹ کے مشرقی حصہ میں "مسرور ہوسٹل" کی دو منزلہ عمارت ہے۔ ہوسٹل کی اس عمارت میں بڑے سائز کے کل 31 کمرے ہیں اور ایک بڑا ہال کامن روم کے طور پر ہے۔ جہاں indoor کھیلوں کا انتظام ہے۔ ایک حصہ میں لانڈری روم بھی ہے۔ طلباء کے کھیل کیلئے فٹ بال، والی بال اور باسکٹ بال کے لئے بھی ایک جگہ تیار کی گئی ہے۔

ابھی کچھ عرصہ قبل جامعہ کے قطعہ زمین سے ملحقہ ایک تعمیر شدہ عمارت بھی تین لاکھ ساٹھ ہزار یورو میں خریدی گئی ہے۔ اس کا کل رقبہ 2500 مربع میٹر ہے اور اس میں سے تعمیر شدہ حصہ 1045 مربع میٹر ہے۔ یہ عمارت دو منزلہ ہے جو ایک بہت بڑے ہال اور 14 کمروں پر مشتمل ہے۔ ہال کا نصف حصہ ورزش کیلئے مختلف مشینیں لگا کر بطور جم (GYM) تیار کیا گیا ہے۔ جب کہ باقی نصف حصہ بعض Indoor کھیلوں کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔

باقی مختلف کمروں کو تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ اساتذہ کیلئے تین فیملی رہائشوں اور دو سنگل رہائشوں میں تبدیل کیا گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح گیارہ بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور شہر Riedstadt کیلئے روانگی ہوئی۔ تقریباً 40 منٹ کے سفر کے بعد گیارہ بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جامعہ احمدیہ میں تشریف آوری ہوئی۔ مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ جرمنی شمشاد احمد قمر صاحب اور صدر تعلیمی کمیٹی مکرم مبارک احمد تنویر صاحب نے اپنے اساتذہ اور اسٹاف کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جامعہ کی عمارت کے اندر تشریف لے آئے اور پرنسپل آفس، جامعہ آفس کا معائنہ فرمایا اور کلاس روم دیکھے۔ بعد ازاں حضور انور نے لائبریری کا بھی معائنہ فرمایا۔

آج کی تقریب کیلئے جامعہ احمدیہ کے احاطہ میں ایک مارکی لگائی گئی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس مارکی میں سٹیج پر تشریف لے آئے۔ اس تقریب میں جامعہ احمدیہ جرمنی کے تمام طلباء، اساتذہ کرام اور دیگر سٹاف ممبران کے علاوہ نیشنل عاملہ کے ممبران، جرمنی میں خدمت پر مامور تمام مبلغین کرام اور آج سندات حاصل کرنے والے مربیان کرام کے والدین اور بعض دیگر مہمان شامل تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا، جو عزیزم انس احمد جاوید (درجہ رابعہ) نے کی اور اس کا اردو زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزم مرتضیٰ منان (درجہ رابعہ) نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام سے درج ذیل اشعار خوش الحانی سے پیش کئے۔

ہے شکرِ رب عزّوجل خارج از بیاں
جس کی کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں
جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے! یہ نسخہ بھی آزما
زندہ وہی ہیں جو کہ خدا کے قریب ہیں
مقبول بن کے اس کے عزیز و حبیب ہیں
وہ دُور ہیں خدا سے جو تقویٰ سے دُور ہیں
ہر دم اسیر نخوت و کبر و غرور ہیں
تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو
کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو
اس بے ثبات گھر کی محبت کو چھوڑ دو
اُس یار کیلئے رہِ عشرت کو چھوڑ دو
تلخی کی زندگی کو کرو صدق سے قبول
تاتم پہ ہو ملائکہ عرش کا نُزول

اس کے بعد مکرم مبارک احمد تنویر صاحب صدر تعلیمی کمیٹی نے درج ذیل رپورٹ پیش کی۔

سیدنا و امامنا! اللہ تعالیٰ نے آپ کے عہد خلافت میں خلافت احمدیہ کے 100 سال مکمل ہونے پر اپنے ان گنت فضلوں کو ایک نیا رخ عطا کیا۔ اور اسلام کا پیغام جس طرح ہر نئی شان اور نئے زاویوں سے پھیلنا شروع ہوا۔ ان میں سے ایک دنیا کے مختلف ممالک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ تعلیمی ادارہ کی شاخوں کا قیام ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے 20 اگست 2008 کا سورج جماعت احمدیہ جرمنی کی تاریخ میں روشنی کے ایک نئے دور کا آغاز کرنے کی نوید مسرت لئے ہوئے طلوع ہوا۔ اس روز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بابرکت ہاتھوں جامعہ احمدیہ جرمنی کی بنیاد رکھی۔ پیارے آقا! یہ آپ ہی کی دعائیں تھیں جو

آج سے 7 سال قبل باوجود ہر طرح کی مشکلات کے بیت السبوح فرنکفرٹ میں جامعہ احمدیہ جرمنی کی پہلی کلاس کا آغاز ہوا۔ اسکے بعد حضور انور کی شفقت اور دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور ریڈشٹڈ میں حضور انور کے بابرکت ہاتھوں ہی اس بلڈنگ کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور پھر 17؍دسمبر 2012 کو اس شہر کی قسمت کا ستارہ پھر چمکا جب پیارے آقا جامعہ احمدیہ کی موجودہ عمارت کے افتتاح کیلئے تشریف لائے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ

عزیز از جان آقا! جامعہ احمدیہ جرمنی اور جماعت احمدیہ جرمنی کیلئے آج پھر ایک ایسا برکتوں سے معمور دن طلوع ہوا جس کا تصور کرکے ہی جان و دل خدا تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتے ہیں۔ آج وہ یوم سعید ہے جس میں پیارے آقا کے دست مبارک سے لگائے گئے اس شجرہ طیبہ کا پہلا پھل حضور انور کی خدمت اقدس میں پیش کیا جارہا ہے۔ آج اس ادارے سے اپنی تعلیم مکمل کر کے فارغ ہونے والی پہلی کلاس اپنے پیارے آقا کے دست مبارک سے اپنی اسناد حاصل کرنے کی سعادت حاصل کرنے جارہی ہے۔ حضور انور کا اس تقریب کیلئے وقت نکالنا اور پھر سفر کی تکالیف کے باوجود آج اپنے غلاموں کو اپنے قرب سے نوازنا ایک ایسا احسان ہے کہ جس پر ہم سب کے جسم و جان کا ذرہ ذرہ بھی اگر قربان ہو جائے تو بھی قابل ذکر نہیں۔ سچ تو یہی ہے کہ ہمارے محبوب آقا کو جو ہم سے پیار اور محبت ہے اس کے سامنے ہماری محبتوں کی حیثیت ہی کیا۔

’’چہ نسبت خاک را با عالم پاک‘‘

سیدنا ومولانا! 2008 میں 25 طلباء نے اس کلاس میں اپنے تعلیمی سفر کا آغاز کیا، جن میں سے ایک فرانس سے اور باقی جرمنی سے تھے۔ ان میں سے اس وقت 16 طلباء نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی تعلیم کو مکمل کیا۔ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ان سات سالوں میں ان طلباء کو قرآن کریم ناظرہ، ترجمۃ القرآن، تفسیر القرآن، حدیث، کلام، تاریخ وسیرت، موازنہ مذاہب، فقہ کے مضامین کے علاوہ عربی، اردو، انگلش، جرمن اور فارسی زبانوں کی تعلیم دی گئی۔ نیز اس دوران علمی وورزشی مقابلہ جات اور مختلف احباب کے علمی ومعلوماتی لیکچرز کے ذریعہ طلباء کی علمی استعداد کو بڑھانے کی کوشش کی گئی۔

پیارے آقا! جامعہ کے تمام اساتذہ اور دیگر انتظامیہ کی ہر قسم کی کوشش اپنی جگہ ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک نظر شفقت ان بچوں کو جو دینی ودنیوی حسن عطا کر جاتی ہے وہ دنیا کی کوئی طاقت نہیں کرسکتی۔ لہٰذا ان سات سالوں میں حضور انور کی جرمنی آمد کے موقع پر کوشش کی جاتی رہی کہ حضور انور کی قربت کے جو لمحے بھی میسر آسکیں انہیں امر کرلیا جائے۔ حضور انور ہی کی شفقت سے طلباء کو پیارے آقا کے ساتھ متعدد کلاسز میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوتی رہی۔ اس طرح جامعہ احمدیہ کی انتظامیہ کی طرف سے ہر ممکن طور پر طلباء کی حوصلہ افزائی کی گئی کہ وہ زیادہ سے زیادہ حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں ملاقات کیلئے جائیں اور حضور انور سے براہ راست فیض حاصل کریں۔

اپنے تعلیمی سفر کو جاری رکھتے ہوئے ساتویں سال میں ہر طالبعلم نے حضور انور کی طرف سے منظور کئے گئے عنوان پر مقالہ لکھا۔ مقالے مکمل ہونے کے بعد حضور انور کی منظوری سے انہیں مختلف ممتحن حضرات کو چیکنگ کیلئے بھجوایا گیا۔

جنوری 2015 میں درجہ شاہد کے امتحانات ہوئے۔ ان امتحانات کیلئے حضور انور کے ارشاد کے مطابق بعض امتحانی پرچہ جات جامعہ احمدیہ یوکے اور جرمنی سے تعلق رکھنے والے مختلف علماء نے تیار کئے اور انہوں نے ہی پیپرز چیک کئے۔ امتحان کے اختتام اور مقالہ جات کی چیکنگ کے بعد مقالوں کے انٹرویوز ہوئے۔ مقالوں کے انٹرویوز میں فرانس، کینیڈا، یوکے اور سوئٹزرلینڈ کے ممتحن شامل تھے۔

مئی 2015 میں حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے مقرر کردہ 5 رکنی بورڈ نے طلباء کی علمی، تربیتی اور اخلاقی قابلیت جانچنے کیلئے تفصیلی انٹرویو لیا۔ جس میں ممبران نے قرآن کریم، حدیث، فقہ اور جنرل نالج کے متعلق سوالات کئے۔

ان تمام امتحانات کے رزلٹ ساتھ ساتھ برائے ملاحظہ ومنظوری حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کئے جاتے رہے۔

حضور انور کی دعاؤں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ان تمام طلباء نے امتحانات، مقالہ جات اور انٹرویوز میں کامیابی حاصل کی۔ الحمدللہ علی ذلک

پیارے آقا! آج سے سات سال قبل ان طلباء نے اپنے آپ کو خدا کی خاطر خدمت دین کیلئے وقف کر کے حضور انور کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ اور حضور انور نے ان کی تعلیم وتربیت کیلئے انہیں جامعہ احمدیہ میں بھجوایا۔ اور آغاز ہی میں ہماری راہنمائی کرتے ہوئے اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا:

’’ہمیشہ یادرکھیں کہ یہ ادارہ اس نہج پر چلنا چاہئے جس کی حضرت مسیح موعودؑ نے ہم سے توقع کی اور وہ توقع تھی کہ اللہ کا خوف دل میں رکھنے والے، علم ومعرفت حاصل کرنے والے اور عاجزی اور انکساری سے دین کیلئے اپنی زندگیوں کو وقف کرنے والے علماء تیار ہوں جو حضرت عبدالکریم صاحبؓ اور حضرت مولانا برہان الدین جہلمیؓ جیسا مقام رکھتے ہوں۔‘‘

(بحوالہ مجلہ جامعہ احمدیہ جرمنی، صفحہ 23، مطبوعہ 2012)

آج ہم ایک طرف اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ یہ طلباء اپنے سات سال کی تعلیمی سفر کا ایک مرحلہ بخیر وخوبی مکمل کر کے میدان عمل میں جانے کیلئے حضور انور کی خدمت میں پیش ہیں تو دوسری طرف اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود ہم اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کا بھی اعتراف کرتے ہیں کہ۔

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

ہم جامعہ احمدیہ جرمنی کے تمام اساتذہ وطلباء اپنے پیارے آقا کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرمائے اور خدا تعالیٰ کا پیارا امام ہم سے جس خدمت کی توقع رکھتا اور جس مقام پر ہمیں دیکھنا چاہتا ہے وہ قادر خدا محض اپنے فضل سے ہمیں ویسا ہی بنادے۔ آمین اللھم آمین

آخر میں حضور انور کی خدمت اقدس میں جامعہ احمدیہ جرمنی سے فارغ التحصیل ہونے والی پہلی کلاس کے مربیان سلسلہ کو تفسیر صغیر اور درجہ شاہد کی ڈگری نیز 6 کلاسز میں اول، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو بھی انعامات سے نوازنے کی عاجزانہ درخواست ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ کی چھ کلاس کے سالانہ امتحانوں میں اول، دوم اور سوم آنے والے طلباء کو انعامات سے نوازا۔ اس کے بعد جامعہ احمدیہ جرمنی سے فارغ التحصیل ہونے والی پہلی کلاس کے درج ذیل مربیان سلسلہ کو تفسیر صغیر اور شاہد کی ڈگری سے نوازا۔

1۔ مکرم کمال احمد صاحب مربی سلسلہ
2۔ مکرم افتخار احمد صاحب مربی سلسلہ
3۔ مکرم سہیل ریاض احمد صاحب مربی سلسلہ
4۔ مکرم محمود احمد ملہی صاحب مربی سلسلہ
5۔ مکرم فائز احمد خان صاحب مربی سلسلہ
6۔ مکرم جناح الدین سیف صاحب مربی سلسلہ
7۔ مکرم نعمان خالد صاحب مربی سلسلہ
8۔ مکرم اسامہ احمد صاحب مربی سلسلہ
9۔ مکرم تحسین رشید صاحب مربی سلسلہ
10۔ مکرم شعیب عمر صاحب مربی سلسلہ
11۔ مکرم چوہدری بلال اکبر صاحب مربی سلسلہ
12۔ مکرم آفاق احمد صاحب مربی سلسلہ
13۔ مکرم باسل احمد بھٹی صاحب مربی سلسلہ
14۔ مکرم منیب احمد صاحب مربی سلسلہ
15۔ مکرم ارسلان احمد صاحب مربی سلسلہ
16۔ مکرم محمد بلال احمد صاحب مربی سلسلہ

اس کے بعد حضور انور نے جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل مبلغین کرام سے خطاب فرمایا۔

خطاب
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ حٰم السجدہ کی درج ذیل آیت کی تلاوت فرمائی:

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: الحمدللہ کہ آج جامعہ احمدیہ جرمنی کی یہ پہلی کلاس سات سال کا کورس مکمل کرنے کے بعد میدان عمل میں آرہی ہے۔ لیکن میدان عمل میں آنے کے بعد آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ آپ کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ پہلے آپ کی بعض باتوں، بعض عمل اور بعض حرکتوں سے ایک طالبعلم ہونے کی وجہ سے صرف نظر کیا جاتا تھا۔ مگر اب آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ آپ طالبعلم تو بے شک ہیں کیونکہ حدیث میں بھی یہی آتا ہے کہ انسان جب تک لحد تک نہیں پہنچ جاتا اس کو علم حاصل کرتے رہنا چاہئے لیکن ساتھ ہی آپ سے یہ توقع بھی کی گئی ہے کہ آپ اب استاد بھی ہیں۔ جو علم آپ نے حاصل کیا اور جو آئندہ حاصل کرنا ہے، اس کو آپ نے آگے پھیلانا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے اس علم کو پھیلانے کیلئے بھی ایک توقع رکھی ہے۔ ایک ایسا گروہ جس نے دین کیلئے اپنے آپ کو وقف کیا، تفقہ فی الدین پیدا کرنے کی کوشش کی، اب آپ کا کام یہ ہے کہ ان لوگوں میں شامل ہوں جو پھر اس علم کو پھیلاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ قول کے لحاظ سے سب سے احسن وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے، عمل صالح کرتا ہے اور پھر یہ اعلان کرتا ہے کہ میں کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہ بہترین مثال ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک مسلمان کیلئے دی ہے۔ یہ مومن کی خصوصیات کا ایک اہم ترین حصہ ہے۔ لیکن وہ جنہوں نے زندگی وقف کی ہے، جنہوں نے یہ عہد کیا ہے کہ ہم نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے، اُن کو پھیلانے، ان کی تبلیغ کرنے پر خرچ کرنا ہے ان کیلئے تو اس مثال کو خاص طور پر اپنے لئے ایک لائحہ عمل بنانا چاہئے۔ آپ نے یہ عہد کیا ہے کہ میں تمام عمر خدا تعالیٰ کی تعلیم کو پھیلانے اور اشاعت اور تبلیغ کیلئے وقف رکھوں گا اور یہ کوئی چھوٹا عہد نہیں ہے۔ یہ کوئی معمولی عہد نہیں ہے۔ آپ لوگ اب صاحب علم کہلانے والے ہیں۔ رپورٹ میں بھی پیش کیا گیا کہ آپ لوگوں نے ترجمۃ القرآن بھی پڑھا اور تفسیریں بھی پڑھیں۔ تو آپ کو یہ بھی پتہ ہے کہ عہد کی کیا اہمیت ہے اور ہر عہد کے بارے میں پوچھا جائے گا اور وہ عہد جو خدا تعالیٰ سے آپ نے کیا ہے اس کو تو خاص طور پر آپ کو یادرکھنا چاہئے اور آپ پر اس کے بارے میں پوچھے جانے کا خوف ہر وقت طاری رہنا چاہئے۔ اس لئے اس کی ادائیگی کیلئے ہر وہ کوشش جو انسان کے بس میں ہے اور جو ممکن ہے وہ کرنے کی ضرورت ہے۔ پس اس طرف بہت توجہ دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یادرکھیں کہ یہ عہد اس وقت تک نبھایا نہیں جاسکتا ہے جب تک اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہ ہو، اپنے جائزے لینے کی طرف توجہ نہ ہو، اپنے عمل کو ہر لمحہ پرکھنے کی طرف توجہ نہ ہو اور پھر اس عہد کی تکمیل اسی وقت ہوگی جب آپ میں سے ہر ایک میں یہ احساس پیدا ہو کہ آپ لوگوں نے اسلام کی تعلیم کا کامل نمونہ بننا ہے اور نمونہ بنے بغیر آپ نہ کسی کی تربیت کرسکتے ہیں اور نہ ہی تبلیغ کرسکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس اپنے اعمال پر نظر رکھنے کی ہر وقت ضرورت ہے۔ ان اعمال کی فہرست بنانی ہوگی ان اوامر ونواہی کی فہرست بنانی ہوگی جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کیا اپنی دینی حالت کی درستگی کی طرف توجہ دینی ہوگی۔ اب یہ نہیں ہوگا کہ نماز میں اگر سستی ہوگئی، نوافل میں اگر سستی ہوگئی تو کوئی حرج نہیں۔ ایک مربی کو، ایک مبلغ کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس کے کام جو خالصۃً اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہیں ہوسکتے۔ جب تک کہ آپ کی توجہ نوافل کی طرف نہیں ہوتی، دعاؤں کی طرف نہیں ہوتی، نمازوں کی صحیح ادائیگی کی طرف نہیں ہوتی، نہ آپ کی تربیت میں کوئی اثر ہوسکتا ہے اور نہ آپ کی تبلیغ میں کوئی اثر ہوسکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس جہاں تربیت کیلئے آپ کو اپنے یہ نمونے پیش کرنے ہیں کہ پانچ وقت کی نمازیں باجماعت ادا کرنے کی کوشش کرنی ہے وہاں نوافل بھی ضروری ہیں۔ جہاں بھی آپ متعین ہوں وہاں لوگوں کو پتہ لگ جاتا ہے کہ مربی صاحب مسجد میں آئے ہیں یا سنٹر میں آئے ہیں اور نماز باجماعت ہورہی ہے۔ لیکن نوافل ایسی چیز ہے جس کا علم خالصۃً اللہ تعالیٰ کو ہے یا پھر شادی کے بعد آپ کی بیویوں کو ہوتا ہے یا گھر والوں کو ہوتا ہے۔ گویا کہ یہ عبادت ایسی ہے جو مخفی عبادت ہے۔ اس لحاظ سے

کہ لوگوں کے سامنے نہیں ادا کی جا رہی لیکن اسکی اہمیت بے انتہا ہے۔ فرائض کی کمی کو نوافل سے پورا کرنے کا حکم ہے۔ انسان کس طرح یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ اسنے ہر قسم کے فرائض ادا کر دئے۔ خاص طور پر وہ فرائض جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ادا کرنے کا حکم ہے؟ پھر فرائض کا معیار ایک جگہ پر قائم نہیں رہتا بلکہ ہر لمحہ اور ہر دن انسان کی علمی اور روحانی ترقی کے ساتھ وہ معیار بھی بڑھتا جاتا ہے اور پھر یہ بھی علم نہیں کہ آیا وہ معیار بڑھا بھی ہے یا نہیں؟ تو اس کیلئے کس قدر دعاؤں کی ضرورت ہوگی؟ اور انسان صرف اللہ تعالیٰ کے حضور خالص ہوتے ہوئے، اسکے آگے جھکتے ہوئے اپنے دن اور رات اس کی طرف توجہ رکھتے ہوئے وہ دعائیں کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ جو کمیاں رہ گئی ہیں وہ پوری ہو جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر ایک بات یہ بھی یاد رکھیں کہ مربی اور مبلغ کے قول وفعل میں تضاد نہیں ہونا چاہئے۔ اپنے بھی جائزے لیتے رہیں کہ جو آپ نصیحت کر رہے ہیں، جو آپ تقریر کر رہے ہیں، جو آپ خطبے میں لوگوں کو سمجھا رہے ہیں، کیا میں اس پر عمل کرنے کی حتی الوسع کوشش کرتا ہوں؟ کیا جو کمیاں رہ گئی ہیں ان کو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے دور کرنے کی کوشش کرتا ہوں؟ جب یہ ہوگا تو بات میں اثر بھی ہوگا۔ لوگوں نے آپ کا نمونہ دیکھنا ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا یہ یاد رکھیں کہ ایک طالب علم سمجھ کر آپ کی بعض باتوں سے صرف نظر ہو جاتا ہے لیکن اب لوگوں نے آپ کا نمونہ دیکھنا ہے اور آپ کے نمونے سے کسی کی اصلاح بھی ہو سکتی ہے اور ٹھوکر بھی لگ سکتی ہے۔ پس لوگوں کو ٹھوکر سے بچانے کیلئے، افرادِ جماعت کو ٹھوکر سے بچانے کیلئے، جماعت کے ہر طبقے کو ٹھوکر سے بچانے کیلئے اپنے نمونے ایسے رکھیں کہ آپ پر کسی کی انگلی نہ اٹھے۔ کوئی یہ نہ کہے کہ مربی صاحب یا ہمارے فلاں مبلغ کے فلاں عمل میں یہ کمزوری یا کمی ہے جسکی وجہ سے فلاں کو ٹھوکر لگی یا مجھے ٹھوکر لگی یا میرے دل میں بعض باتوں کے بارہ میں انقباض پیدا ہوا۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ لوگ آپ کے ہر قول وفعل کو بہت گہری نظر سے دیکھتے ہیں اور دیکھیں گے۔ اس لئے اپنے نمونے قائم کرنے کی کوشش کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ آپ جامعہ احمدیہ جرمنی سے پاس ہونے والی پہلی کلاس ہیں۔ اس لحاظ سے بھی لوگوں کی نظر آپ پر ہوگی کہ یہ پہلی کلاس فارغ ہوئی ہے۔ دیکھیں کہ یہ میدان عمل میں کس طرح کام کرتے ہیں؟ کیا انکی ٹریننگ ہے؟ کیا ان کا علم ہے؟ کیا ان کی تربیت ہے؟ اور پھر آپ کی حالت کو دیکھ کر جماعت پر تو حرف آتا ہی ہے لیکن اس سے پہلے آپ کی انتظامیہ پر بھی حرف آئے گا۔ پس یہ بھی یاد رکھیں کہ جہاں استاد کی عزت کا سوال ہے وہاں آپ کی ایک ذمہ واری یہ بھی ہے کہ اپنے استادوں کی عزت کو قائم رکھنے کیلئے آپ نے میدان عمل میں اپنے نمونے قائم کرنے ہیں ورنہ لوگ یہی کہیں گے کہ طلبا جو نکلے ہیں، یہ لاٹ جو نکلی ہے، ان کی یہ تربیت ہے یا یہ حالت ہے۔ اگر کوئی برائی اور کمی اور کمزوری ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ان کے پڑھانے والے بھی ایسے ہی ہوں گے۔ جو انتظامیہ ہے وہ بھی ایسی ہوگی۔ جو جماعتی نظام ہے وہ بھی کمزور ہی ہوگا تبھی تو یہ لوگ کمزور حالت میں نکلے ہیں۔ پس ہر لحاظ سے آپ کو اپنی ذمہ داریوں کو دیکھنا ہوگا، پرکھنا ہوگا، سوچنا ہوگا۔ پھر اسی طرح آپ کے جو پیچھے آنے والے ہیں، ان کیلئے بھی آپ نے مثال قائم کرنی ہے، نمونے قائم کرنے ہیں۔ گویا کہ پہلی کلاس ہر لحاظ سے جسے انگریزی میں کہتے ہیں Trend Setter ہوتی ہے۔ آپ نے ہی رجحانوں کو متعین کرنا ہے۔ آپ نے ہی پچھلوں کو بھی راستے دکھانے ہیں اور وہ نمونے قائم کرنے ہیں کہ جس سے پیچھے آنے والی کلاسیں بھی یہ معیار قائم کریں کہ ہماری پہلی کلاس بہت ساری مشکلات میں سے گزرنے کے باوجود، بہت سی سہولیات کی کمی کے باوجود ایک اعلیٰ معیار قائم کرتی ہوئی نکلی ہے اور انہوں نے میدان عمل میں بھی اعلیٰ معیار قائم کئے ہیں۔ اب ہم نے ان سے بڑھ کر یا کم از کم انکے برابر اعلیٰ معیار قائم کرنے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس جب ایک نسل کے بعد دوسری نسل، ایک کلاس کے بعد دوسری کلاس ان معیاروں کو دیکھے گی اور آگے بڑھنے کی کوشش کرے گی تبھی وہ معیار قائم ہو سکتے ہیں جن کی توقع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے افراد سے کی۔ جن کی توقع مبلغین و مربیان سے کی جا سکتی ہے۔ ورنہ آگے بڑھنے کی بجائے ترقی معکوس ہو جاتی ہے۔ پچھلی طرف قدم جانا شروع ہو جاتے ہیں اور معیار گرتے چلے جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ابھی رپورٹ میں انہوں نے بتایا کہ مولانا عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمی رضی اللہ عنہ کے کیا معیار تھے؟ یہ لوگ علم ومعرفت میں بڑھے ہوئے تھے، عاجزی وانکساری میں بڑھے ہوئے تھے، وفا میں بڑھے ہوئے تھے۔ پس ہمیں یہی نمونے قائم کرنے ہوں گے تبھی ہم اس معیار کو قائم رکھ سکتے ہیں، تبھی ہم اپنے اس مقام کو قائم رکھ سکتے ہیں، جس پر اللہ اور اس کا رسول ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں اور جس مقام کو حاصل کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار ہمیں تلقین فرمائی ہے۔ پس ان چیزوں کو یاد رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر ایک اور بہت اہم بات ہے کہ جیسا کہ پہلے بھی میں نے کہا کہ انسان علم تو من المھد الی اللحد حاصل کرتا ہے اس لئے یہ نہ سمجھیں کہ آپ نے جو کچھ جامعہ میں پڑھ لیا وہ کافی ہے۔ اس علم میں آپ نے اضافہ کرتے چلے جانا ہے۔ جامعہ میں پڑھ لینا آپ کے علم کی انتہا نہیں ہے۔ میں پہلے بھی کئی دفعہ مختلف جامعات میں کہہ چکا ہوں اور شائد آپ کو بھی کہا ہو کہ یہ سات سال تو آپ کو ٹریننگ دی گئی ہے کہ پڑھنے کے طریق کیا ہیں؟ کس طرح آپ نے پڑھنا ہے؟ کس طرح آپ نے علم میں اضافہ کرنا ہے؟ کن کن مضامین میں دلچسپی پیدا کرنی ہے؟ کون کون سے مضامین ہیں جو آپ کی تربیت میں آپ کے کام آسکتے ہیں۔ کون سے مضامین ہیں جو تبلیغ میں آپ کے کام آسکتے ہیں۔ قرآن کریم تو بہرحال ایک ایسی کتاب ہے جو تربیت کیلئے بھی اسی طرح اہم ہے جس طرح تبلیغ کیلئے۔ اصلاحِ نفس کیلئے بھی اور دوسروں کی اصلاح کے لئے بھی، اپنی تربیت کیلئے بھی اور دوسروں کی تربیت کیلئے بھی اہم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہر فیلڈ کیلئے مضامین بیان فرمائے ہیں۔ اس کے مطابق اگر آپ بڑھنے کی کوشش کرتے رہے تو ہر میدان میں آپ کامیابیاں حاصل کرنے والے ہوں گے اور ترقی کرنے والے ہوں گے۔ پس اس طرف بھی توجہ دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر آجکل دنیا کی اسلام پر بہت زیادہ نظر ہے۔ سوال کئے جاتے ہیں کہ اسلام کی تعلیم کیا ہے؟ اسلام کیا کہتا ہے؟ بعض مسلمان گروہوں کی طرف سے بلکہ اکثر مسلمان گروہوں کی طرف سے شدت پسندی کا اظہار ہو رہا ہے۔ دنیا یہی سمجھتی ہے کہ یہی اسلام کی تعلیم ہے۔ آپ نے اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا کو بتانی ہے۔ آپ نے ان شدت پسند گروہوں کے رد کیلئے قرآن کریم کی تعلیم کو ہی واضح کر کے دنیا کو بتانا ہے۔ آجکل دنیا کے سامنے اسلام کا جو نمونہ ہے وہ صرف شدت پسندوں کا نمونہ ہے۔ آپ نے اس پیار اور محبت کے نمونے کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے اور اس کیلئے پھر آپ کو دینی علم کے ساتھ ساتھ حالاتِ حاضرہ کا علم ہونا بھی ضروری ہے۔ جہاں بھی آپ متعین ہیں آپ کو علم ہونا چاہئے کہ آپ کے ملک میں کیا ہو رہا ہے۔ ضروری نہیں کہ جرمنی سے فارغ ہوئے ہیں تو جرمنی میں رہ جائیں گے۔ آپ جہاں بھی متعین ہوں گے وہاں کے ملکی حالات کا آپ کو علم ہونا چاہئے۔ دنیاوی حالات کا آپ کو علم ہونا چاہئے کہ کیا کچھ ہو رہا ہے اور اس کا حل کیا ہے؟ اکثر سوالات ایسے ہیں جب آپ قرآن کریم پڑھیں گے اور اس میں سے تلاش کریں گے تو قرآن کریم میں ان کا حل ملتا ہے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں سے حل ملتا ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام میں وہ حل موجود ہے۔ تو یہ تلاش کریں اور اسی طرح علم میں اضافہ کرتے چلے جائیں۔ دنیا کے جو موجودہ حالات کے بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا مہیا کردہ لٹریچر ہے، آپ کی تقاریر ہیں، خطابات ہیں، ان میں کافی موضوعات ایسے مل جاتے ہیں جن کو اگر آپ پڑھیں تو آپ کو ایک بنیادی ڈھانچہ مل جاتا ہے کہ یہ سوال اس طرح حل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آپ کو ایک طریقہ کار وضع کرنے کا اصول مل جاتا ہے۔ پھر ان اصولوں پر آگے چل کے آپ موجودہ حالات کے مطابق اس بات کو پھیلا بھی سکتے ہیں۔ اس لئے اس کو پڑھنے کی بہت کوشش کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر جیسا کہ میں نے آیت پڑھی تھی اس میں ''اننی من المسلمین'' کے الفاظ ہیں۔ یہ بہت اہم نکتہ ہے اس کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ جن آیات کی تلاوت کی گئی تھی ان میں بھی یہی الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ جب تک آپ میں کامل فرمانبرداری نہیں ہوگی، نہ آپ کے علم میں ترقی ہو سکتی ہے، نہ آپ کی عقل میں ترقی ہو سکتی ہے اور نہ آپ کو باتیں کرنے کا سلیقہ آسکتا ہے۔ بلکہ اس کے الٹ ہی ہوگا۔ تکبر بھی پیدا ہوگا اور علم سے دُوری بھی ہوگی۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ کامل فرمانبرداری شائد علم کو روکنے کا باعث ہے۔ حالانکہ کامل فرمانبرداری کا مطلب یہ ہے کہ جب یہ لفظ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کیلئے استعمال ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری کرتے ہوئے اس کی حکمتوں کی تلاش کرو۔ رسول کی کامل فرمانبرداری کرتے ہوئے رسول کے حکموں کی تلاش کرو۔ یہی چیزیں آپ کو قرآن، حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کی طرف متوجہ کریں گی۔ پھر خلفاء کی باتوں کی طرف توجہ دیں کہ خلیفہ وقت کیا کہہ رہا ہے۔ جب یہ کامل اطاعت ہوگی تو آپ کی علم ومعرفت بھی بڑھے گی۔ ورنہ تکبر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

کامل فرمانبردار کون ہوتے ہیں؟ جیسا کہ میں نے کہا وہی جو اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت کرنے والے ہیں، رسول کی کامل اطاعت کرنے والے ہیں، خلافت کی اطاعت کرنے والے ہیں اور درجہ بدرجہ جو بھی اولوالامر ہے اسکی اطاعت کرنے والے ہیں کیونکہ اگر اطاعت اور فرمانبرداری نہیں تو پھر آپ کی تربیت نتیجہ خیز ہو سکتی ہے نہ تبلیغ نتیجہ خیز ہو سکتی ہے۔ ہر ایک کا اپنا اپنا قبلہ ہوگا اور جب قبلے مختلف ہو جائیں تو اکائی نہیں رہتی، وحدت نہیں رہتی اور جب وحدت نہیں رہتی تو پھر نہ ہی کسی کام میں برکت پڑتی ہے نہ ہی اس کام کے نیک نتائج نکل سکتے ہیں۔ پس یہ جو بعض لوگوں کو خیال ہوتا ہے کہ شاید اطاعت ہمیں علم سے محروم کر رہی ہے، اطاعت ہمیں سوچ سے محروم کر رہی ہے یا اطاعت ہمیں آگے بڑھنے سے محروم کر رہی ہے، یہ غلط ہے، اطاعت سے ہی ساری چیزیں حاصل ہوتی ہیں اور صرف اپنے لئے نہیں بلکہ آپ لوگوں کو بھی آگے بڑھاتے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے تو یہی فرمایا ہے کہ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ سوال یہ ہے کہ یہ اطاعت کس چیز کے بارے میں ہے؟ تو اطاعت سے مراد یہ ہے کہ ان احکامات کی تلاش کرو۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فاستبقوا الخیرات کہ نیکیوں میں آگے بڑھو۔ فاستبقوا الخیرات یعنی نیکیوں میں آگے بڑھنے سے

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی بہترین نیکی یہ ہے کہ اپنے والد کے دوستوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرے۔ جبکہ اس کا والد فوت ہو چکا ہو یا کسی اور جگہ چلا گیا ہو۔ (مسلم کتاب البرّ والصلۃ والاداب باب صلۃ اصدقاء الاب والام ونحوھا)

طالب دعا: ایڈوکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ جو شخص رزق کی فراخی چاہتا ہے یا خواہش رکھتا ہے کہ اس کی عمر اور ذکرِ خیر زیادہ ہو اُسے صلہ رحمی کا خُلق اختیار کرنا چاہئے یعنی اپنے رشتہ داروں سے بنا کر رکھنی چاہئے۔ (مسلم کتاب البرّ والصلۃ باب صلۃ الرحمۃ)

طالب دعا: ایڈوکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، حیدر آباد

ایک مراد یہ بھی ہے کہ جب تم آگے بڑھ رہے ہو تو پھر اپنے ساتھ جو پیچھے تمہارے ساتھی ہیں، ان کے بھی ہاتھ پکڑو۔ اگر تم نے ایک سیڑھی پر قدم رکھا ہے تو تمہارا جو کمزور بھائی ہے اس کا بھی ہاتھ پکڑو اور اس کو بھی کھینچ کر اوپر لاؤ۔ اب آپ نے اللہ تعالیٰ کے ایک حکم کی اطاعت کی ہے جس کی وجہ سے جہاں آپ نے اپنے آپکو نیکیوں میں بڑھایا، وہاں اپنے بھائی کو بھی نیکیوں میں بڑھایا۔ گویا کہ ایک chain ہے جو اس مضمون کو صحیح طرح سمجھنے سے بنتی ہے اور پھر ایک جماعت کی وحدت اور اکائی پیدا ہوئی ہے۔ پس اس بات کو یاد رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں مختصراً بعض باتیں بتا رہا ہوں۔ ان پر غور کریں اور دیکھیں کہ کس طرح آپ نے اپنی زندگیوں کو سنوارنا ہے اور دوسروں کی زندگیوں کو سنوارنا ہے۔ کامل فرمانبرداری اور کامل اطاعت ماحول میں، معاشرے میں امن بھی پیدا کرتی ہے، تحفظ بھی مہیا کرتی ہے، اپنی غلطیوں کی طرف نشاندہی بھی کرواتی ہے اور دوسروں کے الزامات سے بھی بچاتی ہے۔ اب اگر آپ کامل اطاعت کر رہے ہوں، **اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول** کے حکم پر چل رہے ہوں، اولوالامر کی طرف دیکھ رہے ہوں، تو بہت سارے جھگڑوں اور فسادوں سے بھی محفوظ رہیں گے۔ آپ کو علم حاصل کرنے سے کوئی نہیں روکتا۔ آپ کی سوچوں پر کوئی پابندی نہیں لگاتا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ قرآن کریم پر غور کرو، فکر کرو، تدبر کرو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی فرمایا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی یہی فرمایا ہے۔ لیکن تدبر کرنے سے یہ مراد نہیں کہ جب کوئی بھی نکتہ آپ نے نکالا جو آپ کے نزدیک ذوقی نکتہ ہے تو وہی ایک آخر ہے۔ اسلئے جماعت احمدیہ میں تو خلافت کا ایک خوبصورت نظام ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں مہیا کیا ہوا ہے۔ اپنے نکتے نکال کر خلیفہ وقت کو پیش کر سکتے ہیں اور پھر ان پر اپنی بنیاد رکھ کر علم میں اضافہ بھی کر سکتے ہیں اور دوسروں کو اس علم سے فائدہ بھی پہنچا سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہمیشہ یاد رکھیں کہ جس طرح آج آپ اس وقت میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں ڈائری میں باتیں نوٹ کر رہے ہیں، خلیفہ وقت کے خطبات یا کوئی بھی تقاریر ہوں، کوئی بھی باتیں ہوں، ان کو نوٹ کریں، ان پر غور کریں اور ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں اور جماعت کو بھی بتائیں۔ بہت سارے مربیان ہیں جو خطبات نوٹ کرتے ہیں اور پھر اپنی رپورٹس میں ذکر کرتے ہیں کہ سارا ہفتہ جو بھی انہوں نے درس دیئے، ان میں کوئی نہ کوئی نکتہ ان خطبات میں سے وہ بیان کرتے رہتے ہیں۔ پھر اگلے ہفتے اور نکات مل جاتے ہیں، پھر ان نکات سے فائدہ اٹھاتے رہتے ہیں اور جب وہ دہراتے ہیں تو جماعت کو بھی فائدہ ہوتا ہے۔ پس تربیت میں بھی ایک اکائی اور یکجہتی پیدا ہوتی ہے اور یہ وحدت ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلافت کے نظام کے ذریعہ سے عطا فرمائی ہے۔ تو اس کی حفاظت کرنا اور اس کی حفاظت کیلئے اول درجہ پر اپنے آپ کو ذمہ دار قرار دینا، تمام مربیان اور مبلغین کا فرض ہے۔ آپ وہ لوگ ہیں جو خلیفہ وقت کے نمائندے ہیں۔ آپ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خلیفہ وقت کی آواز کو آگے پہنچانا ہے۔ پس اس لحاظ سے بھی آپ کو ہر بات کو نوٹ کر کے اس کو جب آگے پہنچانا ہے تو یہ نہیں ہوسکتا کہ آپ صرف اتنا کہہ دیں کہ آگے پہنچا دو۔ آپ نے ایک ڈاکئے کا کام نہیں کرنا بلکہ اس پیغام کو خود سمجھنا ہے اور اس کو اپنے پر لاگو کرنا ہے اور پھر آگے پہنچانا ہے۔ تبھی آپ کو بھی فائدہ ہوگا اور جن کو پہنچا رہے ہیں ان کو بھی فائدہ ہوگا۔ اپنی عقل پر وہاں حد لگا دیں جہاں خلیفۂ وقت نے کسی بات پر واضح فیصلہ کر دیا ہے۔ اگر اپنی عقلوں کو اس سے زیادہ استعمال کرنے کی کوشش کریں گے تو **من المسلمین** کی فہرست سے نکل جائیں گے۔ اسلئے حدیں مقرر کرنی ہوتی ہیں۔ دنیا کہتی ہے کہ آزادیٔ رائے کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ لیکن ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جہاں آزادیٔ رائے دنیا کے امن وسکون کو برباد کر رہی ہے وہاں اس پہ حد لگا دو۔ تو بس اس لحاظ سے دینی تعلیم میں بھی ہمیں اپنی عقل اور نظریات پر وہاں حد لگا دینی پڑے گی، جہاں خلیفہ وقت نے بعض فیصلے کر دیئے ہوں۔ تبھی آپ امن میں رہ سکتے ہیں، تبھی آپ کو سلامتی ملے گی اور تبھی آپ کو تحفظ ملے گا۔ باقی جہاں تک علم ہے، میں کئی دفعہ یہ بیان کر چکا ہوں کہ علم کے لحاظ سے شاید بعض غیر احمدی مولوی ہمارے علماء سے بعض باتوں میں زیادہ علم رکھتے ہوں لیکن ان کے علم میں برکت نہیں ہے۔ ان کا علم بے فائدہ ہے۔ یہ بے فائدہ کیوں ہے؟ اسلئے کہ ان کے علم نے ان کو اطاعت سے باہر کر دیا ہے۔ ان کو علم نے یہ نہیں بتایا کہ نظام کی کیا اہمیت ہے۔ جب ایک انسان نظام سے باہر نکلتا ہے تو پھر علم فائدہ دینے کی بجائے نقصان دینے لگ جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے عمل صالح کی طرف بھی توجہ دلائی ہے اور عمل صالح کیا ہے؟ عمل صالح یہ ہے کہ ہر کام اسکے صحیح مقام کو سمجھتے ہوئے کیا جائے۔ ہر کام کو صحیح جگہ پر کیا جائے اور صحیح وقت پر کیا جائے۔ بظاہر بعض نیک کام ہیں لیکن اگر وہ صحیح وقت پر نہیں ہو رہے اور ان کے نیک نتائج حاصل نہیں ہو رہے تو عمل صالح نہیں رہے گا۔ اس لئے ہمیشہ یاد رکھیں کہ اپنے علم کو ہمیشہ عمل صالح کے تابع رکھیں۔ یہ بھی بہت ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ آپ کے سپرد نظام کی حفاظت بھی ہے اور نظام کی حفاظت کے لئے تو سب سے بڑھ کر آپ کو خود نظام کی حفاظت کرنی ہوگی اور بات پھر وہیں لوٹتی ہے کہ اس کیلئے آپ کو اطاعت کے بڑے نمونے قائم کرنے ہوں گے۔ اگر آپ لوگ نظام کی حفاظت نہیں کریں گے تو دوسروں کو نظام کی حفاظت کی تلقین بھی نہیں کر سکتے۔ اختلافات ضرور ہوتے ہیں لیکن ان اختلافات کو نظام میں دراڑیں ڈالنے کی وجہ نہیں بنا لینا چاہئے۔ ان اختلافات کو اطاعت سے باہر نکلنے کا ذریعہ نہ بنالیں بلکہ جو بھی **اولوالامر** ہے اس تک اپنا اختلاف پہنچا دیں۔ نہیں تو خلیفہ وقت تک پہنچا دیں اور اسکے بعد نظام جس طرز پر آپ سے کام کرنے کی توقع کر رہے ہیں، اس کے مطابق کام کرتے چلے جائیں اور اسی طرح جیسا کہ میں نے کہا ہے نظام کی اطاعت پیدا کرنا آپ لوگوں کا کام ہے۔ جماعت میں جہاں بھی جائیں، جہاں بھی متعین ہوں، افرادِ جماعت میں نظام کا صحیح احترام پیدا کریں۔ احباب جماعت کو اس کی صحیح اہمیت بتائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہ اسی صورت میں ہوگا جیسا کہ پہلے بھی میں نے کہا کہ جب ہر سطح پر آپکے اپنے عملی نمونے سامنے ہوں گے۔ نمازوں اور دعاوں کی طرف پہلے بھی توجہ دلا چکا ہوں دوبارہ یاد کراتا ہوں کہ ہمارے کام دعا سے ہونے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہی بتایا ہے کہ جو کام بھی ہونے ہیں آپکے دعا سے ہونے ہیں جماعت کی ترقی دعا سے ہونی ہے۔ اس لئے وہ لوگ جنہوں نے اپنے آپ کو خالصۃً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوج کے ان سپاہیوں میں شامل کیا ہے جنہوں نے تفقہ فی الدین کے بعد اس پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانا ہے ان کیلئے تو خاص طور پر بہت زیادہ ضروری ہے کہ اپنی دعاؤں کی طرف بہت زیادہ توجہ دیں۔ نوافل کی طرف بہت توجہ دیں۔ نمازوں کی ادائیگی صحیح کریں اور اللہ تعالیٰ سے ایک ایسا تعلق پیدا کریں کہ جو ایک حقیقی مومن کا اللہ تعالیٰ سے ہونا چاہئے اور جس کی بار بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں تلقین فرمائی ہے۔ اللہ کرے کہ آپ لوگ میدان عمل میں بھی اپنے پاک نمونے دکھانے والے ہوں اور کسی کی ٹھوکر کا باعث نہ بنیں بلکہ ہر شخص جو آپ کو دیکھے وہ یہ کہے کہ یہ مربیان جو جامعہ سے نکلے ہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تربیت کے لحاظ سے بھی اور تبلیغ کے لحاظ سے بھی اعلیٰ نمونے پیش کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ اب دعا کرلیں۔

(اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔)

بعد ازاں جامعہ احمدیہ جرمنی کی تمام کلاسز نے باری باری اپنے پیارے آقا کے ساتھ گروپ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ فارغ التحصیل مربیان کی تصویر کے بعد جامعہ احمدیہ کے اساتذہ اور کارکنان نے بھی اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

اس موقع پر جامعہ احمدیہ یوکے کی کلاس درجہ خامسہ نے بھی اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ جامعہ احمدیہ یوکے سے درجہ خامسہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق ایک ایکسچینج تدریسی پروگرام کے تحت دو ہفتہ کیلئے جامعہ احمدیہ جرمنی میں ہے اور اب کانووکیشن کے اس پروگرام کے بعد جامعہ احمدیہ جرمنی سے درجہ خامسہ بھی دو ہفتہ کیلئے جامعہ احمدیہ یوکے آئے گی۔

تصاویر کے اس پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لے آئے جہاں دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جامعہ احمدیہ کے تمام طلباء اور آج کی اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام مہمانوں نے اپنے پیارے آقا کی معیت میں کھانا کھایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے جامعہ کے مسرور ہوسٹل میں تشریف لے آئے اور بعض کمروں کا معائنہ فرمایا اور ساتھ ساتھ مختلف امور دریافت فرماتے ہوئے ہدایات سے نوازا۔

اس کے بعد دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد ''بیت العزیز'' تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے واپس جانے کیلئے تشریف لائے تو جامعہ کے تمام طلباء راستہ کے ایک طرف قطاروں میں کھڑے تھے اور اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہہ رہے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت ان کے پاس سے گزرتے ہوئے ان کے سلام کا جواب دیتے اور بعض سے گفتگو بھی فرماتے۔

دو بجکر بیس منٹ پر یہاں سے روانگی ہوئی اور چالیس منٹ کے سفر کے بعد قریباً تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ''بیت السبوح'' فرنکفرٹ تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

پروگرام کے مطابق سوا آٹھ بجے تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن جرمنی کے عہدیداران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

تقریب آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل خوش نصیب بائیس بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

دانش احمد کھوکھر، اطہر احمد رضوان، احتشام احمد، فیضان احمد، مامون احمد صادق، قاسم ذیشان صادق، فرحان فاروق، احد احمد ارشد، احسان احمد معین، فرحان احمد معین، معوذ احمد بٹ، مصور بٹ، نعمان یوسف عمران۔

کلام الامام

''جسم پر غالب آنا کوئی شئے نہیں
اصل بات یہ ہے کہ دلوں کو فتح کیا جائے۔''
(ملفوظات جلد 4 صفحہ 497)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلام الامام

''یہ خوب یاد رکھو کہ روحانیت
صعود نہیں کرتی جب تک دل پاک نہ ہو۔''
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 481)

طالب دُعا: طالب دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

مریم احمد، عتیقہ رشید، نائلہ اظہر، سلمیٰ رضوان، امۃ المقیت مناہل، ملاحت منظور چوہدری، نسۂ ملائیکہ، عافیہ سلطان، اریبہ طاہر

آمین کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔

اعلان نکاح

نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے درج ذیل چار نکاحوں کا اعلان کیا۔

عزیزہ رابعہ نور ساھی بنت مکرم ظفر احمد ساھی صاحب کا نکاح عزیزم وسیم احمد طاہر ابن مکرم نعیم احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

عزیزہ حفصہ احمد بنت مکرم طاہر احمد صاحب کا نکاح عزیزم شاہد منصور ابن مکرم منصور احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

عزیزہ مہوش شکور بنت مکرم عبد الشکور صاحب کا نکاح عزیزم فاروق احمد ابن مکرم عبد الرؤف صاحب کے ساتھ طے پایا۔

عزیزہ آنسہ ماریہ مالک بنت مکرم محمد مالک صاحب کا نکاح عزیزم کاشف عدنان ابن مکرم صابر حسین صاحب کے ساتھ طے پایا۔

نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

Riedstadt شہر، جہاں جامعہ احمدیہ جرمنی کی نئی عمارت تعمیر ہوئی ہے اسکا مختصر تعارف اس طرح ہے کہ یہ شہر 1178 سال پرانا ایک تاریخی شہر ہے۔ اس کی آبادی 22 ہزار نفوس کے لگ بھگ ہے اور یہاں 83 مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے لوگ آباد ہیں۔ ضلع Grob-Gerau میں رقبہ کے لحاظ سے یہ سب سے بڑا شہر ہے۔ بیت السبوح فرنکفرٹ سے اسکا فاصلہ 57 کلومیٹر ہے۔ اس شہر میں جماعت کا تعارف 1985 میں ہوا تھا۔ جب بعض احمدی افراد یہاں آکر آباد ہوئے۔ پھر ستمبر 1987 میں یہاں باقاعدہ جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ یہاں کی مقامی جماعت کو مسجد بیت العزیز کی تعمیر کی توفیق ملی۔ اس مسجد کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 30 اگست 2004 کو فرمایا تھا۔

18 اکتوبر 2015 بروز اتوار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر چالیس منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور خطوط اور رپورٹس پر اپنے دستِ مبارک سے ارشادات فرمائے۔

آج پروگرام کے مطابق Florstadt شہر میں ''مسجد مبارک'' کے سنگ بنیاد کی تقریب کیلئے روانگی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح گیارہ بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی بعد ازاں یہاں سے روانگی ہوئی۔ بیت السبوح سے Florstadt شہر کا فاصلہ 30 کلومیٹر ہے۔ قریباً 35 منٹ کے سفر کے بعد Florstadt شہر کے اس مقام پر تشریف آوری ہوئی۔ جہاں آج مسجد مبارک کا سنگ بنیاد رکھا جانا تھا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی گاڑی قطع زمین پر پہنچی تو مقامی جماعت کے احباب مرد و خواتین اور بچوں نے اپنے پیارے آقا کا بڑے والہانہ انداز میں استقبال کیا۔ مقامی جماعت کے احباب آج صبح سے ہی اپنے پیارے آقا کی آمد کے منتظر تھے۔ آج ان کیلئے خوشیوں اور مسرتوں کا دن آیا تھا۔ ان کے مسکن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک اور بابرکت قدم پہلی مرتبہ پڑ رہے تھے۔ ہر کوئی خوشی سے پھولا نہ سماتا تھا اور اپنی خوش نصیبی پر جذبات تشکر لئے ہوئے تھا۔

لوکل صدر جماعت مکرم طاہر احمد صاحب، ریجنل امیر مکرم مظفر احمد ظفر صاحب، مکرم مقصود احمد علوی صاحب لوکل معلم نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اس موقع پر شہر Florstadt کے میئر Mr. Herbert Unger نے بھی حضور انور کو خوش آمدید کہا اور مصافحہ کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں سٹیج پر تشریف لے آئے۔ حضور انور نے کچھ دیر کیلئے میئر Florstadt شہر سے گفتگو فرمائی۔

مسجد مبارک Florstadt کے سنگ بنیاد کی تقریب

پروگرام کے مطابق گیارہ بجکر 45 منٹ پر تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ انور پاشا صاحب نے کی اور اسکا جرمن زبان میں ترجمہ نجیب احمد صاحب نے پیش کیا۔

☆اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

امیر صاحب نے اس شہر کے تعارف میں بتایا کہ یہ ایک نہایت خوبصورت اور ترقی یافتہ شہر ہے جو Wetterau میں واقع ہے۔ اس شہر کی تاریخ دو ہزار سال سے زیادہ پرانی ہے۔ اس شہر میں مختلف جنگیں ہوتی رہی ہیں جس کی وجہ سے یہ شہر تباہ ہو گیا تھا۔ پھر دوبارہ آباد ہوا۔ مختلف وقتوں میں بادشاہ یہاں آکر قیام کرتے رہے ہیں۔ یہاں قلع اور بڑی دیواریں بنائی گئیں اور مختلف وقتوں میں یہ بادشاہوں کا مرکز رہا ہے۔ اس شہر کی آبادی دس ہزار نفوس پر مشتمل ہے اور اسکا پچیس فیصد علاقہ خوبصورت اور سرسبز جنگل پر مشتمل ہے۔

اس شہر میں جماعت احمدیہ کا قیام 1995 میں عمل میں آیا۔ اب یہاں جماعت کی تعداد 115 ہے۔ یہاں مختلف جگہیں کرائے پر حاصل کر کے جماعتی پروگرام منعقد کئے جاتے تھے۔

امیر صاحب نے بتایا کہ Florstadt کے سارے شہریوں نے ہماری بہت مدد کی ہے اور جماعت کا ہر وقت کھلے ہاتھوں سے استقبال کیا ہے۔ مسجد کیلئے موجودہ قطع زمین 10 جنوری 2015 کو خریدا گیا۔ اس قطع زمین کا رقبہ 811 مربع میٹر ہے۔ جو ایک لاکھ بیس ہزار یورو میں خریدا گیا۔ یہاں ساٹھ مربع میٹر کے دو ہال تعمیر ہوں گے۔ مینار کی اونچائی بارہ میٹر ہے اور گنبد کا قطر 6 میٹر ہے، مسجد کا پلان خواتین آرکٹیکٹ نے تیار کیا ہے۔ مسجد کے ساتھ دفتر، کچن اور تیکنیکل کاموں کیلئے کمرہ اور خادم مسجد کا کمرہ بھی ہوگا۔

☆امیر صاحب جرمنی کے ایڈریس کے بعد ممبر آف نیشنل پارلیمنٹ Bettina Muller صاحبہ نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

عزت مآب خلیفۃ المسیح! میں آپ کی خدمت میں دعوت کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ آج ہم یہ خوشی کا دن منائیں گے کہ آج مسجد کی تعمیر کی پلاننگ مکمل ہوئی ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کے ممبران بہت امن اور محبت سے رہنے والے ہیں اور نہایت رواداری اور حسن سلوک ان میں ہمیں دیکھنے کو ملتا ہے۔

مسجد ایک ایسی جگہ ہے جہاں لوگ نمازیں پڑھتے ہیں اور جہاں لوگ ہمیشہ اکٹھے ہو سکیں اور پیار اور محبت سے آپس میں ملیں اور بات چیت کریں۔ جماعت احمدیہ بہت فعال ہے اور خاص طور پر جماعت نے رفیوجیز کے معاملات میں بہت تعاون کیا ہے۔ میں آپکے کام اور خدمت کی قدر کرتی ہوں۔ ایسے امن پسند انسانوں کی وجہ سے امن اور پیار سے اکٹھے رہنا ممکن ہوتا ہے اور پھر ہی integration ممکن ہے اگر اس محبت اور پیار سے پیش آئیں۔

موصوفہ نے کہا کہ جماعت احمدیہ اپنے دروازے ہمیشہ سب کیلئے کھلے رکھتی ہے اور اس طرح سے عوام کا خوف اور ڈر دور ہوتا ہے۔ آپ لوگوں کے رویے میں رواداری واضح طور پر نظر آتی ہے اور یہی امن کی ایک بنیادی شرط ہے۔

آخر پر انہوں نے نیک خواہشات کا اظہار کیا اور دُعا دی کہ بغیر کسی مشکل کے مسجد کی تعمیر کا کام مکمل ہو۔

☆بعد ازاں Florstadt شہر کے میئر Herbert Muller صاحب نے اپنے ایڈریس میں سب سے پہلے حاضرین کو کہا کہ وہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے احترام میں اپنی گزارشات انگریزی زبان میں پیش کریں گے۔

اس کے بعد انہوں نے سب حاضرین کو خوش آمدید کہا اور خصوصاً اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ حضور انور Florstadt جیسے چھوٹے شہر میں تشریف لائے ہیں۔ یہ اس شہر کیلئے بھی نہایت قابل فخر امر ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ وہ ایک خاص فخر محسوس کرتے ہیں کہ انہیں آج حضور انور کی مہمان نوازی کا اعزاز حاصل ہوا۔

میئر صاحب نے کہا کہ حضور انور تو جماعت احمدیہ عالمگیر کے سربراہ ہیں۔ آپ کئی ملین احمدیوں کے پانچویں خلیفہ ہیں۔ جماعت احمدیہ کا یہ ماٹو محبت سب کیلئے، نفرت کسی سے نہیں نہایت پیارا اور امن پھیلانے والا ہے۔ اس ماٹو سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پیار اور محبت سے پیش آنا چاہئے اور سب کیلئے اپنا دل کھلا رکھنا چاہئے۔ اس میں نفرت اور شدت پسندی کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔

اس کے بعد میئر نے کہا کہ ہم عیسائیوں کو یہ بات سیکھنی ہوگی کہ ہم یہ علم حاصل کریں کہ سب مسلمان ایک جیسے نہیں ہیں۔ کچھ ایسے امن پسند اور پیار محبت والے بھی ہوتے ہیں جیسی جماعت احمدیہ ہے۔

پھر میئر نے کہا کہ یہ مسجد مبارک Florstadt کے احمدیوں کیلئے نہایت اہم ہے اور 100 مساجد کی سکیم کا حصہ ہے۔ جماعت احمدیہ یہاں Florstadt شہر کا فعال حصہ ہے اور اب مسجد کے بننے کے ساتھ ہمیں اس بات پر غور کرنا ہوگا کہ ہم سب سے پہلے وہ باتیں نمایاں کریں جن میں ہماری مماثلت ہے اور پھر ان باتوں کے بارہ میں پیار اور محبت سے گفتگو کریں جن میں ہمارا فرق ہے۔

آخر پر میئر صاحب نے مسجد کی تعمیر کیلئے نیک خواہشات کا اظہار کیا اور ساتھ یہ ذکر بھی کیا کہ جو بھی مسجد میں آنا چاہے گا، یقیناً جماعت اسے خوش آمدید کہے گی اور پیار سے ہمیشہ رہیں گے۔

اس کے بعد بارہ بجکر 10 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ برموقع سنگ بنیاد مسجد بارک Florstadt جرمنی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد وتعوذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا:

تمام مہمانانِ کرام کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا شکر اور احسان ہے کہ جماعت احمدیہ جرمنی نے مختلف جگہوں پر مساجد بنانے کا جو پروگرام بنایا تھا اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ اس شہر Florstadt میں بھی یہ مسجد بن رہی ہے۔ امیر صاحب نے اپنے تعارف میں بتایا کہ اس شہر کی تاریخ میں ایسے واقعات بھی گزرے ہیں جہاں مذہبی اختلافات بہت زیادہ ہوئے اور پھر اس شہر کی تاریخ بھی دو ہزار سال پرانی ہے اور مختلف دور اس شہر پر آتے رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یقیناً جب جماعت نے مسجد کیلئے کوشش کی ہوگی، مسجد کی تعمیر کیلئے زمین کے حصول کی کوشش کی ہوگی تو یہاں کے

ارشاد حضرت امیر المومنین

''اللہ تعالیٰ نے جب صحت دی ہے تو صحت کا شکرانہ بھی خدا تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے لئے ضروری ہے اور یہ حق عبادت سے ادا ہوتا ہے۔''

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 10 اکتوبر 2015)

طالبِ دُعا: سید عبید السلام صاحب مرحوم اینڈ سنز مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، سونگڑہ اُڈیشہ

ارشاد حضرت امیر المومنین

''اسباب کو استعمال کرنا ضروری ہے۔ جو ذریعے اللہ تعالیٰ نے مہیا کئے ہیں، وسائل مہیا کئے ہیں ان کو استعمال کرو لیکن ان کو خدا نہ بناؤ۔ توحید کو مقدم رکھو۔''

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 16 مئی 2014)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبان، قادیان

رہنے والوں میں یہ تحفظات پیدا ہوئے ہوں گے کہ مذہبی اختلافات یہاں کی پرانی تاریخ میں رہے ہیں اور اب شہر میں ایک امن اور سکون اور محبت اور پیار کی فضا ہے۔ کہیں دوبارہ ان مسلمانوں کے آنے سے یہاں کی مسجد بننے سے وہی مذہبی اختلافات دہرائے نہ جائیں اور اختلافات کی وہ پرانی تاریخ کہیں دہرائی نہ جائے۔ یقیناً یہ ایک بڑا جائز تحفظ ہے اگر یہاں کے رہنے والوں کے دل میں پیدا ہوا ہو لیکن جماعت احمدیہ کی جو 125 سالہ تاریخ ہے، گو کہ جماعتوں کی تاریخ میں یہ بہت پرانی تاریخ نہیں، لیکن یہ سو سال سے زائد کی تاریخ اس بات پہ گواہ ہے کہ ہمارے کردار سے، ہمارے عمل سے، ہماری باتوں سے سوائے محبت اور پیار کے اور کچھ نہیں پیدا ہوا اور انشاء اللہ تعالیٰ یہاں بھی مسجد بننے کے بعد یہ محبت اور پیار ہی ابھرے گا اور کونسل کا اور میئر کا اور لوگوں کا مسجد کی تعمیر کی اجازت دینا اس بات کا ثبوت بھی ہے کہ جن احمدیوں کو انہوں نے ابھی تک یہاں دیکھا ہے ان کو امن پسند اور محبت کرنے والا ہی پایا ہے۔ تب ہی تو اجازت دی گئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر ہم نے اس مسجد کا نام مبارک مسجد بھی رکھا ہے تا کہ یہ ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔ وہ برکتیں اس کو حاصل ہوں اور وہ باتیں اس کی تعمیر کے بعد اس سے ظاہر ہوں یا یہاں عبادت کرنے کیلئے آنے والے لوگوں سے ظاہر ہوں جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ پھر یہاں پہ آنے والوں کو ان نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ جو اس زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے وہ اپنی مخلوق کیلئے برکات چاہتا ہے اور ان برکات کا ہمیں اس طرح پتا لگتا ہے مثلاً ہماری مذہبی کتاب قرآن کریم نے اپنی پہلی سورۃ میں یہ سبق دیا کہ اللہ تعالیٰ کی چار بنیادی صفات ہیں۔ وہ پالنے والا ہے۔ رحم کرنے والا ہے۔ اور مانگنے والوں کو دینے والا ہے۔ اور جزا سزا کے دن کا مالک ہے۔ جو لوگ نیک کام کرنے والے ہیں ان کو نوازتا ہے۔ جو پہلی ہی صفت ہے کہ وہ پالنے والا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ہر انسان بلکہ تمام مخلوق جو اس نے دنیا میں پیدا کی اس کو پالنے والا ہے اور اس کو رزق مہیا کرنے والا ہے۔ قرآن شریف میں ایک مثال یہ بھی دی گئی ہے کہ جانوروں اور پرندوں کو اللہ تعالیٰ رزق مہیا کرتا ہے اس طرح تمہیں بھی مہیا کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے بلا تخصیص اس بات کا انتظام کیا ہوا ہے کہ چاہے وہ مسلمان ہے یا عیسائی ہے یا یہودی ہے یا ہندو ہے یا کوئی بھی ہو بلکہ جو کوئی بھی مذہب نہیں رکھتے اور جو خدا تعالیٰ کو بھی نہیں مانتے ان کا پالنے والا بھی خدا ہے اور ان کو بھی رزق مہیا کرتا ہے اور ان کیلئے بھی اس کی صفت رحمانیت جاری ہے۔ وہ رحم کرتا ہے اور ہر انسان پر رحم کرتا ہے۔ پس جب ہم اس حوالہ سے بات کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی برکات ہم حاصل کریں تو ان برکات کے لفظ کے ساتھ ہی توجہ اس طرف پھرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جو بنیادی صفات ہیں ان پر بھی غور کیا جائے اور پھر اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ ان صفات کو انسان بھی اپنائے۔ پس جب اللہ تعالیٰ پر یقین کرنے والے ان صفات کو اپنائیں گے تو وہ اپنے ماحول میں بھی ایسا انتظام کریں گے جہاں دوسروں کیلئے آسانیاں پیدا ہوں۔ دوسروں کیلئے رحم پیدا ہو اور ضرورتمندوں کی ضرورت کو پورا کیا جائے۔ پس اس سوچ کے ساتھ ہماری مساجد بنتی ہیں اور اس سوچ کے ساتھ جہاں بھی ہم جاتے ہیں، آباد ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میئر صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جس طرح کہ امیر صاحب نے ابھی ذکر کیا کہ انہوں نے مسجد کی تعمیر کیلئے بڑی مدد کی ہے۔ کونسلرز کا بھی شکریہ ہے۔ لوگوں کا بھی شکریہ کہ انہوں نے کھلے دل کے ساتھ اجازت دی کہ ہم یہاں اپنی مسجد تعمیر کریں۔ اس شہر کے رہنے والوں کی چھوٹی سی آبادی ہے اس میں سے کافی تعداد یہاں آئی ہے۔ ان کا یہاں آنا اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ لوگ کھلے دل کے لوگ ہیں اور کھلے دل کے ساتھ آپ نے مسلمانوں کو اس مسجد کی تعمیر کی اجازت دی جبکہ دنیا میں مسلمانوں کے بارہ میں بعض تحفظات بھی ہیں کہ شائد مساجد سے نفرتیں نہ پھوٹیں۔ لیکن کیونکہ آپ جماعت کے رویہ کو دیکھ چکے ہیں ان افراد کے رویہ کو دیکھ چکے ہیں جو یہاں رہتے ہیں اور ان کے آپ سے تعلقات ہیں، اس لئے آپ نے بھی اس تعلق اور پیار کا جواب جو یہاں جماعت کے لوگوں نے دکھایا ہے اسی محبت اور پیار سے دیا جس کیلئے ہمیں شکریہ ادا کرتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جماعت احمدیہ ایک مشنری جماعت ہے اور جہاں بھی ضرورت ہو ہم بلا تخصیص ہر ایک کی مدد کرتے ہیں۔ امیر صاحب نے مدد کا ذکر کیا ہے۔ جرمنی تو بڑا ترقی یافتہ ملک ہے یہاں کسی کو مالی مدد کی ضرورت نہیں۔ تعلیم کی مدد کی شائد کسی کو ضرورت نہ ہو، میڈیکل مدد کی کسی کو ضرورت نہ ہو۔ لیکن دنیا میں بہت سارے غریب ممالک ہیں افریقہ میں ہم تعلیمی سہولتیں بھی مہیا کرتے ہیں اور بلا تخصیص مذہب کے مہیا کرتے ہیں۔ صحت کیلئے ہسپتال کھولے ہوئے ہیں، علاج کی سہولت مہیا کرتے ہیں اور بلا تخصیص مہیا کرتے ہیں۔ اسی طرح روشنی اور پانی کے انتظام کے لئے افریقہ میں ہمارے بہت سارے پراجیکٹ چل رہے ہیں۔ میں پہلے بھی ایک دفعہ یہاں جرمنی میں ذکر کر چکا ہوں، آپ کو بھی بتا دوں آپ کے یہاں جو چھوٹے سے چھوٹا شہر بھی ہے، دس ہزار کی آبادی کوئی ایسی آبادی نہیں لیکن ہر طرح کی سہولت یہاں موجود ہے۔ آپ کے پاس سڑکیں ہیں، پانی ہے، بجلی ہے لیکن دنیا میں بہت سارے ایسے شہر ہیں، آبادیاں ہیں جہاں سینکڑوں لوگ پانی کی سہولت سے محروم ہیں اور ان کے بچے اپنے سروں پہ بالٹیاں رکھ کر کئی کئی کلومیٹر دور جاتے ہیں اور وہاں کے جو گندے تالاب ہیں ان سے صاف پانی نہیں بلکہ گندا پانی لے کر آتے ہیں اور گھروں میں آکر صاف کرتے ہیں یا بعض دفعہ ویسے ہی پی لیتے ہیں، جس کی وجہ سے بیماریاں پھیلتی ہیں۔ وہاں جب جماعت handpump لگاتی ہے یا پانی کی سہولت مہیا کرتی ہے tap water مہیا کرتی ہے اس وقت ان لوگوں کی خوشی کی حالت دیکھنے والی ہوتی ہے اور یہ بلا تخصیص ہر ایک کو دیتی ہے۔ یہ نہیں کہ اگر احمدی ہے یا مسلمان ہے تو اس کو دینا ہے بلکہ عیسائی ہیں دوسرے مذہب کے لوگ ہیں لا مذہب ہیں۔ ہم ہر ایک کی اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدمت کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ممبر آف پارلیمنٹ ہمارے درمیان موجود ہیں۔ ان کا بھی میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ وقت نکال کر آئیں اور یہ سن کر مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ انہیں مسجد کے مقاصد کا پتا ہے جس کا انہوں نے اپنے خطاب میں اظہار کیا۔ جو بات میں نے کہنی تھی، کچھ باتیں میں نے مسجد کے بارہ میں کہیں لیکن اس سے بڑھ کر انہوں نے مسجد کے بارہ میں باتیں کہیں اور اس کے مختلف مقاصد بیان کر دئے۔ یہ چیز ظاہر کرتی ہے کہ ان کا ہماری جماعت سے ایک تعلق بھی ہے اور ہماری تعلیم کو وہ سمجھتی بھی ہیں اور اس کا اظہار کھل کر کرنے والی ہیں خوفزدہ ہونے والی نہیں ہیں اور یہی چیز ہے جو انسان کی بڑائی ظاہر کرتی ہے اور یہی چیز ہے جو اگر ہر ایک میں پیدا ہو جائے تو اس ماحول میں محبت اور پیار کی فضا قائم ہوتی ہے۔ بنیادی حقوق کی ادائیگی کا بھی انہوں نے ذکر کیا اور برداشت کا بھی انہوں نے ذکر کیا۔ تو یہ دونوں انتہائی بنیادی چیزیں ہیں۔ اگر برداشت ہو تو معاشرہ میں امن قائم رہ سکتا ہے۔ اگر بنیادی حقوق کی ادائیگی ہو تو معاشرہ میں امن قائم رہ سکتا ہے اور ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہ سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بعض مسلمانوں کے عمل شائد ایسے نہ ہوں کیونکہ ہر ایک ایک جیسا نہیں ہوتا لیکن جماعت احمدیہ اس تعلیم پر عمل کرتی ہے جو ہمیں ہماری مقدس کتاب قرآنِ کریم میں بتائی گئی ہے۔ اور اس کا خلاصہ یہی نکلتا ہے کہ تم اپنے حق لینے کی بجائے دوسرے کا حق دینے کی کوشش کرو۔ دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی کوشش کرو۔ بانی جماعت احمدیہ جن کو ہم مسیح موعود اور مہدی موعود مانتے ہیں انہوں نے بھی یہی کہا ہے کہ میں دو حقوق کو قائم کرنے آیا ہوں۔ ایک خدا تعالیٰ کا حق کہ اس کی عبادت کرو اور اسکے آگے جھکو اس کی باتوں کو مانو۔ دوسرے بندوں کے حقوق کہ دوسروں کو ان کے حقوق دینے کی کوشش کرو کیونکہ اسی سے امن اور سلامتی اور بھائی چارہ کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ پس یہ دو مقاصد ہیں اور ان مقاصد کے حصول کے لئے ہم مسجد بھی بناتے ہیں کیونکہ مساجد جہاں عبادت کی طرف توجہ دلاتی ہیں وہاں لوگوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دلاتی ہیں۔ مساجد میں ہم یہ پلاننگ بھی کرتے ہیں کہ کس طرح اپنے معاشرہ میں اپنے ہمسایوں کے حق ادا کئے جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میئر صاحب کا بھی میں آخر میں دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میرے یہاں آنے کا مہمان نوازی کا حق ادا کرتے ہوئے باوجود اس کے کہ بہت سارے جرمن مہمان یہاں تشریف رکھتے ہیں اور جرمن جانتے ہیں انہوں نے اس زبان میں تقریر کی جو میں سمجھ سکتا تھا لیکن میں ساتھ ہی ان سے معذرت بھی کرتا ہوں کہ میں اس زبان میں تقریر نہیں کر رہا تھا جو ان کو سمجھ آتی ہو اور امید ہے وہ مجھے اس بات پہ معاف بھی کر دیں گے۔ بہر حال میئر صاحب نے بھی یہاں احمدیوں کی بہت ساری خصوصیات کا ذکر کیا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ خصوصیات احمدیوں میں ہمیشہ قائم رہیں اور بڑھتی رہیں اور مسجد کی دیواریں جوں جوں اُٹھیں یا مسجد کا structure جس طرح تیار ہوتا جائے یہاں رہنے والے احمدیوں کے خلوص اور وفا اور ہمسایوں سے تعلق میں اس طرح ہی اضافہ ہوتا رہے اور جب مسجد بن جائے تو سوائے حقوق اللہ اور حقوق العباد کے یہاں کچھ نظر نہ آئے اور نہ صرف نظر نہ آئے بلکہ ہر احمدی حقیقی طور پر اللہ کا حق ادا کرنے والا بھی ہو اور بندوں کا حق ادا کرنے والا بھی ہو اور اس میں اضافہ ہوتا چلا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

امیر صاحب نے اپنی تقریر میں ذکر کیا کہ اس مسجد کا ٹوٹل ایریا ایسا ہے کہ اگر ایک گھر کی حیثیت سے دیکھا جائے تو اس میں ایک یا دو فیملیاں رہ سکتی ہوں لیکن یہاں تو جماعت نے آنا ہے اور مسجد میں آکر ایک خدا کی عبادت کرنی ہے تا کہ خدا تعالیٰ کا حق ادا ہو اور پھر مسجد میں آکر بندوں کے حق بھی ادا کرنے ہیں۔ اپنے دلوں کو بھی آپ نے کھولنا ہے۔ عموماً گھروں میں ایک کمرہ میں ایک یا دو لوگ رہتے ہیں لیکن اگر دل کھلا ہو حوصلہ ہو تو پھر اگر کوئی مہمان آجائے تو اس کو بھی ٹھہرا لیا جاتا ہے۔ بعض دفعہ ایسے بھی حالات ہوتے ہیں کہ ایک کمرہ میں جہاں دو آدمیوں کے لئے سونے کی گنجائش ہو وہاں دس دس آدمی بھی رہتے ہیں۔ ہماری مسجد تو بنائی اس لئے گئی ہے کہ یہاں آکر عبادت کرنے والوں کو کھلے دل سے خوش آمدید کہا جائے اور یہاں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو سمیٹنے کی کوشش کی جائے۔ پس یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب ہر مسجد میں آنے والا اس سوچ کے ساتھ آئے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنا ہے اور اس کی صفات کو اپنانا ہے اور بندوں کا حق ادا کرنا ہے اور جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے کہ ہم بندوں کے حق ادا کریں اس کے لئے پوری کوشش کرنی ہے۔ پس اس بات کا جب احمدی خیال رکھیں گے اور مسجد بننے کے ساتھ اس کا مزید اظہار ہوگا تو انشاء اللہ تعالیٰ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

"اسلام بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرو اور شکر کرو۔"

(ملفوظات جلد 3، صفحہ 181)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم　وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَکَانَکَ　الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders

e-mail: khalid@alladinbuilders.com

یہاں کے لوگوں کو مزید پتہ لگے گا کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے افراد پیار محبت اور بھائی چارہ کو پھیلانے والے ہیں اور یہی ہماری تعلیم ہے اور یہی ہمارا مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ مقصد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ ہر طرح اس مسجد کا حق ادا کرنے والے بھی ہوں آمین۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب بارہ بج کر تیس منٹ تک جاری رہا۔ خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس جگہ تشریف لے گئے جہاں مسجد مبارک کا سنگ بنیاد رکھا جانا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعاؤں کے ساتھ بنیادی اینٹ نصب فرمائی۔ اس کے بعد حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے دوسری اینٹ رکھی۔ پھر بعد ازاں علی الترتیب درج ذیل جماعتی عہدے داران اور احباب کو ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

1۔ مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل امیر جماعت جرمنی
2۔ میئر Herbert Muller صاحب
3۔ ممبر نیشنل پارلیمنٹ Bettina Muller صاحبہ
4۔ عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر
5۔ مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی
6۔ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال
7۔ مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری
8۔ مکرم مقصود احمد علوی صاحب ریجنل معلم سلسلہ
9۔ مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ جرمنی
10۔ مکرم حسنات احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی
11۔ مکرمہ امۃ الحیٔ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی
12۔ مکرم راجہ محمد یوسف صاحب ایڈیشنل سیکرٹری امور خارجہ
13۔ مکرم مظفر احمد ظفر صاحب ریجنل امیر
14۔ مکرم طاہر احمد صاحب صدر جماعت Florstadt
15۔ مکرم کاشف عزیز صاحب سیکرٹری مال Florstadt
16 مکرم ادریس احمد صاحب زعیم انصار اللہ Florstadt
17۔ مکرم ارسلان صادق صاحب قائد مجلس Florstadt
18۔ مکرمہ بشریٰ انعام صاحبہ صدر لجنہ Florstadt
19۔ عزیزہ مدیحہ عزیز احمد واقفہ نو
20۔ عزیزم محمد انور واقف نو
21۔ مکرم مبارک احمد جمیل صاحب

سنگ بنیاد کی تقریب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں بچیوں نے دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں تمام مہمانوں کے لئے دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

آج کی اس تقریب میں 180 کے لگ بھگ مہمان شامل ہوئے۔ جن میں ممبر آف پارلیمنٹ Bettina Mullar صاحبہ، شہر Florstadt کے میئر Herbert Muller صاحب، شہر Nidda کے میئر Hans-Peter Seum، سٹی کونسل کے ممبران، سکول کے پرنسپلز، سیاستدان، اساتذہ، پولیس چیف، ڈاکٹرز، طلباء اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

دوپہر کے کھانے کے بعد مہمان باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاس آکر شرف ملاقات پاتے رہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت مہمانوں سے گفتگو فرماتے رہے۔

ممبر نیشنل پارلیمنٹ اور میئر Herbert unger نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ مہمانوں سے ملاقات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی سے باہر تشریف لائے۔ مقامی جماعت کی مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ گروپ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ اس دوران بچے ایک طرف قطار میں کھڑے ہو چکے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ان بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

اب یہاں سے روانگی کا وقت قریب آرہا تھا۔ بچوں اور بچیوں کے گروپس الوداعی دعائیہ نظمیں پڑھ رہے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز روانگی سے قبل کچھ دیر کے لئے احباب جماعت کے درمیان رونق افروز رہے۔

ایک بج کر 45 منٹ پر یہاں سے روانگی ہوئی اور قریباً 35 منٹ کے سفر کے بعد دو بج کر بیس منٹ پر بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم ڈاکٹر عبدالغنی قیصر صاحب صدر جماعت مین ہائیم کی نماز جنازہ حاضر اور دو مرحومین مکرم محمد ناصر صاحب (معلم سلسلہ احمد آباد۔ صوبہ گجرات انڈیا) اور مکرم شیخ سعید احمد صاحب آف تخت ہزارہ حال جماعت Hanau جرمنی کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

ڈاکٹر عبدالغنی قیصر صاحب نے 13؍اکتوبر 2015ء کو 57 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پائی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم 1989ء میں اپنی اہلیہ کے ساتھ جرمنی آئے تھے۔ غریب مریضوں کا مفت علاج کیا کرتے تھے۔ خلافت کے ساتھ پیار اور اخلاص کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں ہیں۔

مرحوم مکرم محمد ناصر صاحب نے 5؍اکتوبر 2015 کو 39 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پائی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ نے اگست 2001ء میں زندگی وقف کی اور جامعۃ المبشرین قادیان میں داخل ہوئے۔ 2004ء میں معلم کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد صوبہ گجرات کی مختلف جماعتوں میں گیارہ سال تک خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں والدہ، اہلیہ اور دو بیٹے ہیں۔

مرحوم شیخ سعید احمد صاحب نے 27؍ستمبر 2015 کو بقضائے الٰہی وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت شیخ پیر محمد صاحب صحابی تخت ہزارہ کے پوتے تھے۔ خلافت کی اطاعت اور وفاداری آپ کا شعار تھا۔ آپ کے ایک بیٹے منیر احمد منور صاحب آسٹریا میں مبلغ ہیں اور ایک پوتا کمال احمد بھی واقف زندگی ہے اور مبلغ سلسلہ ہے۔

نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے ہال میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ مکرم امیر صاحب جرمنی، مکرم ایڈیشنل وکیل المال صاحب لندن اور ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دفتری ملاقات کی سعادت حاصل کی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مختلف امور میں رہنمائی حاصل کی۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 32 فیملیز کے 97 افراد اور 22 افراد نے انفرادی طور پر اس طرح کل 119 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ان سبھی احباب اور فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلبا اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج ملاقات کرنے والی یہ فیملیز فرنکفرٹ کے مختلف حلقوں کے علاوہ جرمنی کی ستائیس جماعتوں سے آئی تھیں اور بعض فیملیز تو بڑے لمبے سفر طے کر کے آئی تھیں۔ خاص طور پر ہمبرگ سے آنے والی فیملیز ساڑھے پانچ صد کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے آئی تھیں۔

ان کے علاوہ پاکستان سے آنے والے دو افراد اور ملک شام سے جرمنی آنے والی آٹھ احمدی فیملیز اور پانچ افراد نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر پچیس منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر مکرم شیخ محمد یعقوب صاحب (جماعت Russelsheim) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ مرحوم نے 18؍اکتوبر کو 69 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پائی۔ مرحوم کے والد مکرم میاں فضل دین صاحب درویش قادیان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ 1984ء میں جرمنی آئے تھے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے ہال میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چھ نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

نکاحوں کے اعلانات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور خطبہ نکاح کی آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا:

یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ نکاح اور شادی صرف ایک جوڑ نہیں ہے، ایک ملاپ نہیں ہے بلکہ یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ ہر انسان کو، مرد کو بھی اور عورت کو بھی اور لڑکے اور لڑکی کو بھی اپنی اس ذمہ داری کو سمجھنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو ایک جگہ یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر انسان کو پتا ہو کہ ایک خاوند کی اپنی بیوی کے لئے کیا ذمہ داریاں ہیں اور ان کو نہ ادا کرنے پر کتنا گناہ ہے تو شاید وہ کبھی شادی نہ کرے۔ پس لڑکوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ شادی ایک ذمہ داری ہے جو انہوں نے ادا کرنی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بار بار نکاح کے خطبہ میں تقویٰ کی طرف توجہ دلائی ہے اور پھر ان آیات میں سے جو آخری آیت تلاوت کی جاتی ہے اس میں اس طرف بھی توجہ دلائی کہ اپنے کل کی طرف نظر رکھو۔ یہ دیکھو کہ تمہارے اپنے اعمال کیا ہیں۔ تم اگلے جہاں میں ان کا صلہ کیا پاؤ گے۔ یہ زندگی تو ختم ہو جائے گی اگلے جہان میں کیا پاؤ گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
دوسرے یہ کہ اپنی نسلوں کی ایسی تربیت کرو کہ وہ تمہاری کل کے لئے بابرکت ہو۔ تمہارے لئے دعائیں کرنے والی ہو اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب لڑکا اور لڑکی، ماں اور باپ دونوں نیکیوں پر قائم ہوں، تقویٰ پر قائم ہوں، ایک دوسرے کی ذمہ داریاں ادا کرنے والے ہوں اور پھر ان سے جو نیک اولاد پیدا ہو ان کی تربیت کرنے والے ہوں تاکہ اولاد آئندہ کے لئے دعا کرنے والی ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پس شادی کے موقع پر اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ لڑکی کی بھی ذمہ داریاں ہیں۔ اپنے گھر کو چلانا، اپنے گھر کا خیال رکھنا اور بچوں کی تربیت کا خیال رکھنا لڑکی کی ذمہ داری ہے۔ اگر ماں کے قدموں کے نیچے جنت رکھی گئی ہے تو اس لئے کہ وہ نیک تربیت کرے اور بچوں کو جنت کا وارث بنائے اور اس لحاظ سے پھر خود بھی جنت میں جانے والی ہوگی۔ پس دونوں فریقین جب شادی کرتے ہیں تو اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھیں کہ یہ ذمہ داری بہت بڑی ذمہ داری ہے جو آپس میں ایک دوسرے کی بھی ادا کرنی ہے اور پھر اس حوالہ سے اپنے بچوں کی بھی ادا کرنی ہے اور ان کو بھی خدا تعالیٰ سے جوڑ کر رکھنا ہے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والا اور اس کی تعلیم پر چلنے والا بنانا ہے تاکہ آپ کی اولاد نیکیاں کمانے والی ہو اور اپنی عاقبت بھی سنوارنے والی ہو اور آپ کے لئے دعائیں کرنے والی بھی ہو۔ اللہ کرے کہ آج جو رشتے قائم ہو رہے ہیں یہ ان باتوں کا خیال رکھنے والے ہوں۔

خطبہ نکاح کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل چھ نکاحوں کا اعلان فرمایا:

1۔ عزیزہ رخشندہ گل بنت مکرم غلام سرور گل صاحب کا نکاح عزیزم محمود احمد ملہی صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم الیاس احمد ملہی صاحب کے ساتھ طے پایا۔

2۔ عزیزہ طوبیٰ احمد بنت مکرم امتیاز احمد صاحب کا نکاح عزیزم صادق احمد بٹ متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی ابن مکرم طارق احمد بٹ صاحب کے ساتھ طے پایا۔

3۔ عزیزہ ندرا رانجھا بنت مکرم عمیر سعید صاحب کا نکاح عزیزم عدنان احمد رانجھا متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی ابن مکرم اکرام اللہ رانجھا صاحب کے ساتھ طے پایا۔

4۔ عزیزہ مصباح جاوید بنت مکرم جاوید اقبال ظفر صاحب کا نکاح عزیزم اطہر احمد (واقف نو) ابن مکرم طاہر احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

5۔عزیزہ ٹریسا پال صاحبہ (نومبائعہ) بنت مکرم سیگفریڈا یبہرنفریڈ ہیلم صاحب کا نکاح عزیزم شافع احمد پال صاحب ابن مکرم منظور احمد پال صاحب کے ساتھ طے پایا۔

6۔عزیزہ عدن مختار ورک بنت مکرم مختار احمد صاحب کا نکاح عزیزم انصر احمد افضل صاحب ابن مکرم محمد افضل صاحب کے ساتھ طے پایا۔

نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور ازراہِ شفقت فریقین کو شرفِ مصافحہ بخشا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

مسجد مبارک (Florstadt Germany) کے سنگِ بنیاد کی تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب نے گہرا اثر چھوڑا اور بہت سے مہمان اپنے دلی جذبات اور تاثرات کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔

☆ ایک خاتون Mrs Zinca صاحبہ اپنے خاوند Mark صاحب کے ساتھ اس تقریب میں شامل ہوئیں۔ موصوفہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آج کی تقریب میں مجھے ہر چیز بہت پسند آئی بالخصوص خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت شاندار تھا۔ میں اسلام کے بارہ میں بہت زیادہ تجسس رکھتی تھی اور آج مجھے سمجھ آئی ہے کہ اسلام صرف اچھائی کا ہی نام ہے۔

موصوفہ نے کہا: خلیفۃ المسیح کی یہ بات بھی بہت پسند آئی کہ ہمیں ایک دوسرے سے مل جل کر امن کے ساتھ رہنا چاہئے۔ کیونکہ ہم سب ایک ہی خدا کی مخلوق ہیں۔ ان باتوں کا مجھ پر بہت گہرا اثر ہوا۔

موصوفہ کے خاوند نے بتایا: مجھے بھی بہت زیادہ تجسس تھا کہ آج آپ کے خلیفہ کس قسم کی باتیں کریں گے۔ لیکن خلیفۃ المسیح کی تقریر سن کر میں یہی کہوں گا کہ میں خلیفۃ المسیح کی ہر بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ مجھے اب پتہ چل گیا ہے کہ مساجد تو امن کے گھر ہیں۔ بلکہ خلیفۃ المسیح نے اپنی تقریر میں جو بھی کہا وہ امن کے متعلق ہی تھا۔ خلیفۃ المسیح نے کہا کہ لوگوں کو ایک دوسرے سے ڈرنے کی بجائے ایک دوسرے پر اعتماد کرنا چاہئے۔

موصوف نے بتایا: خلیفۃ المسیح کی یہ باتیں سن کر اب میرے اندر اس مسجد کے بارہ میں کسی قسم کا کوئی خوف باقی نہیں رہا۔

مسجد کے ہمسایہ میں رہنے والا ایک نوجوان Mr Jens بھی اس تقریب میں شامل ہوا۔ اس نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح کے منہ سے نکلے ہوئے ہر لفظ نے میرے دل پر گہرا اثر ڈالا۔ میں کئی پادریوں سے مل چکا ہوں لیکن ان پادریوں کے مقابلہ میں آپ کے خلیفہ نے مجھے بہت زیادہ متاثر کیا۔ خلیفۃ المسیح ایک کھلے ذہن کے مالک ہیں اور ہر قسم کے لوگوں کے لئے برداشت رکھتے ہیں جبکہ دوسری طرف جن پادریوں سے میں ملا ہوں وہ قدرے شدت پسند ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں مذہب کو آپ کے خلیفہ جیسے لوگوں کی ضرورت ہے اور آپ کے خلیفہ کی طرف سے دیئے پیغام کی ضرورت ہے۔

موصوف نے کہا: میں یہاں آ کر خوش ہونے کے ساتھ ساتھ حیران بھی ہوا ہوں۔ اب میرے دل میں صرف یہی ایک خوف ہے کہ ہر مسلمان آپ کے خلیفہ کی طرح کا نہیں ہے لیکن مجھے اتنا اطمینان ہو گیا ہے کہ احمدی بہرحال امن پسند لوگ ہیں۔

☆ ایک دوست Gabby صاحب بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ موصوف نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں دہریہ اور مذہب کا مخالف ہوں لیکن آپ کے خلیفہ نے آج یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ ہر قسم کے لوگوں کے لئے برداشت کا مادہ رکھتے ہیں۔ اور ان کے عمل سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ اسلام برداشت کا مذہب ہے۔ خلیفۃ المسیح کا پیغام تھا کہ ہمیں اپنی رنجشیں اور لڑائیاں ختم کر دینی چاہئیں۔ میں اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ خلیفۃ المسیح نے جو بھی باتیں بیان فرمائیں ان کی آج سخت ضرورت ہے۔

☆ایک اور جرمن دوست Wolfgang pinder صاحب جو اس تقریب میں شامل ہوئے انہوں نے کہا: میں آپ کے خلیفہ کے متعلق صرف اتنا ہی کہوں گا کہ آپ بہت فراست رکھنے والی شخصیت ہیں۔ مجھے ان باتوں میں سے کسی ایک لفظ پر بھی اعتراض نہیں ہے۔ آپ کے خلیفہ ایک کھلی کتاب کی طرح ہیں اور یہی خوبی آپ کی جماعت کی ہے۔

☆ ایک خاتون کونسلر Mrs Silka Susanne صاحبہ نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا: آپ کے خلیفہ کا خطاب اپنے اندر جدت کے پہلو رکھتا تھا۔ خلیفۃ المسیح بہت کھلے دل کی شخصیت ہیں۔ میں ان کی ہر بات سے اتفاق کروں گی مگر اب ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ لوگ خلیفۃ المسیح کی باتوں پر عمل بھی کریں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم صرف اسی صورت میں ترقی کر سکتے ہیں کہ ہم خلیفۃ المسیح کی ہدایت پر عمل پیرا ہو جائیں۔

☆ ایک خاتون Miss Rosen Connie صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح نے جو باتیں بیان کیں ان کی سخت ضرورت تھی۔ آج دنیا تقسیم کا شکار ہے لیکن خلیفۃ المسیح کا پیغام ایسا تھا جو ہم سب کو متحد کر سکتا ہے۔ صرف مسلمانوں کو ہی خلیفۃ المسیح کی باتیں نہیں سننی چاہئیں بلکہ عیسائیوں، یہودیوں اور تمام لوگوں کو آپ کی باتوں کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔

موصوفہ نے کہا: خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر میرا اسلام کے بارے میں منفی نظریہ تبدیل ہو کر مثبت ہو گیا ہے۔

☆ ایک دوست Lars Fauslseit صاحب نے بیان کیا: خلیفۃ المسیح کو دیکھ کر اور آپ کی باتیں سن کر میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آپ کو صرف دیکھ لینے سے ہی پتہ چل جاتا ہے کہ آپ ایک سچے انسان ہیں۔ آپ کے منہ سے نکلی ہوئی ہر بات سچ تھی۔ میرے لئے یہ نہایت حیرت انگیز اور متاثر کن تجربہ تھا۔

☆ ایک جرمن دوست Bjorn Born نے بیان کیا: خلیفۃ المسیح نے جو باتیں بھی بیان کیں وہ میرے لئے نئی تھیں۔ آپ نے نہایت آسان زبان میں یہ باتیں بیان کیں تاکہ ہر ایک کو آپ کا پیغام سمجھ آ جائے۔ مجھے خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر پتہ چل گیا ہے کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔

☆ ایک خاتون Melina Krull صاحبہ نے کہا: خلیفۃ المسیح نے بڑی تفصیل کے ساتھ اسلام اور امن کے بارے میں سمجھایا۔ خلیفہ کے خطاب میں بہت ہی خوبصورت نکات بیان کئے گئے اور بنیادی بات یہی تھی کہ ہم سب ایک ہی خدا پر یقین رکھتے ہیں اور تمام مذاہب کے درمیان بعض مشترک چیزیں بھی ہیں۔ یقیناً خلیفۃ المسیح انسانیت کو متحد کرنے کے لئے کام کر رہے ہیں۔

☆ ایک دوست Jorg Pffanof صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں خلیفۃ المسیح کے خطاب سے بے انتہا لطف اندوز ہوا۔ ایک چیز جس کا مجھے آج احساس ہوا وہ یہ ہے کہ مسلمان بھی ہمارے جیسے لوگ ہیں۔ جس طرح ہم انسان ہیں اسی طرح مسلمان بھی انسان ہیں۔ جس طرح ہم شریف ہیں اسی طرح مسلمان بھی شریف ہیں۔ خلیفۃ المسیح کی موجودگی کا ایک عجیب احساس تھا۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے میں پوپ یا چانسلر Merkel سے مل رہا ہوں۔

☆ ایک صحافی Stefan بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ موصوف نے کہا: خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت متاثر کن تھا۔ خلیفہ کی شخصیت میں ایک خاص قسم کا رعب ہے۔ میں نے خلیفہ کے ہر لفظ کو نوٹ کیا ہے اور اب اس کے متعلق لکھوں گا۔ ان کے خطاب کی بنیادی بات یہی تھی کہ ہم سب کو مل کر باہمی امن اور رواداری کے لئے کام کرنا چاہئے۔

موصوف نے کہا: مجھے آج پتہ چلا ہے کہ اسلام کیا چیز ہے اور اسلام کے اندر مسجد کا کیا تصور ہے۔

☆ ایک دوست Wilkaning صاحب نے بیان کیا: میں کئی سالوں سے آپ کے خلیفہ جیسی شخصیت کی تلاش میں تھا۔ بلکہ میرے اندر اس طرح کی پر امن شخصیت کو پانے کے لئے ایک خاص تڑپ تھی۔ اور آج مجھے وہ شخص مل گیا جس کی مجھے تلاش تھی۔ میرے تصور میں بھی نہیں تھا کہ میری آج اتنی عظیم شخصیت سے ملاقات ہوگی۔ خلیفۃ المسیح نے پیغام دیا ہے کہ ہمیں ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنا ہوگا اور یہ پیغام دنیا کے ہر کونے تک پہنچنا چاہئے۔

☆ ایک اور جرمن دوست Lars صاحب جنہوں نے دو ہفتہ قبل اسلام قبول کیا تھا وہ اس تقریب میں شامل تھے۔ موصوف کہنے لگے: میں نے دو ہفتہ پہلے ہی اسلام قبول کیا تھا اور خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت حیرت انگیز تھا۔ میں خلیفۃ المسیح کی باتوں پر مزید غور کروں گا۔

موصوف نے کہا: خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے کہ ہمیں اپنے اندر برداشت کا مادہ پیدا کرنا چاہئے۔ میرے اسلام قبول کرنے کی وجہ سے میری فیملی میرے خلاف ہو گئی ہے لیکن جس طرح خلیفۃ المسیح نے کہا ہے کہ ہمیں اپنے اندر برداشت کا مادہ پیدا کرنا چاہئے اس لئے میں اپنی فیملی کے لئے مزید نرم دل ہو جاؤں گا۔ خلیفۃ المسیح نے یہ بات واضح کر دی کہ ہم سب ایک ہی خدا کی مخلوق ہیں۔ میں یہ دن کبھی نہیں بھول پاؤں گا۔

☆ ایک میاں بیوی وہاں بیٹھے ہوئے تھے اور پردے کے متعلق بحث کرنے لگے: عورت نے پوچھا، یہاں عورتیں کیوں نہیں ہیں؟ جب انہوں نے حضور کا خطاب سنا اور مزید انہیں پردہ کی روح بتائی گئی تو انہوں نے کہا کہ مغرب میں عورت کی آزادی صرف سطحی طور پر ہے۔ یہ صحیح آزادی نہیں۔ جو آپ نے پردہ کا Concept سمجھایا ہے اس میں عورت کی شان ہے۔ اسی عورت نے کہا کہ حضور کی تقریر کے بعد ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ جیسے مکمل امن ہو۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے بعد ایک مہمان مرد نے کہا کہ میں یہاں آ کر بہت خوش ہوں۔ عیسائیت تو مردہ مذہب ہے۔ صرف اُوپر اُوپر سے باتیں ہیں اور کوئی روح نہیں۔ لیکن یہاں تو مجھے زندہ مذہب نظر آیا۔

☆ جب حضور انور اپنے خطاب میں اس بات کا ذکر فرما رہے تھے کہ افریقہ میں تو پینے کا پانی بھی موجود نہیں اور وہاں جماعت کس طرح خدمت کر رہی ہے تو ایک عورت اپنے ساتھ آٹھ سالہ بیٹے کے کان میں کہنے لگی کہ پانی کو ضائع بالکل نہیں کرنا چاہئے۔ وہ اپنے باقی بچوں کی طرف دیکھ کر بھی انگلی کے اشارے سے حضور کی طرف دکھانے لگی کہ ان کی باتیں سنو۔

☆ ایک پچاس سالہ عیسائی جرمن جسے پہلے جماعت کا تعارف نہ تھا پروگرام میں آیا ہوا تھا۔ خطاب کے بعد کہنے لگا کہ مجھے امن اور محبت کی فضا محسوس ہوئی۔ اس نے کہا کہ آپ کے خلیفہ کے خطاب میں جو محبت کا Concept پیش کیا گیا ہے میں اس سے بہت متاثر

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

ہوا ہوں۔ اس نے کہا کہ مجھے ایک ایسے شخص کی تلاش تھی جس میں مَیں عملی طور پر وہ صفات دیکھ لوں جنہیں میں اپنا مذہب سمجھتا ہوں۔ چنانچہ مجھے آج وہ شخص مل گیا ہے اور وہ آپ کے خلیفہ ہیں۔ یہی شخص کہنے لگا کہ آپ کے خلیفہ ایک ایسے انسان ہیں جن کے اندر طاقت ہے کہ وہ ساری انسانیت کو امن، محبت اور ہم آہنگی کے جھنڈے تلے جمع کر دیں۔ اس نے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کا ایڈریس لیا اور کہا کہ میں حضور انور کو خط لکھنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا کہ میں یہ خط خود اپنے ہاتھ سے لکھ کر لفافے میں ڈال کر پوسٹ کرنا چاہتا ہوں۔

☆ کیمرون سے ایک افریقی خاندان آیا ہوا تھا انہوں نے کہا کہ آپ لوگوں کا مہمانوں سے سلوک کیمرون کے رہنے والے مسلمانوں سے مختلف ہے۔ آپ واقعی مہمان نوازی کرتے ہیں۔

☆ ایک مقامی سیاست دان نے کہا: خلیفہ کا ہمارے ضلع میں بار بار آنا ہمارے لئے باعث برکت ہے۔ ہمیں مسجد کے افتتاح کے موقع پر ان کو خوش آمدید کہہ کر خوشی ہوگی۔ (اس ضلع میں پہلے فرید برگ اور نیڈا کی مساجد کا سنگ بنیاد اور افتتاح ہو چکا ہے)

☆ ایک ایرانی مہمان نے کہا کہ حضور بہت منکسر المزاج اور پیچھے رہنے والے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ خاص شخصیت ہیں۔ یہ ملاقات کے لئے اسٹیج کے سامنے بھی آئے تھے۔ کہنے لگے کہ میں کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن نہیں کہہ سکا۔ پھر حضور کے متعلق فارسی میں کہا ’’خوبصورت۔ نورصورت‘‘

☆ ایک خاتون نے کہا آپ کی جماعت کی یہ بات بہت اچھی لگی کہ آپ بالکل شفاف، کھلے اور دوستانہ ہیں۔ خلیفہ بہت نرم مزاج نظر آتے ہیں۔

☆ فلورسٹڈ شہر کے ایک ڈاکٹر نے اخبار میں مسجد کے سنگ بنیاد کا پروگرام پڑھا۔ اس طرح شہر میں ایک مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا ہے تو انہوں نے پیغام بھیجا کہ ہم میاں بیوی بھی اس پروگرام میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ ہم بہت خوش ہیں کہ ہمارے اس شہر میں مسجد بن رہی ہے۔ چنانچہ یہ دونوں شامل ہوئے اور پروگرام کے بعد اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے: خلیفۃ المسیح جیسی پر نور شخصیت میں نے پہلی دفعہ دیکھی ہے۔ بہت سادہ اور عام لوگوں میں گھل مل جاتے ہیں۔ ورنہ آج کل بڑی بڑی مذہبی شخصیات تو کسی غریب کو اپنے قریب نہیں آنے دیتیں۔

☆ شہر کے میئر Herbert Unger صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں خلیفۃ المسیح کی شخصیت سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ خلیفہ نے میرے ساتھ بہت بے تکلفی سے گفتگو فرمائی۔ یقیناً خلیفۃ المسیح بہت نفیس اور پرکشش شخصیت کے مالک ہیں۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا کہ ہمارے چرچ کے بڑے لوگ اس طرح عام لوگوں کو بے تکلفی سے ملیں گے۔ موصوف نے کہا خلیفۃ المسیح وقت کی پابندی کرنے والے ہیں۔ یہ بات بھی ہمارے لئے حیرت کا باعث ہے۔ اتنا بڑا آدمی اور وقت کی اس حد تک پابندی کہ وقت سے پہلے ہی پروگرام میں تشریف لے آئے۔

☆ ایک مہمان Peter Eickmann نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آپ لوگوں نے جو ہمارا استقبال کیا اس سے ہی ہمارے دل کھل گئے ہیں۔ ہم بہت خوش ہیں کہ آج ہم سنگ بنیاد کے اس موقع پر موجود تھے۔ اور ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ کی یہ مسجد تعمیر کے مراحل اور مکمل ہونے پر ہمیشہ امن کی جگہ رہے گی۔ اور نسل پرستوں سے محفوظ رہے گی۔ خدا تعالیٰ آپ کو ہمت اور طاقت دے۔

☆ ایک جرمن دوست سے جب پوچھا گیا کہ آج آپ کے کیا تاثرات ہیں؟ تو اس پر وہ کہنے لگے کہ جو وجود خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے اس پر میں کیا تبصرہ کرسکتا ہوں! یہی کہوں گا کہ خلیفۃ المسیح ایک خدا کا بندہ ہے اور آپ کا چہرہ بہت روشن اور پُرنور ہے۔

☆ اسکے علاوہ مسجد مبارک فلورسٹڈ کے سنگ بنیاد کے حوالے سے تین اخبارات نے خبریں شائع کیں۔ ان اخبارات کی مجموعی اشاعت ایک لاکھ ستر ہزار سے زائد ہے۔ مسجد مبارک فلورسٹڈ کی سنگ بنیاد کی تقریب کے حوالے سے جرمنی کے سب سے بڑے روزنامہ Bild کے دو علاقائی ایڈیشنوں میں خبر شائع ہوئی۔

☆ ایک اور ریجنل اخبار Kreis Anzeiger نے بھی مسجد مبارک کی سنگ بنیاد کے حوالے سے تقریب کے منعقد ہونے سے دو دن پہلے خبر نشر کی اور دوسری تفصیلی خبر دی جس میں اخبار نے لکھا:

خلیفہ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ احمدیہ جماعت سو سال سے محبت اور ہم آہنگی کا درس دے رہی ہے۔ انتظامیہ نے یہاں مسجد کی اجازت اسی لئے دی ہے کہ وہ جماعت کی تعلیمات سے اچھی طرح واقف تھی۔ جماعت احمدیہ کی تعلیمات پراپیگنڈہ نہیں ہیں۔ سچائی اور ہمسایوں کے ساتھ تعلقات بھی اس جماعت کی تعلیمات کا حصہ ہیں۔ اخبار نے لکھا کہ احمدی اپنے حقوق کا سخت مطالبہ نہیں کرتے بلکہ خدا کے احکام کے علاوہ دوسروں کے حقوق کا خیال بھی رکھتے ہیں۔

☆ اس کے علاوہ وہاں کے لوکل ریڈیو HR4 نے مسجد مبارک کے سنگ بنیاد کے حوالہ سے خبر نشر کی۔

مجموعی تعداد: اسی طرح مجموعی طور پر مسجد صادق اور مسجد مبارک کے سنگ بنیاد کے حوالے سے اخباروں کی کل اشاعت 4 لاکھ 90 ہزار سے زائد بنتی ہے۔ اس کے علاوہ جن ٹی وی اور ریڈیو چینلز نے خبریں نشر کیں ان کو دیکھنے والوں اور سننے والوں کی تعداد کئی ملینز بتائی جاتی ہے۔

....

19/اکتوبر 2015 (بروز سوموار)

صبح چھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

جرمنی سے روانگی اور لندن میں ورود مسعود

آج پروگرام کے مطابق فرنکفرٹ (جرمنی) سے لندن (برطانیہ) کیلئے روانگی تھی۔ فرنکفرٹ ریجن اور اردگرد کی جماعتوں سے احباب جماعت مرد وخواتین، بچے، بوڑھے ایک بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کیلئے صبح سے ہی بیت السبوح کے احاطہ میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔

صبح ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ ہاتھ ہلاتے ہوئے اور تمام احباب کے پاس سے گزرتے ہوئے سب کو السلام علیکم کہا اور دعا کروائی۔

بعد ازاں قافلہ اپنے سفر پر روانہ ہوا۔ دونوں اطراف میں کھڑے احباب مرد وخواتین مسلسل اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے اور محبوب آقا کو الوداع کہہ رہے تھے۔ بہتوں کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔

فرنکفرٹ سے فرانس کی بندرگاہ Calais تک کا سفر چھ سو کلومیٹر ہے۔ راستہ میں ملک بیلجئم سے گزرنا پڑتا ہے۔ جرمنی میں 280 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد ملک بیلجئم میں داخل ہوئے اور بیلجئم میں مزید 160 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد قریباً تین بجے، پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق موٹروے پر Pauzo نامی ریسٹورنٹ میں دوپہر کے کھانے کیلئے قافلہ رُکا۔ جماعت جرمنی سے خدام کی ایک ٹیم قافلہ کے یہاں پہنچنے سے قبل ہی کھانے اور نمازوں کی ادائیگی کے انتظامات کیلئے اس جگہ پہنچی ہوئی تھی اور قافلہ کی آمد سے قبل تمام انتظامات مکمل ہو چکے تھے۔

سوا تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ریسٹورنٹ کے ایک حصہ میں نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد دوپہر کے کھانے کا انتظام تھا۔

یہاں سے آگے روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت جرمنی سے ساتھ آئے ہوئے احباب کو شرفِ مصافحہ سے نوازا۔

امیر جماعت احمدیہ جرمنی مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب، مبلغ انچارج جرمنی مکرم حیدر علی ظفر صاحب، جنرل سیکرٹری مکرم الیاس احمد مجوکہ صاحب، نائب جنرل سیکرٹری مکرم جری اللہ صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب، مکرم عبداللہ سپراء صاحب اور مکرم صدر خدام الاحمدیہ نے اپنے خدام کی سیکورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

بعد ازاں چار بجکر دس منٹ پر یہاں سے روانگی ہوئی اور فرانس کی بندرگاہ Calais کی طرف سفر جاری رہا اور ملک بیلجئم میں مزید نصف گھنٹہ کا سفر طے کرنے کے بعد بیلجئم کا بارڈر عبور کر کے ملک فرانس میں داخل ہوئے۔ یہاں سے Calais کا فاصلہ 95 کلومیٹر ہے۔

پانچ بجکر پچاس منٹ پر چینل ٹنل (channel tunnel) آمد ہوئی۔ جرمنی سے ساتھ آنے والے احباب اور خدام کی سیکورٹی ٹیم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو چینل ٹنل تک چھوڑنے اور رخصت کرنے اور الوداع کہنے کیلئے قافلہ کے ساتھ ہی رہی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یہاں سے لندن کیلئے رخصت کر کے واپس فرنکفرٹ (جرمنی) کیلئے روانہ ہوئے۔

پاسپورٹ، امیگریشن اور دیگر دستاویزات کی کلئرنس کے بعد سوا چھ بجے قافلہ کی گاڑیاں ٹرین میں بورڈ (board) ہوئیں۔ ٹرین اپنے وقت پر چھ بجکر پچیس منٹ پر Calais سے برطانیہ کے ساحلی شہر Dover کی طرف روانہ ہوئی۔ قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد ٹرین چینل ٹنل کراس کر کے Dover کے قریب برطانیہ کی سرزمین میں داخل ہوئی اور اپنے مخصوص سٹیشن پر رُکی۔ قریباً دس منٹ کے وقفہ کے بعد فرانس کے وقت کے مطابق سات بجے اور برطانیہ کے وقت کے مطابق چھ بجے قافلہ کی گاڑیاں ٹرین سے باہر آئیں اور موٹروے پر سفر شروع ہوا۔

مکرم امیر صاحب یوکے، مکرم مبلغ انچارج صاحب یوکے، مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت خاص مع سیکورٹی ٹیم اور دیگر جماعتی عہدیداران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہنے کیلئے موجود تھے۔

قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد ساڑھے سات بجے شام مسجد فضل لندن میں ورود مسعود ہوا جہاں احباب جماعت مرد وخواتین کی ایک بڑی تعداد نے اپنے پیارے آقا کو اھلاً وسھلاً ومرحبا کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

اس طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ انتہائی بابرکت دورہ جو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمد للہ علیٰ ذالك۔

......☆......☆......☆......

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
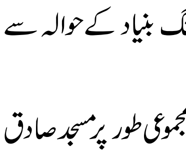
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
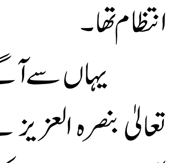
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔ عربک ڈیسک یوکے)

مکرم نشوان معجب صاحب (1)

مکرم نشوان معجب صاحب کا تعلق یمن سے ہے جہاں انکی پیدائش 1978ء میں ہوئی۔ ایک بہت اچھے لکھاری اور عالمِ دین شخصیت کے مالک ہیں۔ تلاش حق کے سفر میں انہوں نے کئی جگہ پڑاؤ ڈالے، متعدد مقامات پر قیام کیا اور کئی مرتبہ سرائے کو منزل سمجھ بیٹھے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے انہیں 2012ء میں قبول حق کا شرف بخشا۔ انہوں نے نہایت خوبصورت ادبی پیرائے میں اپنی داستان لکھ بھیجی ہے جسے حتی المقدور اسی رنگ میں پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ وہ لکھتے ہیں:

رُخِ زیبا کے دیدار کی تمنا

کم عمری کے زمانہ ہی سے میرے دل میں اسلام کے رُخِ زیبا کو دیکھنے کی تمنا دم توڑتی تھی، میرا دل چاہتا تھا کہ کاش میری آنکھ بھی اسلام کے حسن و جمال اور اسکے پُررونق چہرہ کے دیدار کا شرف حاصل کرے اور اسکی رعنائیوں اور رنگینیوں کے سحر خیز اور بیخود کر دینے والے مناظر کو دیکھ کر اپنی بصیرت وبصارت میں اضافہ کرے۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ میں شروع سے ہی اس یقین پر قائم تھا کہ اسلام کا چہرہ ایسا حسین ہے کہ اس کا حسن وخوبی میں کوئی ثانی نہیں ہے۔ میں اسکے بارہ میں سوچتا تو تسکین وشفاء کی لہریں میرے جسم کے روئیں روئیں میں دوڑنے لگتیں اور اسلامی تعلیمات کا سحر میری نس نس میں سما جاتا۔ لیکن یہ تمام حسن و جمال تخیلاتی تھا۔ میں عالم تصور میں اسلام کو ایک روشن سورج کی مانند آسمان کے وسط میں چمکتے ہوئے دیکھتا تو جہاں اسکی تیز روشنی مجھے مسحور کرتی وہاں اس کی گرمی اور حرارت زندگی بن کر میری رگوں میں دوڑنے لگتی۔ وفورشوق میں میرا دل اسکے حسین چہرے کے خدوخال دیکھنے کیلئے اور بھی مچلنے لگتا، لیکن میں جب بھی پوری توجہ سے اسے دیکھتا تو میری نظر تھکی ہاری لوٹ آتی کیونکہ اس کا آنکھوں کو خیرہ کر دینے والا نور ہر چیز پر حاوی ہو جاتا اور مجھے اس حسنِ دلفریب کی رعنائیوں کا نہ کوئی نقش دکھائی دیتا نہ اس کے نقوش کی کوئی جھلک۔

عینک اور اسکے مختلف برانڈ

مجھے بتایا گیا کہ اگر شمسِ اسلام کے چہرے کے حسن وجمال کا تفصیلی جائزہ لینا اور اس کے خدوخال سے آشنائی حاصل کرنی ہے تو پھر اسکے لئے خاص قسم کی عینک کی ضرورت ہے۔ چنانچہ بڑی کوشش کے بعد جو عینک میری توجہ کا باعث ٹھہری اس پر ''اخوان المسلمین'' کی مہر لگی ہوئی تھی۔ میں نے چند سال تک اس عینک کو پہنے رکھا۔ اس عینک سے واقعی آنکھوں کو چندھیا دینے والی روشنی غائب ہوگئی اور اسلام کے چہرے کے نقوش واضح ہونے لگے۔ لیکن یہ کیا ہوا؟ یہ تو مسخ شدہ اور خوفناک نقوش تھے جو کسی طور بھی باعثِ سکون واطمینان نہ تھے، پھر ماہ وسال گزرنے کے ساتھ یہ نقوش مزید خوفناک اور مسخ شدہ ہوتے جارہے تھے۔ اس عینک سے اسلام کی طرف دیکھنے کے نتیجہ میں رفتہ رفتہ دینی لحاظ سے خشکی اور پیاس کا احساس بڑھتا گیا اور روح کے کھوکھلے پن میں اضافہ ہوتا گیا۔

اسلام کے نور کو دیکھ کر قبل ازیں جو مجھے محبت، پیار اور امن وراحت کا احساس ہوتا تھا اب وہ بھی جاتا رہا تھا۔ میں نے اس حالت سے تنگ آکر عینک بدلنے کا فیصلہ کیا۔

چنانچہ میں نے سلفی اور وہابی برانڈ کی عینک لی لیکن میں اسے ایک ماہ سے زیادہ نہ پہن سکا کیونکہ یہ بھی پہلی عینک جیسی ہی تھی، فرق صرف اتنا تھا کہ اخوان المسلمین والی عینک سے اسلام کا چہرہ مسخ شدہ اور رنگ بدلتا ہوا دکھائی دیتا تھا لیکن وہابی عینک سے یہ چہرہ ہمیشہ تیوری چڑھائے ہوئے غیظ وغصہ دکھانے والا اور ڈرانے دھمکانے والا نظر آتا تھا۔ چونکہ مجھے یقین تھا کہ اسلام کا ایسا چہرہ ہو ہی نہیں سکتا اور اگر کہیں خرابی ہے تو اس عینک میں ہے، لہٰذا میں نے یہ عینک بھی اتار دی اور اس سے بہتر کی تلاش شروع کردی۔ اور پھر یوں ہوا کہ میں نے اپنے اردگرد پھیلے ہوئے ہر برانڈ کو چیک کیا اور ہر ایک کی عینک میں استعمال ہونے والے عدسہ کو پرکھا لیکن کسی میں سے بھی مجھے میرے خیالوں میں بسی اسلام کی حسین صورت نظر نہ آئی۔ میں نے متشدد تکفیری جہادی تنظیموں کی عینک بھی پہنی لیکن محض چند گھنٹوں کے بعد ہی اسے اتارنے پر مجبور ہوگیا کیونکہ اس سے نظر آنے والا اسلام کا چہرہ نہایت خونخوار تھا، وہ کسی پرازشر درندے سے کم نہ تھا جس کے منہ اور کچلیوں سے خون ٹپک رہا تھا۔

اثنا عشری شیعہ برانڈ کی عینک سے اسلام ایک ایسی بدشکل بوڑھی عورت کی طرح دکھائی دیا جو جادوٹونہ اور تعویذ گنڈہ کی پُرخار راہ پر چلتے ہوئے اصل راستہ بھول گئی ہو۔

صوفی ازم کی عینک سے نظر آنے والی اسلام کی شکل کسی حد تک قابل قبول تھی اور گزشتہ صورتوں سے بہت بہتر تھی لیکن کچھ عرصہ کے بعد مجھے پتہ چلا کہ اس عینک سے دکھائی دینے والا چہرہ زندگی کے آثار سے عاری ہے، ہر حالت میں وہ ایک سا ہے، اس پر کسی احساس کی ترجمانی کا عکس نظر نہیں آتا نہ ہی مختلف جذبات کے مطابق اسکے آثار بدلتے ہیں۔ کچھ دیر کے بعد میں اس یکسانیت سے بھی اکتا گیا اور اس عینک کو بھی اتار پھینکا۔

چشمِ بینا کے لئے دعا

ان تجارب کے بعد میں تھک ہار کے اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹ گیا اور اسلام کو بغیر کسی عینک کے ہی دیکھنے لگا۔ لیکن بار بار کے تجربات سے میری نظر مزید کمزور ہوگئی تھی اور اب تو آنکھوں کو خیرہ کر دینے والے غیر معمولی نور کو دیکھ کر میں اسلام کے چہرہ کی خوبصورتی اور رعنائی کے تصور سے بھی عاجز آگیا تھا۔ میں کس قدر مجبور ہوگیا تھا! بالآخر میں ٹوٹے دل اور نہایت شکستگی کے عالم میں خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور نہایت تضرع اور الحاح کے ساتھ عرض کی کہ خدایا تو میری بینائی لوٹا دے، مجھے ایسی چشمِ بینا عطا فرما جو اسلام کے چہرہ کی خوبصورتی اور اسکے حسن جمال کی اصل تصویر دیکھ سکے اور اسکے انوار کی جھلک سے میرا اندرونہ منور کر سکے۔

استجابت دعا کا رنگ

میری بے سروسامانی، بے مائیگی و بے چارگی کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے رحم فرمایا اور میری دعا قبول فرمالی جس کی عالم تصور وتصویر میں تفصیل کچھ یوں بنتی ہے:

ایک روز جب میں نے خدائے ذوالجلال کے سامنے اپنی تضرعات پیش کر کے ہدایت کی دعا کی تو آسمان سے ایک عظیم الشان نور نازل ہوا اور میری طرف بڑھنے لگا یہاں تک کہ میرے سامنے آکر ٹھہر گیا۔ یہ خوبصورت، خوش شکل اور منور چہرے والا بارعب انسان تھا، صدق وصفا اور تقوی اسکے انگ انگ سے ٹپک رہا تھا۔ وہ میری طرف متوجہ ہوکر نہایت پُرلطف، سریلی اور مسحور کر دینے والی آواز میں کہنے لگا: اگر تم نے اسلام کا حقیقی چہرہ دیکھنا ہے تو پھر اپنے خدا کی طرف اپنے تمام قلب وعقل اور تمام بینائی وشنوائی اور اپنے تمام قوی واعضاء وحواس کے ساتھ متوجہ ہوجا یہاں تک کہ تمہارا دل اور تمام جسم اس نور سے بھر جائے اور ذرے ذرے میں اسکی روشنی اور گرمی اور سرور پھیل جائے۔ علاوہ ازیں اگر تم اسلام کا حقیقی خوبرو چہرہ دیکھنا چاہتے ہو تو قرآن کریم کا مطالعہ کرو، اسکی ہر آیت پر تدبر کرو اور ہر لفظ پر غور کرتے ہوئے اسکے گہرے معانی میں ڈوبنے کی کوشش کرو۔ میں نے کہا لیکن میری نظر کمزور ہوگئی ہے اور میری آنکھوں پر کئی قسم کے پردے پڑ چکے ہیں۔ اس نے آگے بڑھ کر مسکراتے ہوئے ہاتھ بڑھایا اور اپنی نرم نرم انگلیوں کے پوروں سے میری آنکھوں کو چھوا تو میری نظر بحال ہوگئی بلکہ پہلے سے بھی بڑھ گئی۔ شکر اور امتنان کے جذبات سے مغلوب ہوکر میں نے اس سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ اس نے بڑی باوقار اور پرعظمت وشوکت آواز میں کہا: میں خادمِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کا غلام صادق ہوں، میں امام مہدی اور مسیح موعود ہوں۔ جب وہ جانے لگا تو میں نے کہا کہ مجھے اپنا پتہ تو بتاتے جائیں، کیونکہ میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خداموں اور غلاموں میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ ہماری کشتی میں سوار ہوجاؤ، اور آخرین کی جماعت میں شامل ہوجاؤ، جماعتِ مؤمنین اور انکے امام کے ساتھ چمٹ جاؤ یعنی خلافت علی منہاج النبوۃ کے تابع جماعت احمدیہ میں شامل ہوجاؤ۔

قارئین کرام! جو کچھ میں نے ابتک بیان کیا ہے، یہ سب مجازی کلام ہے اور ایسا حقیقت میں کوئی واقعہ نہیں ہوا لیکن میں نے ان حالات کو اپنے دل کی نگاہوں سے دیکھا اور اپنی روح سے محسوس کیا ہے اور ایسے ایسے مراحل سے گزرا ہوں جنہیں عام الفاظ میں بیان کرنا میرے جذبات کی صحیح ترجمانی نہیں کرتا، اس لئے میں نے مجازی اسلوب کا سہارا لے کر اس یقین اور اس نور کی حقیقت کو بیان کرنے کی کوشش کی ہے جو مجھے احمدیت کی شکل میں ملا۔ اب جذبات سے نکل امرِ واقعہ کے طور پر پیش آنے والے بعض واقعات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

میری اور میرے خیال کی تنہائی

جب میں نے تمام فرقوں اور مذہبی جماعتوں سے علیحدگی اختیار کرلی اور شیعہ، سنی، وہابی، سلفی اور اخوانی وغیرہ کہلانے سے انکار کردیا تو 2005ء سے لیکر 2011ء تک بہت تنہائی کا شکار رہا، میں بکثرت دعا کرتا تھا کہ خدایا مجھے اکیلا مت چھوڑ۔ میں سوچتا تھا کہ نہ صرف میں ظاہری طور پر اکیلا ہوگیا ہوں بلکہ میرے قلب وذہن میں جنم لینے والے کئی افکار اور خیالات بھی میری طرح تنہائی کا شکار ہیں کیونکہ میرے اردگرد رہنے والے لوگوں میں سے کوئی بھی انکا قائل نہیں ہے۔

جب میں قتل مرتد کا انکار کرتا تو سب ہی مجھے حقارت بھری نظروں سے دیکھتے۔ جب میں عدوانی جہاد سے انکار کرتا تو ہر طرف سے تنقیدِ شدید اور نفرین کا سامنا کرنا پڑتا۔ جب میں گزشتہ روایات میں مذکور کسی خرافانہ سوچ اور دیومالائی کہانی کا انکار کرتا تو مجھے زجر وتوبیخ کا نشانہ بنایا جاتا۔ یہی حال کئی اور عقائد کا تھا جن کی بگڑی ہوئی شکل کو میری فطرت سلیمہ تسلیم نہ کرتی تھی اور ان عقائد کی جس حقیقت تک میں اپنی سوچ کے مطابق پہنچا تھا انہیں میرا اردگرد کا معاشرہ قبول نہ کرتا تھا۔

فکر کے دکھ اور دعا

فکر اور سوچ کے دکھ دعاؤں میں ڈھلے تو وہ استجابت کے انعام پا گئیں اور اچانک ہدایت کے در کھلنے لگے۔ یہ 2011ء کے شروع کی بات ہے جب عرب سپرنگ کی ابھی ابتداء تھی اور آئے دن عرب ممالک میں مظاہرات ہورہے تھے۔ اتفاقاً میں نے ایم ٹی اے دیکھا جس پر پروگرام الحوار المباشر چل رہا تھا جس میں سلفی اور وہابی عقائد کا ردّ نہایت اختصار لیکن محکم آیات اور قاطع دلائل کے ساتھ کیا جارہا تھا۔ عجیب بات ہے کہ یہاں بیان کیا جانے والا موقف وہی تھا جس تک میں اپنی فطرتِ سلیمہ کی وجہ سے گہری سوچ کے بعد پہنچا تھا۔ فرق یہ تھا کہ میرے پاس دلائل نہ تھے۔ یہ سب کچھ سنا اور دیکھا تو میرے ضبط کے سب بندھن ٹوٹ گئے اور میں نے بے ساختہ باآواز بلند کہا: اللہ اکبر، اللہ اکبر۔ یہ سچے مومنوں کی جماعت ہے۔ میرے اس غیر معمولی حرکت کو دیکھ کر میری بیوی بہت حیران ہوئی اور مجھ سے پوچھا کہ کیا ہوا ہے؟ میں نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور چینل پر چلنے والے پروگرام کو سننے کا کہا۔ اس وقت تک مجھے نہ جماعت احمدیہ کا علم تھا نہ یہ علم تھا کہ یہ کس کا چینل ہے اور یہ کون لوگ ہیں جو سلفیوں اور وہابیوں کے عقائد کا مدلل ردّ کرتے جارہے ہیں۔ ابتداء میں میں نے سوچا کہ یہ چند اشخاص ہیں جنہیں علم وفکر کی روشنی عطا ہوئی ہے اور انہوں نے اس خیر کو پھیلانے کیلئے اپنا چینل کھول رکھا ہے۔ میں بہت خوش تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے ہم خیال ساتھیوں سے ملا دیا ہے جن کے پاس صرف درست عقائد ہی نہیں انکے حق میں قاطع دلائل بھی ہیں۔ میں نے الحوار المباشر کا وہ پروگرام آخر تک دیکھا جس کے بعد مجھے یقین ہوگیا کہ یہ سچے لوگ ہیں۔

بڑا سرپرائز

میں نے جو مانگا مجھے اس سے بہت زیادہ مل گیا تھا اور ان صادقوں کی محبت میرے دل میں میخ کی طرح گڑھ گئی تھی۔ لیکن اس روز مجھے ایک اور سرپرائز ملا جو پہلے سے بھی بڑا تھا۔ وہ یہ کہ میں نے علماء کے اس پینل کو امام مہدی اور مسیح موعود کا ذکر کرتے ہوئے سنا۔ پھر کچھ دیر کے بعد اسی چینل پر کچھ اقتباسات پیش کئے گئے جن کے نیچے لکھا تھا مرزا غلام احمد علیہ السلام الامام المہدی والمسیح الموعود۔ میں نے اس کلام سے محض چند سطریں ہی پڑھی تھیں کہ بے اختیاری کے عالم میں کہہ اٹھا کہ ایسا کلام تو کوئی نبی ہی کہہ سکتا ہے۔ یہ الفاظ میرے منہ سے اس وقت نکلے جب مجھے ابھی علم بھی نہ تھا کہ جس شخص کو یہ علماء مسیح موعود اور امام مہدی مانتے ہیں اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادمِ صادق کی حیثیت سے امتی نبی ہونے کا بھی دعویٰ کیا ہے۔ .... (باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 13 نومبر 2015)

نماز جنازہ حاضر وغائب

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28رنومبر 2015بروز ہفتہ صبح 10 بجے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

(1)مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ

(اہلیہ مکرم ہدایت اللہ شاد صاحب، ریٹائرڈ انسپکٹر بیت المال، حال یوکے)

20رنومبر 2015 کوطویل علالت کے بعد 73سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وناالیہ راجعون۔آپ حضرت بھاگ دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی پوتی اور مکرم حاکم دین صاحب آف پسرور کی بیٹی تھیں۔نمازوں کی پابند، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی، چندوں اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کرحصہ لینے والی، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔آپ نے اپنا نصف زیور مسجد خدیجہ جرمنی اور نصف مریم شادی فنڈ میں پیش کرنے کی توفیق پائی۔مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹی اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں ۔آپ مکرم ظہور احمد صاحب مربی سلسلہ (دفتر پرائیوٹ سیکرٹری لندن) کی ممانی اور مکرم احمد نصیر الدین صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ بیت النور کی والدہ تھیں۔

(2)مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب

(ابن مکرم چوہدری لال دین صاحب، ہنسلو، یوکے)

26رنومبر 2015 کو 85 سال کی عمر میں وفات پاگئے ۔ اناللہ واناالیہ راجعون ۔آپ 1961 میں یوکے آئے تھے۔ہنسلو جماعت میں آپ کوسیکرٹری تبلیغ اور سیکرٹری تعلیم وتربیت کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔اس کے علاوہ جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کو ایئرپورٹ سے لانے کی خدمت بھی بجالاتے رہے۔آپ کوتبلیغ کا بہت شوق تھا۔ابتدائی ایام میں اپنا گھر جماعتی میٹنگز اور پروگراموں کیلئے پیش کرتے رہے۔ بہت دعاگو، خدمت کا جذبہ رکھنے والے، باوفا اور ملنسار انسان تھے ۔ خلافت سے والہانہ عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1)مکرمہ صائمہ صدیق صاحبہ

(اہلیہ مکرم صدیق احمد بٹ صاحب، مالی مغربی افریقہ)

5رنومبر 2015 کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد 35 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ اپنے میاں کے ساتھ ہیومنٹی فرسٹ کے سلائی سینٹر میں ٹیچر کی حیثیت سے خدمت بجالا رہی تھیں۔ آپ بہت دعاگو، چندوں میں باقاعدہ، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔خلافت سے نہایت عقیدت اور اخلاص کا تعلق تھا۔اپنی اولاد کوبھی خلافت سے گہری وابستگی کی تلقین کیا کرتی تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2)مکرم احمد خان صاحب

(آف آملاپورم، آندھرا پردیش، انڈیا)

4رنومبر 2015 کو 85 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اناللہ واناالیہ راجعون۔آپ صوم وصلوۃ کے پابند، مخلص ، باوفا اور فدائی احمدی تھے۔تبلیغ کا غیر معمولی جوش تھا۔ آپ کے ذریعہ کئی افراد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ خلافت سے گہری وابستگی اور اخلاص ووفا کا تعلق تھا۔ MTA پر حضور انور کے خطبات اور خطابات کو بڑے غور سے سنا کرتے تھے آپ نے ضلع ایسٹ گوداوری کے ناظم انصار اللہ اور زونل امیر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

(3)مکرمہ شازیہ ناہید صاحبہ(اہلیہ مکرم مسعود احمد اعوان صاحب آف Ludwighafen جرمنی)

3راکتوبر 2015 کو 40سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔ آپ ہمیشہ جماعتی خدمت اور مالی قربانیوں میں پیش پیش رہتیں۔ بڑے اخلاص اور محبت سے خدمت کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔اپنی بیماری کا تمام عرصہ صبر سے گزارا۔ آپ جماعت سے اور خلافت سے گہری عقیدت کا تعلق رکھتی تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں شوہر کے علاوہ دو بچیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(4)مکرم عبدالغفار صاحب

(ابن مکرم ارشاد احمد صاحب، دارالعلوم شرقی، حلقہ ہادی ربوہ)

19رنومبر 2015 کو 50سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔ آپ کو اپنے حلقہ میں منتظم اطفال، زعیم مجلس خدام الاحمدیہ اور 6سال صدر محلہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔آپ غریب پرور ، ہر ایک کے ہمدرد، اچھے اخلاق کے مالک مخلص اور نیک انسان تھے ۔خلافت سے گہری محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔آپ کی محنت اور کوششوں سے حلقہ میں مسجد کی تعمیر عمل میں آئی ۔مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں بوڑھے والدین اور اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(5)مکرم شیخ عبدالحکیم صاحب (آف کینیڈا)

14رنومبر 2015 کومختصر علالت کے بعد 96سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔آپ ایک پُرجوش داعی الی اللہ تھے۔تبلیغ کی پاداش میں آپ کو دومرتبہ اسیر راہ مولیٰ رہنے کی سعادت ملی۔ کینیڈا شفٹ ہونے کے بعد بھی آپ نے تبلیغ کا کام جاری رکھا۔آپ تبلیغ کا کوئی موقع بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔ جب بھی باہر نکلتے تو کچھ جماعتی لٹریچر ضرور اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ٹورانٹو کی تمام اردو اخبارات کے ایڈیٹروں کے ساتھ اچھا رابطہ تھا اور آپ کے مضامین بھی ان اخبارات میں شائع ہوتے رہتے تھے۔آپ نے قرآن کریم کا گورمکھی ترجمہ ایک بڑی تعداد میں اپنے ملنے والے سکھ احباب کو دیا۔ ہر سال کثیر تعداد میں غیراز جماعت احباب کوجلسہ سالانہ پر بھی لے کرآتے تھے۔ بہت نیک ، مخلص اور باوفا انسان تھے۔مرحوم موصی تھے۔

(6)مکرم منصور احمد پال صاحب

(ابن مکرم محمد دین پال صاحب آف رانچی، انڈیا۔ حال مقیم ورجینیا، امریکہ)

2رنومبر 2015 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔آپ 1967 میں ملازمت کی غرض سے سعودی عرب چلے گئے جہاں 1980 میں جماعت Al-Khobar کے صدر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔1989 میں آپ اپنی فیملی کے ہمراہ امریکہ شفٹ ہوگئے جہاں اپنی لوکل جماعت میں آپ کوسیکرٹری تربیت اور سیکرٹری وصایا کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔آپ خاموش طبع، عاجز، نیک اور مخلص انسان تھے ۔ MTA کے ارتھ سٹیشن پر خدمت بجالانے کے ساتھ اکثر احمدی گھروں میں خود جاکر ایم ٹی اے کی ڈش لگاتے رہے۔قرآن کریم سے بہت محبت تھی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کوصبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین

......☆......☆......☆......

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

سٹڈی ابراڈ
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Study Abroad
10 Offices Across India
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
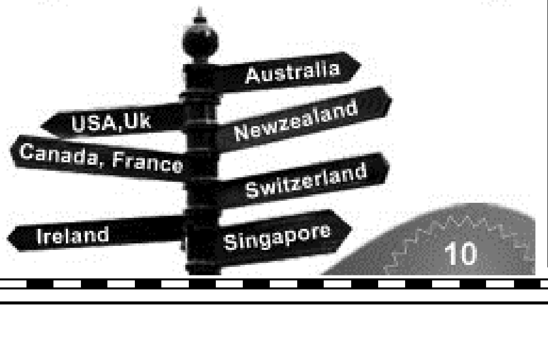

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

جس تباہی کی طرف دنیا تیزی سے جارہی ہے اس کے لئے احباب جماعت کو بہت زیادہ دعا کی طرف توجہ کرنی چاہئے اللہ تعالیٰ حکومتوں اور طاقتوں کو عقل دے کہ دنیا کو تباہی کی طرف اور بربادی کی طرف نہ لے کر جائیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 4۔دسمبر 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو بھیج کر اسلام کی نشاتِ ثانیہ کا آغاز فرمایا۔ وہ لوگ یقینا بڑے خوش قسمت تھے جنہوں نے چودہ سو سال بعد پھر تازہ بہ تازہ وحی والہام کے نازل ہونے کا زمانہ پایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آ کر اس سے براہ راست فیض پایا۔ جب انسان تصور کی آنکھ سے دیکھے کہ کس طرح وہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گرد اپنے آپ کو پا کر اپنی قسمت پر اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کا شکر کرتے ہوں گے تو دل کی عجیب کیفیت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کیسے اپنے وعدوں کا سچا ہے کہ اس نے جب فرمایا کہ میں آخرین میں بھی ایسے لوگ پیدا کروں گا جو پہلوں سے ملنے والے ہوں گے تو وحی والہام کے تازہ بتازہ نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے ذریعہ دکھا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے والوں کے ایمانوں کو مضبوط تر کر دیا۔ وہ ہر روز اس تلاش سے صبح کا آغاز کرتے تھے کہ پتا کریں کہ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کیا تازہ وحی والہام ہوا ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ہماری یہ عادت تھی میری حالت تھی کہ ادھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز کے لئے تشریف لے گئے اور ہم نے جھٹ جا کر کاپی اٹھا کر دیکھی کہ دیکھیں کیا تازہ الہام ہوا ہے۔ یا پھر خود مسجد میں پہنچ کر آپ کے دہن مبارک سے سنا۔

پس یہ ذوق وشوق تھا اس لئے کہ اپنے ایمانوں کو مزید صیقل کریں، مضبوط کریں۔ اس کی برکات حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر اور حمد کریں کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائی۔ پھر بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا کہ کسی صحابی کی موجودگی میں الہام ہوتا اور وہ خوش قسمت بھی اللہ تعالیٰ کی وحی کو سن رہا ہوتا۔ بعض دفعہ ایسی کیفیت بھی ہوتی کہ ساتھ بیٹھے ہوئے سن رہا ہوتا۔ ایسے ہی ایک بزرگ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ کہتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک وحی جس کے شروع میں الرحیٰ آتا ہے اور جو خاص ایک رکوع کے برابر ہے وہ ایسی حالت میں نازل ہوئی جبکہ حضرت صاحب کو درد گردہ کی شکایت تھی اور سید فضل شاہ صاحب آپ کو دبا رہے تھے۔ گویا ان کو یہ خاص فضیلت حاصل تھی کہ ان کی موجودگی میں دباتے ہوئے حضرت صاحب پر وحی نازل ہوئی اور وحی بھی اس طرز کی تھی کہ کلام بعض دفعہ اونچی آواز سے آپ کی زبان پر جاری ہو جاتا تھا۔ یہ الہام جس کا یہ ذکر فرما رہے ہیں۔ یہ اس واقعہ اور مقدمے کے بارے میں ہیں جب مرزا امام الدین صاحب وغیرہ نے دیوار کھینچ کر راستے بند کر دیئے تھے۔ عدالت میں جو کاغذات پیش ہوئے ان کی رو سے فیصلہ مخالفین کے حق میں ہوتا نظر آتا تھا بلکہ انہوں نے مشہور کر دیا تھا کہ جلد مقدمہ خارج ہو جائے گا لیکن جس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دی تھی اسی طرح ہوا اور آخر وقت میں ایک ایسا ثبوت کاغذات میں مل گیا جس سے اس زمین پر مرزا امام دین صاحب کے ساتھ حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد بھی قابض حصہ دار تھے چنانچہ عدالت نے آپ علیہ السلام کے حق میں فیصلہ دیا اور دیوار گرانے کا حکم دیا۔ یہ وحی بھی بڑی شان اپنے اندر رکھتی ہے۔ پس یہ وحی بڑی شان سے پوری ہوئی اور مختلف جگہوں پر آپ نے اس کا ذکر فرمایا ہوا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجالس کا ذکر فرماتے ہوئے حضرت مصلح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ہمارے کانوں میں بھی ابھی تک وہ آوازیں گونج رہی ہیں جو ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے براہ راست سنیں۔ فرماتے ہیں میں چھوٹا تھا مگر میرا مشغلہ یہی تھا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں بیٹھا رہتا اور آپ کی باتیں سنتا۔ فرماتے ہیں ہم نے ان مجالس میں اس قدر مسائل سنے ہیں کہ جب آپ کی کتابوں کو پڑھا جاتا ہے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ تمام باتیں ہم نے پہلے سنی ہوئی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عادت تھی کہ آپ دن کو جو کچھ لکھتے وہ شام کو مجلس میں آ کر بیان کر دیتے اس لئے آپ کی تمام باتیں ہم کو حفظ ہیں اور ہم ان مطالب کو خوب سمجھتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی منشاء اور آپ کی تعلیم کے مطابق ہیں۔

پھر حقیقی ایمان کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ ایک ماں کو اس کے بچے کی خدمت کے لئے اگر صرف دلائل دیئے جائیں اور کہا جائے کہ اگر تم خدمت نہیں کرو گی تو گھر کا نظام درہم برہم ہو جائے گا اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو یہ دلائل اس پر ایک منٹ کے لئے بھی اثر انداز نہیں ہو سکتے۔ ماں کو دلیلوں سے بچے کی خدمت پر مجبور نہیں کیا جاتا۔ وہ اگر خدمت کرتی ہے تو صرف اس جذبہ محبت کے ماتحت جو اس کے دل میں کام کر رہا ہوتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ ایمان العجائز ہی انسان کو ٹھوکروں سے بچاتا ہے ورنہ وہ لوگ جو حیل و حجت سے کام لیتے ہیں اور قدم قدم پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں حکم کیوں دیا گیا ہے اور فلاں کام کرنے کو کیوں کہا گیا ہے وہ بسا اوقات ٹھوکر کھا جاتے ہیں اور ان کا رہا سہا ایمان بھی ضائع ہو جاتا ہے لیکن کامل الایمان شخص اپنے ایمان کی بنیاد مشاہدے پر رکھتا ہے۔ وہ دوسروں کے دلائل کو سن تو لیتا ہے مگر ان کے اعتراضات کا اثر قبول نہیں کرتا کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کو اپنی روحانی آنکھوں سے دیکھ چکا ہوتا ہے۔

حضرت منشی اروڑے خان صاحب کے اخلاص کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مصلح موعود بیان فرماتے ہیں کہ منشی صاحب مرحوم مہینہ میں ایک بار ضرور قادیان آ جاتے تھے اور جس دن ان کے قادیان آنے کا موقع ہوتا تو ان کے دفتر کا افسر دفتر والوں سے کہہ دیتا کہ آج جلدی کام ختم ہونا چاہئے کیونکہ منشی جی نے قادیان جانا ہے اگر وہ نہ جا سکے تو ان کے دل سے ایسی آہ نکلے گی کہ میں برباد ہو جاؤں گا اور اس طرح ہمیشہ ان کو ٹھیک وقت پر فارغ کر دیتا۔ افسر گو ہندو تھا مگر آپ کی نیکی تقویٰ اور قبولیت دعا کا اس پر ایسا اثر تھا کہ وہ آپ ہی آپ ان کے لئے قادیان آنے کا وقت نکال دیتا اور کہتا کہ اگر یہ قادیان نہ جا سکے تو ان کے دل سے ایسی آہ نکلے گی کہ میں نہیں بچ سکوں گا۔

تو یہ ان بزرگوں کا غیروں پر بھی اثر تھا جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منہ کو دیکھا ہوا تھا اور پھر اخلاص میں بڑھے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ سے ان کا ایک تعلق تھا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ انسان جیسا اللہ تعالیٰ سے معاملہ کرتا ہے ویسا ہی وہ اس سے کرتا ہے۔ پس جس رنگ میں انسان اپنے دل کو اس کے لئے پگھلاتا ہے اسی رنگ میں اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ سلوک کرتا ہے۔ دنیا اسے مارتی ہے اسے گالیاں دیتی ہے اسے دبانے کی کوشش کرتی ہے مگر وہ ہر دفعہ دبائے جانے کے بعد گیند کی طرح پھر ابھرتا ہے۔ ایسے مؤمنوں کو ہر طرح کی روکوں کے باوجود اللہ تعالیٰ بڑھاتا ہے اور یہی حقیقی جماعت ہوتی ہے جو ترقی کرتی ہے اور ایسا ایمان پیدا کرنا چاہئے۔ پس اپنے دلوں کو ایسا ہی بناؤ اور ایسی محبت سلسلے کے لئے پیدا کرو پھر دیکھو تمہیں اللہ تعالیٰ کس طرح بڑھاتا ہے۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کے ہو جاتے ہیں ان کو تو مانگنا بھی نہیں پڑتا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہ مطلب نہیں کہ دعا کرتے ہی نہیں بلکہ کبھی کبھی کامل مؤمنوں پر ایسی کیفیات آتی ہیں۔ بعض اس تعلق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے ناز و نخرے کر رہے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ خود ہماری ضرورت کو پورا کرے گا مگر یہ مقام یونہی حاصل نہیں ہوتا۔ یہ مت خیال کرو کہ تم یونہی بیٹھے رہو اپنے قلوب میں محبت نہ پیدا کرو۔ نمازوں میں خشوع وخضوع پیدا نہ کرو۔ صدقہ وخیرات اور چندوں میں غفلت کرو۔ جھوٹ اور فریب سے کام لیتے رہو اور پھر بھی اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے وارث ہو جاؤ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ سے تعلق کیسے کیسے نشان دکھاتا ہے۔ اس بارے میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنا ہوا ہے کہ ایک دفعہ غالباً ہارون الرشید کے زمانے میں ایک بزرگ جو اہل بیت میں سے تھے اور جن کا نام موسیٰ رضا تھا اس بہانے سے قید کر دیئے گئے کہ ان کی وجہ سے فتنے کے پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ ایک دفعہ آدھی رات کے وقت ایک شخص سپاہی ان کے پاس قید خانے میں رہائی کا حکم لے کر پہنچا وہ بہت حیران ہوئے کہ اس طرح میری رہائی کا فوری حکم کس طرح ہو گیا۔ وہ بادشاہ سے ملے تو اس سے پوچھا کہ کیا بات ہے کہ آپ نے مجھے اس طرح یکا یک رہا کر دیا۔ اس نے کہا کہ وجہ یہ ہوئی کہ میں سو رہا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ کسی نے آ کر مجھے جگایا ہے۔ خواب میں ہی میری آنکھ کھل گئی تو پوچھا آپ کون ہیں تو معلوم ہوا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ کیا حکم ہے تو آپ نے فرمایا کہ ہارون الرشید یہ کیا بات ہے کہ تم آرام سے سو رہے ہو اور ہمارا بیٹا قید خانے میں ہے۔ یہ سن کر مجھ پر ایسا رعب طاری ہوا کہ اسی وقت رہائی کے احکام بھجوائے۔

حضرت مصلح موعود اس کے بعد پھر حوالہ دیتے ہیں دوبارہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک عاشق کا وہی منشی اروڑا صاحب مرحوم کا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشاق میں سے تھے یہ ان کی بھی عادت تھی کہ وہ کوشش کرتے کہ ہر جمعہ یا اتوار کو وہ قادیان پہنچ جایا کریں۔ چنانچہ جب انہیں چھٹی ملتی یہاں آ جایا کرتے تھے اور مہینے میں ایک دفعہ تو پہلے ذکر ہو چکا ہے اور پھر جب آتے تھے اپنے سفر کا ایک حصہ پیدل طے کرتے تھے تاکہ کچھ رقم بچ جائے اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کر سکیں۔ ان کی تنخواہ اس وقت بہت تھوڑی تھی۔ غالباً پندرہ بیس روپے تھی اور اس میں سے وہ نہ صرف گزارہ کرتے بلکہ سفر خرچ بھی نکالتے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بھی نذرانہ پیش کرتے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں میں نے ان کو ہمیشہ ایک ہی کوٹ میں دیکھا ہے دوسرا کوٹ پہنتے ہوئے میں نے ان کو ساری عمر نہیں دیکھا۔ انہوں نے تہہ بند باندھا ہوا ہوتا تھا اور معمولی سا کرتہ ہوتا تھا۔ ان کی

بڑی خواہش یہ ہوتی تھی کہ وہ آہستہ آہستہ کچھ رقم جمع کرتے رہیں اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں نذرانہ عقیدت کے طور پر پیش کر دیں۔ رفتہ رفتہ وہ اپنی دیانت کی وجہ سے ترقی کرتے گئے اور تحصیلدار بھی ہو گئے۔

پھر ان کا جو مشہور واقعہ ہے حضرت مصلح موعود نے بیان کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد ایک دن آئے مجھے بلایا باہر اور بڑی شدت سے رونا شروع کر دیا۔ حضرت مصلح موعود نے کہا مجھے سمجھ نہیں آئی کہ کیا وجہ ہے۔ پھر انہوں نے تین یا چار سونے کی اشرفیاں نکال کر دیں کہ یہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دینا چاہتا تھا لیکن توفیق نہیں ملی اور اب جبکہ مجھے توفیق ہوئی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس دنیا میں نہیں اور اس پر پھر بڑی شدت سے رونا شروع کر دیا۔ تو حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہ ہوتا ہے عشق۔ اگر دنیا کی یہ نعمتیں کوئی نعمتیں ہیں اور اگر واقع میں ہمیں ان سے حقیقی کوئی آرام پہنچ سکتا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے واقعہ کا فرماتے ہیں کہ دنیا کی نعمتیں بہت ہیں اور اگر ہمیں حقیقی آرام پہنچ سکتا ہے تو ایک مؤمن کا دل ان کو استعمال کرتے وقت ضرور دکھتا ہے کہ اگر یہ نعمتیں ہیں تو اس قابل تھیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملتیں۔ حضرت عائشہ کا ایک واقعہ بھی آتا ہے کہ جب آپ کو نرم آٹے کی روٹی ملی تو آنکھوں میں آنسو آ گئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ نہیں ملتا تھا اور آپ موٹے کُٹے ہوئے آٹے کی روٹی کھایا کرتے تھے۔

ایک اسی ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے اپنے عشق کا ذکر کرتے ہوئے ایک واقعہ حضرت مصلح موعود لکھتے ہیں۔ فرماتے ہیں یہ فرمانے کے بعد کہ اگر یہ نعمتیں کسی قابل تھیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملتیں اور پھر آپ کے بعد آپ کے ظل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملتیں۔ فرماتے ہیں کہ میں چھوٹا ہی تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں مجھے شکار کا شوق پیدا ہو گیا۔ ایک ہوائی بندوق میرے پاس تھی۔ ایئر گن سے میں شکار مار کر گھر لایا کرتا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام چونکہ کھانا کم کھایا کرتے تھے اور آپ کو دماغی کام زیادہ کرنا پڑتا تھا اور میں خود آپ سے یا کسی اور طبیب سے سنا ہوا تھا کہ شکار کا گوشت دماغی کام کرنے والوں کے لئے مفید ہوتا ہے اس لئے میں ہمیشہ شکار آپ کی خدمت میں پیش کر دیا کرتا تھا۔ مجھے یاد نہیں کہ اس زمانے میں میں نے خود کبھی شکار کا گوشت اپنے لئے پکوایا ہو ہمیشہ یہ شکار مار کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دے دیا کرتا تھا۔ تو جب انسان کو اپنے محبوب سے محبت کامل ہوتی ہے تو پھر یا تو وہ کسی چیز کو راحت ہی نہیں سمجھتا اور یا اگر راحت سمجھتا ہے تو کہتا ہے یہ اس محبوب کا حق ہے۔

حقہ پینے کی عادت میں گرفتار ایک شخص کا واقعہ بیان کرنے کے بعد حضور پرنور نے فرمایا کہ اب اسی حقہ کی وجہ سے ایک نشے کی عادت تھی اس شخص کو، جس کی وجہ سے قادیان کا نیک ماحول اس شخص کے لئے مصیبت بن گیا اور نیک موحول سے جان چھڑا کر وہ شخص بھاگ گیا اور دین کا علم سیکھنے سے محروم رہا حضرت مسیح موعودؑ کی صحبت پانے سے محروم رہا، یہ سب نشہ کرنے والوں کے لئے بھی ایک سبق ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اب میں دنیا کے جو حالات ہو رہے ہیں اس کے بارے میں مختصر بتانا چاہتا ہوں کہ جس تباہی کی طرف دنیا تیزی سے جا رہی ہے اس کے لئے احباب جماعت کو بہت زیادہ دعا کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ نام نہاد اسلامی حکومت جو عراق اور شام میں قائم ہے اس کے خلاف اب مغربی حکومتوں نے فرانس کے ظالمانہ واقعہ کے بعد جو سخت اقدامات کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور ہوائی حملے کرنے کا منصوبہ بنایا ہے بلکہ شروع کر دیئے ہیں اگر ان حکومتوں نے یہ حملے کرنے ہیں تو پھر ان پر کریں جو ظلم کر رہے ہیں ان حملوں سے اللہ تعالیٰ معصوموں اور عوام الناس کو محفوظ رکھے۔ وہاں رہنے والے شام وغیرہ میں اکثر تو ایک چکی میں پس رہے ہیں۔ نہ ادھر کا راستہ ہے نہ ادھر کا راستہ ہے۔ پھر ہمسایہ مسلمان ممالک بھی اس فتنہ کو ختم کرنے میں سنجیدہ نہیں ہیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ خود ہمسایہ ممالک مل کر وہاں کی حکومتوں کی مدد کر کے اس فتنے کو ختم کرتے۔ بدقسمتی سے مسلمان ممالک کی حکومتیں بھی اپنے اپنے ممالک میں بے انصافی اور ظلم سے کام لے رہی ہیں۔ گویا کہ ایسے پیچ دار حالات ہو چکے ہیں کہ جنگ عظیم کی صورت ہے۔ گو کہ چھوٹے پیمانے پے بلکہ ہمیں یہ کہنا چاہئے کہ جنگ عظیم شروع ہو چکی ہے۔ اب یہاں کے بہت سے تجزیہ نگار اس بات کو تسلیم کرنے لگ گئے ہیں لکھنے بھی لگ گئے ہیں کہ جنگ عظیم شروع ہے۔ اس بات کی طرف میں تو گزشتہ کئی سال سے توجہ دلا رہا ہوں گو اب یہ لوگ خود بھی ایسی باتیں کر رہے ہیں کرنے لگ گئے ہیں لیکن اب بھی یہی لگ رہا ہے کہ انصاف سے کام لینے کی طرف توجہ نہیں ہوگی۔ نہ بڑی طاقتوں کو نہ مسلمان حکومتوں کو اس طرف توجہ ہوگی۔ بظاہر لگتا ہے کہ نام نہاد اسلامی حکومت کے خلاف سب کارروائی کر رہے ہیں مل کے۔ اس لئے اگر اس کو ختم کر دیں یا ختم کر سکتے ہوں تو امن کے حالات پیدا ہو جائیں گے لیکن بعض حالات اس طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ یہ فتنہ ختم ہو بھی گیا تو حالات نہیں سدھریں گے بلکہ اس کے بعد بڑی طاقتوں کی آپس میں کھینچا تانی شروع ہو جائے گی۔ اور بعید نہیں کہ جنگ شروع ہو جائے کیونکہ روس اور دوسری مغربی طاقتوں کی آپس میں رنجشیں بڑھتی چلی جا رہی ہیں اور پھر عوام ہی زیادہ تر مریں گے۔ گزشتہ جنگوں میں بھی ہم نے یہی دیکھا۔ عوام ہی مرتے ہیں۔ معصوم لوگ مرتے ہیں۔ اس لئے بہت زیادہ دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو تباہی سے بچائے۔ اس کے علاوہ بھی احتیاطی تدابیر کے لئے گزشتہ سالوں میں میں نے جماعت کو توجہ دلائی تھی اس طرف بھی توجہ دیں۔ مختصراً بعض باتوں کی طرف میں نے اشارہ کر دیا ہے۔ پھر میں توجہ دلاتا ہوں کہ دعاؤں کی طرف بہت توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ حکومتوں اور طاقتوں کو عقل دے کہ دنیا کو تباہی کی طرف اور بربادی کی طرف نہ لے

ضروری اعلان برائے ریزرویشن ریل و ہوائی جہاز

جلسہ سالانہ قادیان 2015 میں تشریف لانے والے مہمانان کرام کی اذگاہی کیلئے یہ اعلان ہے کہ حسب سابق امسال بھی جلسہ سالانہ کے شعبہ ریزرویشن کی طرف سے ریلوے و ہوائی جہاز کی ریزرویشن وکینسلنگ کا انتظام کیا گیا ہے۔ لہٰذا جن احباب کرام نے قادیان سے واپسی کی ریل یا ہوائی جہاز کی بکنگ کروانی ہے وہ ناظم صاحب ریزرویشن سے رابطہ کریں۔ (فون نمبر۔ 9915602293)

افسر جلسہ سالانہ قادیان

ضروری اعلان بابت منتقلی ریسیور MTA (K U BAND)

تمام احباب جماعت ہندوستان کو مطلع کیا جا رہا ہے کہ مورخہ 31 دسمبر 2015 سے K U BAND کی ڈش پر جس ریسیور (DVBS) کے ذریعہ ایم۔ٹی۔اے مشاہدہ کیا جا رہا تھا وہ اب سیٹلائیٹ کی منتقلی کی وجہ سے بند ہو جائے گا۔ احباب جماعت 30 دسمبر 2015 سے پہلے پہلے اپنے پرانے ریسیور (DVBS) بدل کر نئے DVB-S2 جس کو Mpeg4 ریسیور بھی کہا جاتا ہے خرید کر لگالیں تاکہ مستقبل میں ایم۔ٹی۔اے کے مشاہدہ میں کسی قسم کی دِقت کا سامنا نہ ہو۔

(ناظر نشر و اشاعت قادیان)

اعلان برائے کارکنان درجہ دوم صدر انجمن احمدیہ قادیان

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں محرر کے طور پر خدمت کے خواہش مند احباب کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ:

1۔ امیدوار کی عمر 25 سال سے کم ہونی ضروری ہے اور امیدوار کی تعلیم کم از کم 10+2 سیکنڈ ڈویژن کم از کم 45% فیصد نمبر حاصل کئے ہوں۔ اس سے تعلیم زائد ہونے کی صورت میں بھی کم از کم سیکنڈ ڈویژن یا اس سے زائد نمبر ہوں۔ 2۔ امیدوار کا خوش خط ہونا لازمی ہوگا اور اردو Inpage کمپوزنگ جاننا اور رفتار کم از کم 25 الفاظ فی منٹ ہونی چاہئے۔ 3۔ صرف وہ امیدوار خدمت کے اہل ہوں گے جو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے محررین کیلئے لئے جانے والے امتحان اور انٹرویو میں پاس ہوں گے۔ 4۔ جو دوست صدر انجمن احمدیہ میں بطور محرر خدمت کے خواہش مند ہوں اور مندرجہ بالا شرائط پر پورا اُترتے ہوں وہ درخواست دے سکتے ہیں۔ درخواست فارم نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان سے منگوالیں۔ اپنی درخواست مجوزہ فارم کی تکمیل کر کے نظارت دیوان میں بھجوا دیں۔ درخواست فارم ملنے پر امتحان کا انعقاد کیا جائے گا۔ اس اعلان کے بعد 2 ماہ کے اندر جو درخواستیں آئیں گی انہیں پر غور ہوگا۔ 5۔ نصاب امتحان کمیشن برائے کارکنان درجہ دوم کے ہر جز میں کامیاب ہونا لازمی ہے جو درج ذیل ہے۔

- قرآن کریم ناظرہ مکمل۔ پہلا پارہ باترجمہ
- چالیس جواہر پارے، ارکان اسلام، نماز مکمل باترجمہ
- کشتی نوح، برکات الدعا، دینی معلومات
- مضمون بابت عقائد جماعت احمدیہ
- نظم از درّثمین (شان اسلام)
- انگریزی بمطابق معیار انٹرمیڈیٹ (10+2)
- حساب بمطابق معیار میٹرک، عام معلومات

6۔ تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والوں کا انٹرویو ہوگا۔ خدمت کے لئے انٹرویو میں کامیابی لازمی ہے۔

7۔ تحریری امتحان و انٹرویو دونوں میں کامیابی کی صورت میں امیدوار کو نور ہسپتال قادیان سے طبی معائنہ کروانا ہوگا اور صرف وہی امیدوار خدمت کے اہل ہوں گے جو نور ہسپتال کی طبی بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوں گے۔ 8۔ اگر کسی امیدوار کی جماعت کی کسی آسامی میں سلیکشن ہوتی ہے تو اس صورت میں اس کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔ 9۔ سفر خرچ قادیان آمدورفت امیدوار کے اپنے ہوں گے۔

اعلان برائے کارکنان درجہ چہارم صدر انجمن احمدیہ قادیان

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے بعض ادارہ جات میں کارکن درجہ چہارم کی آسامی پُر کی جانی مقصود ہے۔

جو دوست صدر انجمن احمدیہ میں بطور درجہ چہارم خدمت کے خواہش مند ہوں وہ درج ذیل شرائط کے مطابق درخواست دے سکتے ہیں۔

1۔ امیدوار کیلئے تعلیم کی کوئی شرط نہیں ہے۔ 2۔ امیدوار کی عمر 25 سال سے کم ہونی ضروری ہے۔ برتھ سرٹیفکیٹ پیش کرنا ضروری ہوگا۔ 3۔ وہی امیدوار خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو انٹرویو بورڈ تقرر کارکنان میں کامیاب ہوں گے۔ 4۔ وہی امیدوار خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو نور ہسپتال قادیان کے میڈیکل بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحتمند اور تندرست ہوں گے۔ 5۔ امیدوار کے اخراجات سفر خرچ قادیان آمدورفت اپنے ہوں گے۔ 6۔ اگر کسی امیدوار کی آسامی میں سلیکشن ہوتی ہے۔ اس صورت میں اس کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

مجوزہ درخواست فارم نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ سے منگوالیں۔ اس اعلان کے 2 ماہ کے اندر جو درخواستیں آئیں گی اس پر غور ہوگا۔

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان)

مزید معلومات کیلئے رابطہ کر سکتے ہیں: موبائل: 09815433760 دفتر: 01782-501130

E-mail: nazaratdiwanqdn@gmail.com

اعلان نکاح و شادی خانہ آبادی

خاکسار کے بیٹے عزیزم نعمان احمد عدیل خادم وقف نو کا نکاح عزیزہ سلمٰی بیگم بنت مکرم ناظر خان صاحب مرحوم آف گھنڈرا ضلع کانگرہ ہماچل کے ساتھ اکہتّر ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولانا ظہیر احمد خادم صاحب ناظر دعوت الی اللہ جنوبی ہند نے 9 نومبر 2015 کو بمقام اندورہ ہماچل پڑھا۔ اسی روز شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ مورخہ 12 نومبر 2015 کو قادیان میں دعوت ولیمہ مسنونہ کا اہتمام کیا گیا۔ عزیز نعمان احمد عدیل خادم وقف نو مکرم بشیر احمد خادم صاحب مرحوم درویش کا پوتا اور مکرم قریشی فضل حق صاحب درویش مرحوم کا نواسہ ہے۔ رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(منیر احمد خادم، ناظر اصلاح و ارشاد جنوبی ہند)

بقیہ رپورٹ دورہ جاپان از صفحہ 24

تہذیب کا جاپان کی تاریخ سے پتہ چلتا ہے۔ بنیادی طور پر اس مذہب میں کامی (Kami) یا مختلف مخفی اور فائدہ رساں طاقتوں کا تصوّر پایا جاتا ہے۔ اور یہ تصوّر مختلف خداؤں کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ سورج دیوتا، زمینی دیوتا اور موت کے دیوتاؤں Yomi کا تصوّر اس مذہب میں واضح رنگ میں پایا جاتا ہے۔ اسی طرح موت اور شفا دینے والی طاقت Okuninushi کا بھی واضح اشارہ پایا جاتا ہے۔ بعد ازاں فوت شدہ بزرگوں کو بھی Kami میں شامل کر کے ان کی خاص مواقع پر عزّت و تکریم کا عقیدہ بھی شامل ہو گیا کہ وہ بھی انسان کی حفاظت پر مامور ہیں اور پھر بعد ازاں یہ عقیدہ اس مذہب کا حصّہ بن گیا کہ شہنشاہ جاپان مقدس روح اور تمام قوتوں کا منبع ہے۔ اسی لئے ان روحوں کو خوش کرنے کے لئے سال بھر میں مختلف تہوار منائے جاتے ہیں۔

پروگرام کے مطابق اڑھائی بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Meiji Shrine جانے کے لئے ہوٹل سے روانہ ہوئے اور تین بجکر دس منٹ پر یہاں تشریف آوری ہوئی۔ شرائن کے مین گیٹ پر ایک پروٹوکول پریسٹ (Priest) اور Dr. Mike Sata صاحب (یہ وہی بزنس مین ہیں جن کا ذکر کیا گیا ہے) نے حضور انور کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اس موقع پر شنٹوازم کے ایک پروفیسر اور ریسرچ سکالر Mr. Masahird Sato بھی آئے ہوئے تھے۔ موصوف نے بھی حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے مصافحہ کی سعادت پائی۔ بعد ازاں شرائن کے مین گیٹ Torii سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اندر لے جایا گیا۔ ڈاکٹر Sata صاحب اور پریسٹ شرائن کے مختلف حصّوں کا تعارف ساتھ ساتھ کرواتے رہے۔ تعارف کرواتے ہوئے پریسٹ نے اس شرائن کی تاریخ بیان کی اور اس کا مقصد بیان کیا اور بتایا کہ یہاں پر لوگ روحانی تبدیلی کے لئے آتے ہیں اور اپنے آپ کو پاک کرتے ہیں۔ نئے سال کے آغاز پر قریباً تین ملین لوگ یہاں آتے ہیں اور دوران سال قریباً دس ملین لوگ اس شرائن کا وزٹ کرتے ہیں۔

موسم بہار میں مظاہر قدرت کو خوش کرنے کیلئے پھولوں کی زیب و آرائش بھی ان کے مذہب کا حصّہ ہے۔ چنانچہ اس شرائن کے ایک حصّہ میں جاپان میں پیدا ہونے والے مختلف اقسام اور خوشنما رنگوں کے پھول مختلف حصّوں میں بڑی خوبصورتی سے سجائے گئے تھے۔

کچھ آگے بڑھنے کے بعد ایک جگہ پانی کا انتظام کیا گیا ہے۔ جہاں لوگ اپنے ہاتھ دھوتے ہیں اور ایسا کرنا اس بات کی علامت ہے کہ اس سے انسان کا ذہن اور جسم پاک ہوتا ہے اور اس مذہب کے ماننے والوں کے نزدیک یہ ایسے ہی ہے کہ جس طرح مسلمان نماز سے قبل وضوء کرتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے ہاتھ دھوئے۔

مین گیٹ سے شرائن کے اندرونی حصّہ کا فاصلہ 700 میٹر ہے۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شرائن کے اس اندرونی حصّہ کے قریب پہنچے تو پروگرام کے مطابق ڈپٹی چیف پریسٹ Shigehiro Miyazaki نے اپنے ممبران کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا اور پورے اعزاز کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور نے موصوف کا شکریہ ادا کیا۔

ڈپٹی چیف پریسٹ نے اس شرائن کے بارہ میں مزید تعارف کروایا۔ گفتگو کے دوران ان پریسٹ کی طرف سے اس بات کا ذکر ہوا کہ ہمارے مذہب کے مطابق مختلف قدرتی چیزوں کے جو مختلف خدا ہیں ان کے پیچھے کسی بڑے خدا کا تصوّر ہونا چاہئے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک خدا کا تصوّر تو موجود ہے۔ ’’اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ‘‘ ایک اللہ ہی ہے جو آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ ایک ہی خدا ہے اور یہ ساری نیچر یہ ساری دنیا اور اس میں موجود ہر چیز خدا کا ہی نشان ہے۔ ایک ہی خدا ہے جو تمام صفات کا مظہر ہے۔ دنیا کی تمام قدرتی چیزیں ایک ہی خدا کی صفات کا اظہار ہیں اور ایک ہی خدا کی پیدا کردہ ہیں۔

شرائن (Shrine) کے اندر ایک مخصوص لکڑی کی تختی پر اپنی خواہشات لکھ کر لٹکائی جاتی ہیں۔ سربراہان مملکت جب اس شرائن کا وزٹ کرتے ہیں تو یہاں آ کر مختلف تختیوں پر اپنے پیغامات لکھتے ہیں۔ حضور انور بھی اس جگہ پر تشریف لائے اور حضور انور کی خدمت میں ایک تختی پیش کی گئی کہ حضور انور اس پر کچھ لکھیں۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تختی پر لکھ رہے تھے تو اس موقع پر ڈاکٹر Sata جو پیچھے ایک طرف کھڑے تھے کہنے لگے یہاں دنیا کے مختلف سربراہان اور لیڈرز آ کر اپنی مختلف خواہشات کا اظہار کرتے ہیں اور اپنی مرادیں لکھتے ہیں۔ لیکن مَیں یہ جانتا ہوں کہ حضور انور کی یہی دعا اور خواہش ہے کہ دنیا میں امن قائم ہو۔ اور میں اس یقین پر قائم ہوں کہ اگر آج دنیا میں کوئی امن قائم ہو سکتا ہے تو خلیفۃ المسیح کے وجود سے ہی ہو سکتا ہے۔

ڈاکٹر Mike Sata صاحب پی ایچ ڈی ڈاکٹر ہیں اور جاپان میں میڈیکل آلات تیار کرنے والی ایک بڑی کمپنی کے مالک ہیں۔ ان کی کمپنی کے تیار کردہ آلات دنیا کے مختلف ممالک میں سپلائی کئے جاتے ہیں۔ آج اس شرائن کے وزٹ کا پروگرام بھی ڈاکٹر Sata صاحب کے ذریعہ ترتیب دیا گیا تھا۔ ڈاکٹر ساتا صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنی گاڑی پیش کی کہ حضور انور جاپان قیام کے دوران اس پر سفر کریں اور خصوصی طور پر ان کی طرف سے پیش کردہ اس گاڑی میں ہی اس شرائن میں آئیں۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت ہوٹل سے اس شرائن تک آنے اور پھر واپس ہوٹل جانے کے لئے یہ گاڑی استعمال فرمائی اور بعد ازاں شکریہ کے ساتھ انہیں واپس بھجوا دی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تختی پر درج ذیل عبارت رقم فرمائی:

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

Allah is The Light of Heavens and the Earth. Allah reward the Emperor Meiji for his peace creating work in the country and the world.’’

بعد ازاں ڈپٹی چیف پریسٹ اور اس کے ساتھی پریسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت پائی۔

اس کے بعد شرائن کے ایک ہال میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ہال میں تشریف لے آئے۔ جہاں ڈپٹی چیف پریسٹ Shigehiro Miyazaki نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو باقاعدہ خوش آمدید کہا اور بہت خوشی کا اظہار کیا اور اس شرائن کا تعارف کروایا اور اس کی تاریخ بیان کی۔ اور جاپان کے Meiji بادشاہ کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ اس بادشاہ نے انیسویں صدی میں ماڈرن جاپان کی بنیاد رکھی اور جاپان کا ایک آئین بنایا اور 1889ء میں اس بادشاہ نے مذہبی آزادی دی۔ اس سے قبل یہاں بہت سختی ہوتی تھی اور باہر سے لوگوں کو یہاں نہیں آنے دیتے تھے۔ اس بادشاہ نے پہلی مرتبہ مذہبی آزادی دی اور جاپان کو ایک مہذّب راستے پر ڈالا اور آئین دے کر اس کو منظم کیا۔

اس بادشاہ کی وفات 1912ء میں ہوئی۔ اس کی وفات کے بعد اس Shinto Shrine کی تعمیر کا فیصلہ ہوا۔ جس جگہ یہ شرائن بنایا گیا وہ ایک کھلا میدانی علاقہ تھا۔ چنانچہ یہاں ایک مصنوعی جنگل بنایا گیا اور سارے جاپان سے ایک لاکھ درخت جڑوں سے اکھیڑ کر اس جگہ لگائے گئے اور یہ سارا کام رضا کارانہ طور پر ہوا۔ اور ان درختوں کے حصول اور یہاں اس جگہ پہنچانے اور زمین میں لگانے کے لئے ہزارہا لوگوں نے کام کیا۔ چھ سال کے عرصہ میں اس شرائن کی تعمیر مکمل ہوئی اور یکم نومبر 1920ء کو یہ پایۂ تکمیل تک پہنچا۔

جاپان میں قریباً 80 ہزار شرائن ہیں اور یہ Meiji شرائن ان کا سب سے مقدّس اور مرکزی شرائن ہے۔

بعد ازاں قریباً 25 منٹ کی ایک ڈاکومنٹری ویڈیو دکھائی گئی جس میں اس شرائن کی تاریخ، اس کی تعمیر، اور شنٹوازم میں عبادت کے مختلف طریق اور ان کی رسومات اور پروگرام اور مختلف تہوار دکھائے گئے اور یہاں آنے والے اور وزٹ کرنے والے بعض سرکردہ افراد کے انٹرویوز بھی دکھائے گئے۔

اس تقریب کے آخر پر ایک بار پھر ڈپٹی چیف پریسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا اور حضور انور کی خدمت میں اس شرائن کی تاریخ اور شنٹوازم پر مشتمل ایک سوویئنر پیش کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مینارۃ المسیح کا ماڈل جو کرسٹل کا بنا ہوا تھا عطا فرمایا اور اس شرائن کی انتظامیہ کی طرف سے عزت افزائی پر ان کا شکریہ ادا کیا۔

Meiji Kinekan میں تقریب عشائیہ

Meiji Shrine کے اس دورہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں Meiji Kinekan نامی ایک کمپلیکس میں خصوصی عشائیہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اور اِس عشائیہ کا اہتمام ڈاکٹر Sata صاحب کی طرف سے کیا گیا تھا۔ Meiji Kinekan وہ خصوصی مقام ہے جہاں جاپان کا آئین لکھا گیا تھا اور یہاں صرف شاہی مہمان مدعو ہوتے ہیں اور ممالک کے سربراہان کے اعزاز میں تقاریب منعقد ہوتی ہیں۔ یہاں حضور انور کے اعزاز میں تقریب عشائیہ ہوئی۔

اس موقع پر اس تقریب کے میزبان **ڈاکٹر Sata صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا** کہ میں سال 2009ء میں پہلی مرتبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے لندن میں ملا تھا اور حضور انور نے مجھے ڈنر پر مدعو کیا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ میری بہت عزت افزائی کی گئی تھی۔ پھر میں 2010ء میں جلسہ سالانہ یوکے میں شامل ہوا اور وہاں مجھے ایڈریس کرنے کا موقع بھی ملا۔

جماعت احمدیہ نے یہاں جاپان میں زلزلوں کے موقع پر مصیبت زدگان کی بہت مدد کی ہے۔ جماعت احمدیہ امن کی ضمانت ہے، جماعت احمدیہ ہی حقیقی اسلام ہے جماعت کی تعلیمات سے جاپانیوں کو متعارف ہونا چاہئے۔ ڈاکٹر صاحب نے ایک اسسٹنٹ پروفیسر Akiko Komura صاحبہ کا ذکر کیا جو اسلامک سٹڈیز کی ریسرچ سکالر بھی ہیں کہ انہوں نے اسلام کے بارہ میں ایک کتاب لکھی ہے جس کا عنوان ہے کہ ’’اسلام کس طرح جاپانی قوم سے روابط کا بہترین ذریعہ بن سکتا ہے‘‘۔ اس کتاب میں مصنفہ نے بہت سے مقامات پر جماعت احمدیہ کو خراج تحسین پیش کیا ہے اور جماعت کا بڑے اچھے رنگ میں تعارف کروایا ہے۔ موصوف نے کہا کہ اب ضروری ہے کہ جماعت احمدیہ کے بارہ میں جاپانیوں کو متعارف کروایا جائے۔

امریکہ نے جنگ عظیم دوم کے بعد جاپان میں اپنے بہت سے مشنری بھجوائے تا کہ جاپانیوں کو ان کے مذہب سے ہٹا کر عیسائی بنائیں۔ لیکن ان کو کامیابی نہ ہوئی اور جاپانیوں کو عیسائی نہ بنا سکے۔ آخر پر ڈاکٹر ساتا صاحب نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا کہ حضور انور یہاں تشریف لائے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

کہ میں ڈاکٹر ساتا صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ ہمارے ساتھ ہیں۔ ان کا ہمارے ساتھ ایک اچھا تعلق ہے۔ جب میں 2013ء میں جاپان آیا تھا تو ڈاکٹر ساتا صاحب مجھے ہوٹل میں ملنے آئے تھے۔ ڈاکٹر ساتا صاحب ہماری روایات اختیار کر رہے ہیں کہ جب ہم کسی کو دوست بناتے ہیں تو پھر اس دوستی کو ہمیشہ قائم رکھتے ہیں۔ ہماری اس روایت کو ساتا صاحب نے قائم رکھا ہے کہ ہمیں جو دوست بنایا تو پھر اخلاص کے ساتھ اپنی اس دوستی کو نبھایا۔

حضور انور نے فرمایا: آج سے سو سال پہلے ایک مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام بانی جماعت احمدیہ کے سامنے جاپان کے حوالہ سے ذکر ہوا تو آپؑ نے فرمایا تھا ’’مجھے معلوم ہوا ہے کہ جاپانیوں کو اسلام کی طرف توجہ ہوئی ہے‘‘۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کی پیشگوئی کے مطابق اس آخری زمانہ میں آنے والے مسیحؑ اور مہدیؑ نے ہی دنیا کے سامنے اسلام کی اصلی اور حقیقی تعلیمات پیش کرنی تھیں۔ چنانچہ اسی غرض سے ہم جاپان میں بھی آئے اور آج احمدی ہی وہ لوگ ہیں جو اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیمات جاپانیوں تک پہنچا سکتے ہیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ جب اسلام کا حقیقی پیغام جاپانی لوگوں تک پہنچے گا تو وہ اس کو سنیں گے اور پسند کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ میں اس چیز کی بھی امید

رکھتا ہوں کہ یہاں کے نیک فطرت لوگ حقیقی اسلام کو سمجھیں گے اور باوجود اس کے کہ یہاں شنٹوازم مذہب اور کلچر کی جڑیں کافی گہری ہیں وہ اسلام کے سچائی کے پیغام کو قبول کریں گے۔ اب ہم سب کو مل کر بھائی چارہ، رواداری اور امن کے قیام کے لئے کام کرنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ اس دنیا کو فساد اور جنگ سے بچائے اور امن کا گہوارہ بنائے۔ آمین۔

اسسٹنٹ پروفیسر Akiko Komura صاحبہ بھی اس تقریب میں موجود تھیں۔ موصوفہ پارلیمنٹ کی سیکرٹری رہی ہیں اور وہاں سے 2011ء میں ہیومینٹی فرسٹ کے کاموں اور جماعت احمدیہ سے متعارف ہوئیں۔ موصوفہ نے 2012ء میں جماعت کے بارہ میں تحقیق شروع کی اور اس بات سے بہت متاثر ہوئیں کہ جماعت احمدیہ وہ پہلی والنٹیئر تنظیم ہے جو زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں خدمت کے لئے پہنچی ہے۔

چنانچہ انہوں نے ایک کتاب لکھی جس کا عنوان یہ رکھا ''اسلام کس طرح جاپانی قوم سے روابط کا بہترین ذریعہ بن سکتا ہے''۔ موصوفہ نے اس موقع پر اپنے مختصر ایڈریس میں کہا کہ میں دس سال سے تحقیق کر رہی ہوں کہ اسلام کو جاپان میں کس طرح متعارف کروایا جائے اور اس کے مدّنظر میں نے یہ کتاب لکھنے کی کوشش کی ہے۔ اسلام کے بارہ میں جاپانیوں کی سوچ کافی دور ہے اور وہ اس کو آسانی سے سمجھ نہیں سکتے۔ میں نے جاپانی زبان میں لکھی ہے۔ آئندہ اردو اور انگریزی زبان میں بھی لکھی جائے تو اچھا ہوگا۔

2011ء میں سونامی زلزلہ آیا اُس وقت جماعت احمدیہ سے تعلق کی ابتدا ہوئی۔ جماعت احمدیہ پہلی مذہبی تنظیم تھی جو وہاں مدد کے لئے پہنچی۔ پھر میں جماعت کے پروگراموں میں آنا شروع ہوئی اور مجھے علم ہوا کہ اسلام کا ایک فرقہ احمدیہ بھی ہے۔ پھر میں نے مزید تحقیق کی اور مجھے جماعت کے بارہ میں بہت سی معلومات حاصل ہوئیں اور جماعت سے تعلق بڑھا اور اس بات کا علم ہوا کہ جماعت احمدیہ ہی ہے جو اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیمات کو پیش کرتی ہے۔ چنانچہ میں نے اپنی کتاب میں مختلف جگہوں پر احمدیت کا اور ان کی خدمات کا ذکر کیا ہے۔ اور میں اپنی اس کتاب کے ذریعہ اسلام کے تعارف اور جاپانیوں کے ساتھ اسلام کی انڈرسٹینڈنگ (understanding) پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہوں۔

موصوفہ تقریب عشائیہ میں حضور انور کے بائیں طرف بیٹھی ہوئی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے موصوفہ سے گفتگو کے دوران جماعت احمدیہ کے عقائد اور تعلیمات کے بارہ میں بتایا۔ جہاد کے صحیح اسلامی تصوّر کے بارہ میں بتایا کہ اصل اور سب سے اعلیٰ جہاد تو اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنا اور اسلام کی تعلیمات اور امن وسلامتی کا پیغام پہنچانا ہے۔ اس لئے آج جو انتہا پسند مسلمان گروپس لڑائی کر رہے ہیں اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسلام کسی ایسے جہاد کا قائل نہیں ہے۔

پھر حضور انور نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور آنے والے مسیح کے حوالہ سے جماعت احمدیہ اور دوسرے مسلمانوں میں فرق کے بارہ میں بڑی تفصیل کے ساتھ بتایا کہ دوسرے مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ سمجھتے ہیں اور اس بات کے قائل ہیں کہ وہ اس آخری زمانہ میں زندہ واپس آئیں گے۔ جب کہ جماعت احمدیہ اس بات کی قائل ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق جس مسیح نے اس آخری زمانہ میں آنا تھا وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی صورت میں آ چکا ہے اور آپ نے 1889ء میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ پس ہم میں اور دوسرے مسلمانوں میں یہ ایک بنیادی فرق ہے۔

عشائیہ کی یہ تقریب سات بجکر پندرہ منٹ تک جاری رہی۔ بعد ازاں آخر پر دوبارہ شکریہ ادا کیا گیا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

یہاں سے واپس آتے ہوئے اس Meiji Kinekan کمپلیکس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو وہ ہال نما کمرہ دکھایا گیا جہاں ملک جاپان کا آئین تیار کیا گیا تھا۔ یہاں سے سات بجکر بیس منٹ پر روانہ ہو کر سات بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس ہوٹل میں تشریف لے آئے۔ ہوٹل کا ایک ہال نمازوں کی ادائیگی کے لئے حاصل کیا گیا تھا۔ آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ہال میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاکٹر ساتا صاحب کے ذکر میں فرمایا تھا کہ 2013ء میں میں جب جاپان آیا تھا تو یہ مجھے ہوٹل میں ملنے آئے تھے۔

اس ملاقات کی تفصیل اس طرح ہے کہ حضور انور جب جاپان کے دورہ پر تشریف لائے تھے تو ان دنوں ڈاکٹر ساتا صاحب اپنی کمپنی کے ایک بزنس ٹور پر یورپ میں تھے اور اٹلی کے سفر پر تھے۔ جب یہ واپس جاپان پہنچے تو شام کو مبلغ انچارج کو فون کیا کہ میں حضور انور سے ملنا چاہتا ہوں۔ اس پر مبلغ نے کہا اب ملاقات مشکل ہے اور کل صبح ہوٹل سے ایئرپورٹ کے لئے روانگی ہے اور لندن واپسی کا پروگرام ہے۔ اس پر ساتا صاحب کہنے لگے کہ میں صبح ہی ہوٹل پہنچ جاؤں گا اور ہوٹل کی لابی (Lobby) میں حضور انور کا انتظار کروں گا۔ جب حضور انور گزریں گے تو حضور کا چہرہ ہی دیکھ لوں گا۔ چنانچہ یہ صبح ہوٹل آ گئے۔ جب حضور انور ہوٹل سے باہر جانے کے لئے لابی میں تشریف لائے تو موصوف نے آگے بڑھ کر حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے از راہ شفقت ان کا حال دریافت فرمایا اور کچھ دیر کے لئے ان سے گفتگو فرمائی۔

بعد میں موصوف ڈاکٹر ساتا نے مبلغ انچارج کو بتایا کہ میں اس خیال سے آیا تھا کہ باہر جاتے ہوئے مجھے حضور انور کا چہرہ دیکھنے کا موقع مل جائے گا لیکن مجھے مصافحہ کا شرف ملا اور میں نے حضور سے باتیں بھی کیں۔ مجھے اس قدر خوشی ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ انہیں اس سعادت میں بڑھائے اور حق کو پہچاننے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

18 نومبر 2015ء بروز بدھ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے پانچ بجے ہوٹل کے ایک ہال میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

Tokyo سے Nagoya
کیلئے روانگی اور Nagoya میں ورود مسعود

آج پروگرام کے مطابق ٹوکیو (Tokyo) سے ناگویا (Nagoya) کے لئے بذریعہ ٹرین روانگی تھی۔ صبح دس بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور روانگی سے قبل اجتماعی دعا کروائی۔ اس کے بعد ٹوکیو کے ریلوے اسٹیشن Shinagawa کے لئے روانگی ہوئی۔ دس بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ریلوے اسٹیشن پہنچے۔ یہاں سے ناگویا کے لئے روانگی گیارہ بجکر 27 منٹ پر ہوئی۔ ٹوکیو سے ناگویا کا فاصلہ 350 کلومیٹر ہے۔ ٹوکیو کے علاوہ جاپان کے بڑے شہروں میں اوساکا، کیوٹو، یوکوہاما اور ناگویا شامل ہیں۔ ناگویا جاپان کا تیسرا بڑا شہر ہے۔ ٹوکیو سے ناگویا تک کا سارا راستہ ہی بڑا خوبصورت اور سرسبز وشاداب پہاڑوں اور وادیوں پر مشتمل ہے۔ ریلوے لائن کے دونوں جانب آبادیاں نظر آتی ہیں۔ شہر، قصبات اور دیہات آباد ہیں اور ان کے پیچھے خوبصورت پہاڑی سلسلے ہیں اور ان پہاڑوں پر ہر طرف سبزہ ہی سبزہ ہے۔

جاپان کا سب سے مشہور پہاڑ Mt. Fuji بھی ٹوکیو سے ناگویا جاتے ہوئے راستہ میں آتا ہے۔ یہ پہاڑ 3776 میٹر بلند ہے اور اس کی چوٹی برف سے ڈھکی رہتی ہے۔ اس آتش فشاں پہاڑ کی چوٹی پر 800 میٹر چوڑا اور 200 میٹر گہرا گڑھا ہے۔ یہ پہاڑ اب تک 13 مرتبہ پھٹ چکا ہے۔ جاپان میں قریباً اسّی آتش فشاں پہاڑ ہیں اور سات آتش فشاں Belts جاپان کے نیچے سے گزرتی ہیں۔

جاپان میں چلنے والی ٹرینیں Nozomi ایکسپریس کہلاتی ہیں اور تین سو کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار تک چلتی ہیں۔

''Nozomi ایکسپریس 331'' جو کہ ٹوکیو سے ناگویا جا رہی تھی ایک گھنٹہ 33 منٹ کے سفر کے بعد ایک بجے دوپہر ناگویا پہنچی۔

ناگویا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور وفد کی رہائش کا انتظام Hilton ہوٹل میں کیا گیا تھا۔ اسٹیشن سے روانہ ہو کر ایک بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہوٹل میں تشریف آوری ہوئی۔ جہاں ہوٹل کے اسسٹنٹ مینیجر اور سٹاف کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق یہاں سے دو بجے نئی تعمیر ہونے والی ''مسجد بیت الاحد'' کے لئے روانگی ہوئی۔ جو اس ہوٹل سے قریباً بیس سے تیس منٹ کی مسافت پر واقع ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مسجد بیت الاحد آمد

قریباً اڑھائی بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ''مسجد بیت الاحد'' تشریف آوری ہوئی جہاں مسجد کے بیرونی احاطہ میں احباب جماعت مرد وخواتین نے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔ اس وقت بارش ہو رہی تھی اور ہر شخص چھتری لئے کھڑا اپنے آقا کی آمد کا منتظر تھا۔ احباب جماعت نے نعرے بلند کئے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور مسجد کے اندر تشریف لے گئے۔

جاپان کی سرزمین پر تعمیر ہونے والی یہ جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد ہے جس کا باقاعدہ افتتاح انشاء اللہ العزیز 20 نومبر بروز جمعۃ المبارک نماز جمعہ کے ساتھ ہوگا۔

حضور انور نے مسجد کا معائنہ فرماتے ہوئے نیشنل صدر جماعت احمدیہ جاپان سے بعض امور کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ مسجد کے پچھلے حصہ میں باقاعدہ پردہ لگا کر اور Moving Partition کر کے لجنہ کے لئے انتظام کیا جائے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے روانہ ہو کر تین بجکر بیس منٹ پر واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔

فیملی ملاقاتیں

آج شام ''مسجد بیت الاحد'' میں فیملی ملاقاتوں کا پروگرام رکھا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز چھ بجے ہوٹل سے روانہ ہوئے اور نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد ساڑھے چھ بجے مسجد بیت الاحد تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج 44 فیملیز کے 160 احباب نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ اور ہر ایک نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا بھی شرف پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج ملاقات کرنے والوں میں ناگویا جماعت کے ممبران اور فیملیز کے علاوہ بیرونی ممالک کانگو، دبئی، آسٹریلیا، انڈونیشیا، ملائشیا، پاکستان، بھارت، کینیڈا، سری لنکا اور برما سے آنے والے وفود اور احباب جماعت نے بھی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان ممالک سے احباب جماعت اور فیملیز بڑے لمبے سفر طے کر کے مسجد بیت الاحد کے افتتاح میں شمولیت کے لئے پہنچی ہیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات پونے دس بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد رات ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس ہوٹل

تشریف لے آئے۔

ملک جاپان اور جماعت احمدیہ جاپان کا مختصر تعارف

ملک جاپان چار بڑے جزیروں Hokkaido، Honshio، Shikoko اور Kyshu اور دوسرے ہزاروں چھوٹے چھوٹے جزائر پر مشتمل ملک ہے۔ جاپان کی کُل لمبائی 2360 میل ہے۔ جاپان کو پہاڑوں کی سرزمین بھی کہا جاتا ہے۔ جاپان کی زمین کا تقریبًا 67 فیصد حصّہ پہاڑی علاقہ ہے اور صرف 33 فیصد حصّہ ہموار زمین ہے۔ چونکہ بے شمار پہاڑی سلسلوں نے رہائشی جگہوں کو محدود کر رکھا ہے اس لئے ہموار زمین پر اپنی کثیر آبادی کی وجہ سے جاپان دنیا کا گنجان ترین ملک ہے۔ صرف دارالحکومت ٹوکیو کی آبادی ہی ڈیڑھ کروڑ تک پہنچ رہی ہے۔ جگہ کی کمی کی وجہ سے ٹوکیو میں زیر زمین ریلوے نظام ہے۔ بعض جگہ تین تین منازل پر مشتمل ریلوے لائنیں بچھی ہوئی ہیں۔ اسی طرح زمین کے اوپر تین تین منازل پر مشتمل سڑکوں کا نظام ہے اور سارے شہر کے اندر جگہ جگہ میل ہا میل لمبے پُل بنا کر تین تین منازل پر مشتمل سڑکیں بنائی گئی ہیں تا کہ ٹریفک سہولت کے ساتھ رواں دواں رہے۔

جاپان میں احمدیہ مشن کا قیام حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں 1935ء میں عمل میں آیا جب مکرم صوفی عبد القدیر صاحب پہلے مبلغ کی حیثیت سے 4 جون 1935ء کو جاپان پہنچے اور پھر قریبًا دو سال بعد 10 جنوری 1937ء کو مکرم مولوی عبدالغفور ناصر صاحب دوسرے مبلغ کی حیثیت سے جاپان تشریف لے گئے اور وہاں احمدیت کا پیغام پہنچانے کا سلسلہ جاری رہا۔ آپ 1941ء میں واپس قادیان تشریف لے آئے۔

پھر جنگ عظیم دوم کے بعد 8 ستمبر 1969ء کو مکرم میجر عبدالحمید صاحب بطور مبلغ جاپان پہنچے اور پھر اس کے بعد وقفہ وقفہ سے مبلغین جاپان جاتے رہے۔

اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جاپان میں ٹوکیو (Tokyo) اور ناگویا (Nagoya) شہروں میں جماعتیں قائم ہیں۔ اور دونوں جگہ جماعت کے سینٹر قائم ہیں۔ جاپان میں جماعت کا پہلا مرکزی مشن ہاؤس ناگویا شہر کے علاقہ Meitu-Ku میں واقع ہے۔ مشن ہاؤس کی یہ عمارت مکرم عطاء المجیب راشد صاحب سابق مبلغ انچارج جاپان نے 11؍ستمبر 1981ء کو خریدی تھی۔ اس طرح جاپان میں جماعت کے مستقل دارالتبلیغ کا قیام عمل میں آیا تھا اور اُس وقت کے اخبار The Japan Times نے اس کے قیام کی خبر شائع کی۔ یہ مشن ہاؤس دو منزلہ ہے۔ اوپر کا حصّہ رہائشی ہے اور نیچے کے حصّہ میں دفتر، لائبریری اور نماز پڑھنے کے لئے محدود جگہ ہے۔

جون 2013ء میں ناگویا میں مسجد کی تعمیر کے لئے ایک قطعہ زمین خریدا گیا جس کا رقبہ تقریبًا تین ہزار مربع میٹر ہے اور اس پر ایک کنکریٹ کی عمارت بنی ہوئی تھی جس کی تعمیر 19 سال قبل ہوئی تھی۔ یہ عمارت بطور گیم سینٹر استعمال ہوتی تھی۔ یہ قطعہ زمین اور عمارت قریبًا آٹھ لاکھ ڈالرز میں خریدی گئی تھی۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جگہ باقاعدہ مسجد تعمیر ہوچکی ہے اور اس مسجد کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الاحد'' رکھا ہے۔ اور اب مؤرخہ 20 نومبر بروز جمعۃ المبارک اس مسجد کا افتتاح ہو گا۔ ارض جاپان پر جماعت احمدیہ کی یہ پہلی مسجد ہے۔

اس مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے پریس اور میڈیا میں خبریں آنا شروع ہوگئی ہیں۔

❁ 11 نومبر 2015ء کو مسجد کی تعمیر کے مکمل ہونے کا اعلان کرتے ہوئے ملک کی دوسری بڑی اخبار ''Asahi Shinbun'' نے درج ذیل رپورٹ شائع کی:

مسلمان ''امن و محبت'' جن کے ایمان کا حصہ ہے

جماعت احمدیہ جاپان کی مسجد اور کمیونٹی سنٹر آئی چی پریفکچر کے تسوشیما شہر میں تعمیر ہوگیا ہے۔ پانچ چھوٹے بڑے میناروں پر مشتمل اس مسجد میں 500 کے قریب نمازیوں کی گنجائش ہے۔ اس لحاظ سے اسے ملک بھر میں سب سے بڑی مسجد کہا جارہا ہے۔

دوسری منزل پر آفس اور کچن کے علاوہ میٹنگ رومز اور لائبریری بھی قائم کی گئی ہے۔ قوم اور مذہب کی تمیز سے بالاتر ہر شخص اس مسجد میں آسکتا ہے۔ یہاں انگریزی، اردو اور عربی زبان سیکھنے کی سہولت کے ساتھ علاقہ کے لوگوں سے میل ملاپ بڑھانے کے لئے پروگراموں کا انعقاد ہوگا۔

امن و محبت کا پرچار اور اپنے معاشرہ سے میل ملاپ بڑھاتے ہوئے پروگراموں کا انعقاد جماعت احمدیہ کا طرّہ امتیاز ہے۔ جاپان میں زیادہ تر پاکستانی اور 15 دیگر قوموں سمیت اس جماعت کے 200 کے قریب ممبر آباد ہیں۔ رضا کارانہ سرگرمیوں میں بھی پیش پیش رہنے والی جماعت ہے۔ یہ لوگ کوبے میں آنے والے زلزلہ، تسونامی اور شمالی جاپان میں آنے والے زلزلوں کے علاوہ امسال آنے والے سیلاب کے بعد متاثرین کو کھانا وغیرہ تقسیم کر کے خدمت میں حصہ لیتے رہے۔

جماعت احمدیہ جاپان کے صدر اور مبلغ انچارج انیس احمد ندیم (عمر 37 سال) نے اپیل کی ہے کہ ''ہم چاہتے ہیں کہ جاپانی اسلام کی صحیح تفہیم حاصل کریں اور اس کے لئے وہ خود آئیں اور اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ حقیقی اسلام کیا ہے۔''

20 نومبر کو دوپہر 12 سے اڑھائی بجے تک افتتاحی تقریب منعقد ہو گی۔ جماعت احمدیہ کے بین الاقوامی مرکز لندن سے جماعت کے سپریم لیڈر حضرت مرزا مسرور احمد صاحب تشریف لا رہے ہیں اور 21 نومبر کی شام کو وہ افتتاحی تقریب کے شرکاء سے خطاب فرمائیں گے۔

❁ مسجد کے افتتاح کے موقع پر ہمسایوں اور جاپانی دوستوں کی طرف سے ہر قسم کے تعاون اور جذبہ خیر سگالی کا اظہار ہو رہا ہے۔ صدر صاحب جاپان نے بتایا کہ مہمانوں کی تعداد کے پیش نظر رہائش کا انتظام کرنے کی پریشانی تھی۔ بیرونی ممالک سے بڑی کثرت سے مہمان آ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوا کہ ایک جاپانی دوست نے ایک بہت بڑا تین منزلہ مکان ہمیں پیش کر دیا جہاں پچاس سے زائد مہمان آسانی سے ٹھہر سکتے ہیں۔

مسجد کے سامنے کھجور یا کھجور کی طرز کے دو درخت لگانا چاہتے تھے۔ مسجد کے ایک ہمسایہ نے اپنے صحن میں لگے ہوئے کھجور کے دو درخت پیش کر دیئے جو اب مسجد کی زینت ہیں۔

مسجد کے افتتاح کے موقع پر دو صد کے قریب مہمانوں کی آمد متوقع ہے۔ 150 کے قریب گاڑیوں کی پارکنگ کا انتظام کرنا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد کے قریبی تین ہمسایوں سے درخواست کی گئی تو سب نے نہایت خوش دلی سے اپنی پارکنگز پیش کر دیں۔

جاپانی افتتاح کے موقع پر بہت خوبصورتی سے قیمتی پھولوں کی سجاوٹ کرتے ہیں۔ ہمارے دو جاپانی دوستوں نے وقت سے پہلے ہی رابطہ کر کے پیشکش کی کہ وہ ریسپشن کے موقع پر مارکی میں اور افتتاح کے موقع پر مسجد سے باہر پھولوں کی سجاوٹ کریں گے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ مسجد بہت خوبصورت تعمیر ہوئی ہے۔ اس کے میناروں پر سبز رنگ کی روشنیاں دور سے دکھائی دیتی ہیں اور یہ سارے علاقہ کے لئے روشنی کا مینار بن رہی ہے۔ مین روڈ پر واقع ہونے کی وجہ سے ہر گزرنے والا مسافر اسے دیکھتا ہے۔ اور روزانہ ہزار ہا افراد کی نظر اس پر پڑتی ہے۔ اہل جاپان جو بہت سے خداؤں کے قائل ہیں اب اس مسجد کے میناروں سے ان کے لئے توحید کا نور پھوٹے گا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا تھا: ''جاپانیوں کو عمدہ مذہب کی تلاش ہے''۔ ''اگر خدا چاہے گا تو اس ملک میں طالب اسلام پیدا کر دے گا''۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مسجد کی تعمیر سے جاپانیوں کو اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیمات ملیں گی اور وہ اسلام کی طرف مائل ہوں گے۔ ان کے دل تبدیل ہوں گے اور بالآخر وہ ایک دن حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی میں آئیں گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا قومیں اس چشمہ سے سیراب ہوں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی انشاء اللہ العزیز جاپانی قوم کے حق میں پوری ہوگی اور ایک دن یہ قوم بھی اس چشمہ سے سیراب ہوگی۔ یہی تقدیر الٰہی ہے جو انشاء اللہ ایک دن پوری ہوگی۔

......☆......☆......☆......

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
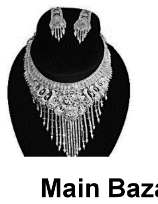
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر

Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7, Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

وسّع مکانک الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09417020616
Editor : 08283058886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 64 Thursday 10 December 2015 Issue No. 50

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جاپان، نومبر 2015

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تیسری مرتبہ جاپان میں ورود مسعود

اس دورہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جاپان میں جماعت احمدیہ مسلمہ کی پہلی مسجد 'مسجد بیت الاحد' کا افتتاح فرمایا

ٹوکیو (جاپان) میں شنٹوازم کی مشہور عالم Meiji Shrine کا وزٹ۔ شرائن کی انتظامیہ کی طرف سے حضور انور کا پُرتپاک استقبال اور حضور انور کے اعزاز میں ایک تقریب کا انعقاد اور Meiji Kinekan میں تقریب عشائیہ

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی 16، 17 اور 18 نومبر 2015 کی مصروفیات

16 نومبر 2015ء بروز سوموار اور 17 نومبر 2015ء بروز منگل

آج کا دن بھی جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک انتہائی اہمیت کا حامل اور مبارک دن ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جاپان (Japan) کیلئے اپنا تیسرا سفر اختیار فرمایا۔

سال 2006ء میں سنگاپور، آسٹریلیا، فجی اور نیوزی لینڈ کا دورہ مکمل کرنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 8 مئی تا 15 مئی 2006ء جاپان کا پہلا دورہ فرمایا تھا۔

پھر سال 2013ء میں سنگاپور، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کا دورہ مکمل کرنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 5 نومبر تا 12 نومبر 2013ء جاپان کا دوسرا دورہ فرمایا تھا۔

ملک جاپان کے اس تیسرے سفر کی ایک انتہائی اہم خصوصیت یہ ہے کہ ملک جاپان کی سرزمین پر تعمیر ہونے والی پہلی احمدیہ مسجد ''مسجد بیت الاحد'' کا افتتاح ہوگا۔ اس تاریخی موقع میں شرکت کے لئے دنیا کے مختلف ممالک سے جن میں انڈونیشیا، ملائشیا، کوریا، آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا، یوکے، جرمنی، سوئٹزرلینڈ، کانگو، شارجہ اور دبئی شامل ہیں بڑی تعداد میں احباب جماعت جاپان پہنچ رہے ہیں اور یہ سبھی مسجد کے افتتاح کی اس مبارک تقریب میں شمولیت کی سعادت پائیں گے۔

برطانیہ سے روانگی

جاپان کے اس بابرکت سفر کا آغاز 16 نومبر 2015ء بروز سوموار کو ہوا جب صبح آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کیلئے احباب جماعت مسجد فضل لندن میں جمع تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور ایئرپورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئرپورٹ پر آمد سے قبل سامان کی بکنگ، بورڈنگ کارڈ کے حصول اور امیگریشن کی کارروائی ایک خصوصی انتظام کے تحت مکمل ہو چکی تھی۔ سوا نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔ پروٹوکول آفیسر نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے۔

مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے، مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت خاص اور بعض دیگر احباب ایئرپورٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے ساتھ آئے تھے۔ مکرم امیر صاحب یوکے نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور حضور انور کو الوداع کہا۔

قریباً ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہونے کے لئے لاؤنج سے روانہ ہوئے۔ حضور انور کی گاڑی ایک خصوصی انتظام کے تحت جہاز کے قریب لائی گئی اور پروٹوکول آفیسر حضور انور کو جہاز میں سوار کروا کر واپس گئی۔ برٹش ایئرویز کی پرواز BA0007 دس بجکر پچاس منٹ پر ہیتھرو (Heathrow) ایئرپورٹ لندن سے جاپان کے Haneda ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوئی۔

جاپان میں ورود مسعود

گیارہ گھنٹے 40 منٹ کی مسلسل پرواز کے بعد اگلے روز یعنی 17 نومبر بروز منگل جاپان کے مقامی وقت کے مطابق صبح سات بجکر چالیس منٹ پر جہاز ٹوکیو (جاپان) کے Haneda انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترا اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم تیسری بار جاپان کی سرزمین پر پڑے۔

ٹوکیو جاپان کے دو انٹرنیشنل ایئرپورٹ ہیں۔ Haneda اور Narita۔ یہ دونوں انٹرنیشنل ایئرپورٹ دنیا کے مصروف ترین ہوائی اڈّوں میں شمار ہوتے ہیں۔

جاپان کا وقت برطانیہ کے وقت سے نو گھنٹے آگے ہے۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز سے باہر تشریف لائے تو وزارت خارجہ کے تحت دو پروٹوکول آفیسرز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور حضور انور کا استقبال کیا اور ایک سپیشل کاؤنٹر پر امیگریشن کی کارروائی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ایئرپورٹ سے باہر تک چھوڑنے آئے جہاں پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق نیشنل صدر و مبلغ انچارج مکرم انیس احمد ندیم صاحب نے اپنی عاملہ کے ممبران کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ صدر لجنہ اماء اللہ جاپان محترمہ امۃ المصوّر Kitaka صاحبہ نے حضرت بیگم صاحبہ مدّظلّہا العالی کو خوش آمدید کہا۔ اس موقع پر ایک طفل عزیزم فروان احمد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اور عزیزہ سکینہ احمد نے حضرت بیگم صاحبہ مدّظلّہا العالی کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

ٹوکیو (Tokyo) میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہائش کا انتظام ہوٹل DaibHilton میں کیا گیا تھا۔ ایئرپورٹ سے روانہ ہوکر آٹھ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہوٹل تشریف آوری ہوئی جہاں مقامی احباب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ ہوٹل کے جنرل مینجر نے ہوٹل کے سٹاف کی طرف سے حضور انور کا استقبال کیا اور حضور انور کے رہائشی اپارٹمنٹ تک ساتھ چھوڑنے آئے۔

جاپان کے اس سفر کے دوران فلائٹ کا شیڈول لندن سے روانگی اور جاپان آمد کے اوقات ایسے تھے کہ پانچ نمازیں جہاز میں ہی ادا کرنا پڑیں۔ برطانیہ کے وقت کے مطابق پونے گیارہ بجے جہاز کی روانگی ہوئی تو ایک اور دو بجے کے درمیان نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔ پھر غروب آفتاب کے بعد نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں۔ پھر اگلے روز صبح سات بجکر 40 منٹ پر جہاز نے لینڈنگ کی۔ اس سے قریباً دو گھنٹہ قبل نماز فجر ادا کی گئی۔ تو اس طرح ایک ہی سفر کے دوران پہلی مرتبہ پانچ نمازوں کی ادائیگی کا وقت جہاز میں آیا۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کا انتظام ہوٹل کے ایک ہال میں کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

Meiji Shrine کا وزٹ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں ایک تقریب

آج پروگرام کے مطابق جاپان کے ایک بزنس مَین Sata صاحب نے جو ہمارے دوست ہیں اور بااثر شخصیت ہیں Meiji Shrine کے وزٹ اور وہاں حضور انور کے اعزاز میں ایک تقریب کا اہتمام کیا تھا۔

Meiji Shrine شنٹوازم (Shintoism) کا مقدّس ترین مقام ہے۔ جدید جاپان کے بانی Meiji بادشاہ سے منسوب یہ شرائن جاپان کی بادشاہی شرائن سمجھی جاتی ہے۔ 170 ایکڑ کے رقبہ پر پھیلی ہوئی اس شرائن کو جاپانی مذہب شنٹوازم میں سب سے بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

جاپانی مذہب میں فطرت اور فطرتی، قدرتی مظاہر کی عبادت کی جاتی ہے۔ اس لئے یہ شرائن (Shrine) طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک کھلتی ہے۔

یہ شرائن جاپان کے مذہب اور ثقافت کا Symbol (علامت) سمجھی جاتی ہے۔ جاپان کا دورہ کرنے والے خاص سربراہان مملکت اپنے دوروں کا آغاز میجی شرائن سے کرتے ہیں۔ یہاں کے چیف پریسٹ کو بھی کسی ملک کے گرینڈ مفتی کی طرح کا اعزاز حاصل ہے۔ یہ شرائن چونکہ ایک شاہی شرائن ہے اس لئے جاپان کے شہنشاہ ہی اس کے سرپرست اعلیٰ ہیں۔

یہ مذہب کائنات کی ہر ایک چیز میں خدا کے ہونے اور اپنے آپ کو اس کے نفع رساں اثرات سے مستفید ہونے اور ضرر رساں اثرات سے محفوظ رکھنے کے لئے ان کی پوجا کرنے کا تصوّر پیش کرتا ہے۔ بدھ ازم کے وجود سے قبل کے ادوار سے اس مذہب یا

باقی صفحہ نمبر 21 ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India.
And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad